مسند الامام ابی بکر عبداللہ بن الزبیر القرشی الحمیدی

المعروف بہ

مُسندِ حُمیدی

تالیف:

مولف امام الائمہ ابی بکر عبداللہ بن زبیر بن عیسی حمیدی المتوفی ۲۱۹ھ

مترجم:

ابو حمزہ مفتی ظفر جبار چشتی

پروگریسو بکس

مسند الامام ابی بکر عبداللہ بن الزبیر القرشی الحمیدی

المعروف بہ

مُسندِ حُمیدی

تالیف:

مولف امام الائمہ ابی بکر عبداللہ بن زبیر بن عیسی حمیدی المتوفی ۲۱۹ھ

مترجم:

ابو حمزہ مفتی ظفر جبار چشتی

پروگریسو بکس

یوسف مارکیٹ ○ غزنی سٹریٹ

اردو بازار ○ لاہور

فون 042-37124354 فیکس 042-37352795

پروگریسو بکس

جملع حقوق الطبع محفوظ للنأشر
جمله حقوق نأشر محفوظ هیں۔

مسند الامام ابی بکر عبداللہ بن الزبیر القرشی الحمیدی

المعروف بہ

مسندِ حمیدی

تصنیف ـــــ مولف امام الائمہ ابی بکر عبداللہ بن زبیر بن عیسیٰ حمیدی المتوفی ۲۱۹ھ

ترجمہ ـــــ ابوحمزہ مفتی ظفر جبار چشتی

سن اشاعت ـــــ اپریل 2013

سرورق ـــــ النافع گرافکس

ناشر ـــــ چوہدری غلام رسول، میاں جواد رسول، میاں شہزاد رسول

قیمت ـــــ =/ روپے

ملنے کا پتہ

اسلام بُک ڈپو
۱۲ گنج بخش روڈ لاہور
فون 042-37112941

ملت پبلی کیشنز
فیصل مسجد اسلام آباد Ph:051-2254111
E-mail: millat_publication@yahoo.com

ملت پبلی کیشنز
دوکان نمبر 5 مکہ سنٹر اردو بازار لاہور
Ph:042-37239201,Fax:042-37239200

پروگریسو بکس
یوسف مارکیٹ ٥ غزنی سٹریٹ
اردو بازار ٥ لاہور
فون 042-37124354 فیکس 042-37352795

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فہرست

باب نمبر	مضامین	صفحہ نمبر
☆	انتساب	12
☆	عرضِ ناشر	13
☆	عرضِ مترجم	15
☆	تقاریظ	19
☆	مقدمہ	25
☆	حواشی ومراجع	64
-1	مسند حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ	67
-2	مسند حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ	72
-3	مسند حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ	90
-4	مسند حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ	92
-5	مسند حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ	107
-6	مسند حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ	110
-7	مسند حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ	111
-8	مسند حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ	119
-9	مسند حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ	121
-10	مسند حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ	121
-11	مسند حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ	148

باب نمبر	مضامین	صفحہ نمبر
12-	مسند حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ	155
13-	مسند حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ	155
14-	مسند حضرت صہیب رومی رضی اللہ عنہ	158
15-	مسند حضرت بلال بن رباح رضی اللہ عنہ	159
16-	مسند حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ	160
17-	مسند اُم المؤمنین حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا	165
18-	حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی نماز کے متعلق روایت کردہ احادیث	170
19-	اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی رسول اللہ ﷺ سے روزہ کے متعلق روایت کردہ احادیث	182
20-	حج کے متعلق حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی رسول اللہ ﷺ سے روایت کردہ احادیث	185
21-	حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی جنازہ سے متعلق روایت کردہ احادیث	195
22-	حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے طلاق کے متعلق روایت کردہ احادیث	200
23-	فیصلوں کے متعلق حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی روایت کردہ احادیث	205
24-	دیگر موضوعات سے متعلق حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کردہ احادیث	209
25-	مسند سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا	231
26-	مسند زوجۂ نبی اکرم ﷺ حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا	232
27-	مسند زوجۂ نبی اکرم ﷺ حضرت سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا	242
28-	مسند سیدہ زینب بنت جحش الاسدیہ رضی اللہ عنہا	245
29-	مسند زوجۂ نبی اکرم ﷺ حضرت میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا	246
30-	مسند سیدہ جویریہ بنت حارث رضی اللہ عنہا	250
31-	مسند سیدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا	251
32-	مسند حضرت سیدہ ام کلثوم بنت عقبہ رضی اللہ عنہا	257
33-	مسند حضرت سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا	258
34-	مسند حضرت سیدہ ام ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ عنہا	258
35-	مسند حضرت سیدہ خولہ بنت حکیم رضی اللہ عنہا	261
36-	مسند حضرت سیدہ ام خالد بنت خالد رضی اللہ عنہا	262

باب نمبر	مضامین	صفحہ نمبر
37-	مسند حضرت سیدہ ام فضل بنت حارث رضی اللہ عنہا	263
38-	مسند حضرت ام ایوب رضی اللہ عنہا	264
39-	مسند حضرت سیدہ امیمہ بنت رقیقہ رضی اللہ عنہا	266
40-	مسند حضرت ربیع بنت معوذ رضی اللہ عنہا	267
41-	مسند حضرت ام قیس بنت محصن الاسدیہ رضی اللہ عنہا	268
42-	مسند حضرت ام کرز رضی اللہ عنہا	269
43-	مسند حضرت ام حرام رضی اللہ عنہا	271
44-	مسند حضرت ام شریک رضی اللہ عنہا	272
45-	مسند حضرت بقیرہ رضی اللہ عنہا	272
46-	مسند حضرت بسرہ بنت صفوان رضی اللہ عنہا	273
47-	مسند حضرت خولہ بنت قیس رضی اللہ عنہا	274
48-	مسند حضرت کبشہ رضی اللہ عنہا	274
49-	مسند عمۃ حصین بن محصن	275
50-	مسند حضرت ام معبد رضی اللہ عنہا	275
51-	مسند حضرت ام سلیمان بن عمرو رضی اللہ عنہا	276
52-	مسند حضرت ام حصین رضی اللہ عنہا	277
53-	مسند حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا	277
54-	مسند حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا	279
55-	مسند حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا	282
56-	انصاری حضرات کی روایات	286
57-	مسند حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ	286
58-	مسند حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ	287
59-	مسند حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ	295
60-	مسند حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ	300
61-	مسند حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ	303

باب نمبر	مضامین	صفحہ نمبر
62-	مسند حضرت زید بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ	306
63-	مسند حضرت سہل بن ابو حثمہ رضی اللہ عنہ	307
64-	مسند حضرت سہل بن حنیف انصاری رضی اللہ عنہ	309
65-	مسند حضرت رافع بن خدیج انصاری رضی اللہ عنہ	310
66-	مسند حضرت عبداللہ بن زید انصاری رضی اللہ عنہ	314
67-	مسند حضرت ابوقتادہ انصاری رضی اللہ عنہ	316
68-	مسند حضرت ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ	322
69-	مسند حضرت خزیمہ بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ	323
70-	مسند حضرت سوید بن نعمان رضی اللہ عنہ	324
71-	مسند حضرت قیس بن غرزہ رضی اللہ عنہ	325
72-	مسند حضرت عبیداللہ بن محصن انصاری رضی اللہ عنہ	326
73-	مسند حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ	326
74-	مسند حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ	333
75-	مسند حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ	338
76-	مسند حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما	341
77-	مسند حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما	341
78-	حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی دیگر روایات	354
79-	حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حج کے بارے میں روایات	360
80-	مسند حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ	381
81-	مسند حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ	382
82-	مسند حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ	387
83-	مسند حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ	389
84-	مسند حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ	391
85-	مسند حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ	394
86-	مسند حضرت عبدالرحمن بن ابوبکر رضی اللہ عنہما	394

باب نمبر	مضامین	صفحہ نمبر
87-	مسند حضرت صفوان بن امیہ رضی اللہ عنہ	395
88-	مسند حضرت عثمان بن طلحہ حجبی رضی اللہ عنہ	396
89-	مسند حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ	396
90-	مسند حضرت مطیع بن اسود رضی اللہ عنہ	397
91-	مسند حضرت عبداللہ بن زمعہ رضی اللہ عنہ	397
92-	مسند حضرت عمر بن ابوسلمہ رضی اللہ عنہ	398
93-	مسند حضرت حارث بن مالک رضی اللہ عنہ	399
94-	مسند حضرت کرز بن علقمہ خزاعی رضی اللہ عنہ	400
95-	مسند حضرت ابوشریح کعبی رضی اللہ عنہ	401
96-	مسند حضرت ابن مربع انصاری رضی اللہ عنہ	402
97-	مسند حضرت مطلب بن ابو وداعہ رضی اللہ عنہ	403
98-	مسند حضرت عقبہ بن حارث نوفلی رضی اللہ عنہ	404
99-	مسند حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ	404
100-	مسند حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ	414
101-	مسند حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما	418
102-	مسند حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ	467
103-	مسند حضرت عبداللہ بن ابواوفیٰ رضی اللہ عنہ	469
104-	مسند حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ	474
105-	مسند حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ	477
106-	مسند حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ	496
107-	مسند حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ	501
108-	مسند حضرت جندب بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ	506
119-	مسند حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ	509
110-	مسند حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ	511
111-	مسند حضرت یعلیٰ بن امیہ رضی اللہ عنہ	513

باب نمبر	مضامین	صفحہ نمبر
-112	مسند حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ	515
-113	مسند حضرت جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ	516
-114	مسند حضرت شرید بن سوید رضی اللہ عنہ	523
-115	مسند حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ	524
-116	مسند حضرت قبیصہ بن مخارق ہلالی رضی اللہ عنہ	530
-117	مسند حضرت عصام المزنی رضی اللہ عنہ	531
-118	مسند حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ	533
-119	مسند حضرت یعلیٰ بن مرہ رضی اللہ عنہ	533
-120	مسند حضرت سلمان بن عامر رضی اللہ عنہ	534
-121	مسند حضرت اسامہ بن شریک عامری رضی اللہ عنہ	535
-122	مسند حضرت قطبہ بن مالک رضی اللہ عنہ	536
-123	مسند حضرت ابوسریحہ حذیفہ بن اسید رضی اللہ عنہ	536
-124	مسند حضرت مجمع انصاری رضی اللہ عنہ	538
-125	مسند حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ	538
-126	مسند حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ	544
-127	مسند حضرت مرہ فہری رضی اللہ عنہ	545
-128	مسند حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ	546
-129	مسند حضرت عروہ بن ابو جعد بارقی رضی اللہ عنہ	547
-130	مسند حضرت علاء بن حضرمی رضی اللہ عنہ	549
-131	مسند حضرت سبرہ بن معبد جہنی رضی اللہ عنہ	550
-132	مسند حضرت ابوواقد اللیثی رضی اللہ عنہ	551
-133	مسند حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ	552
-134	مسند حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ	552
-135	مسند حضرت معاذ تیمی رضی اللہ عنہ	553
-136	مسند حضرت سائب بن خلاد انصاری رضی اللہ عنہ	554

باب نمبر	مضامین	صفحہ نمبر
-137	مسند حضرت ابو بداح از والد خود رضی اللہ عنہ	555
-138	مسند حضرت مستورد فہری رضی اللہ عنہ	555
-139	مسند حضرت سلمہ بن قیس اشجعی رضی اللہ عنہ	556
-140	مسند حضرت جرہد اسلمی رضی اللہ عنہ	556
-141	مسند حضرت حکم بن عمرو غفاری رضی اللہ عنہ	557
-142	مسند حضرت جابر احمسی رضی اللہ عنہ	557
-143	مسند حضرت عمارہ بن رویبہ ثقفی رضی اللہ عنہ	558
-144	مسند حضرت مخرش کعبی رضی اللہ عنہ	559
-145	مسند حضرت کعب بن عاصم اشعری رضی اللہ عنہ	560
-146	مسند حضرت سفیان بن ابوزہیر مزنی رضی اللہ عنہ	560
-147	مسند حضرت ابورمثہ رضی اللہ عنہ	561
-148	مسند حضرت عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ	562
-149	مسند حضرت قیس رضی اللہ عنہ	562
-150	مسند حضرت یوسف بن عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ	563
-151	مسند حضرت حبیب بن مسلمہ فہری رضی اللہ عنہ	564
-152	مسند حضرت عبداللہ بن ارقم زہری رضی اللہ عنہ	564
-153	مسند حضرت کعب بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ	565
-154	مسند حضرت عم ابن کعب بن مالک رضی اللہ عنہ	565
-155	مسند حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ	566
-156	مسند حضرت ایاس بن عبداللہ رضی اللہ عنہ	566
-157	مسند حجاج اسلمی رضی اللہ عنہ	567
-158	مسند حضرت سعد بن محیصہ بن مسعود رضی اللہ عنہ	567
-159	مسند حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ	568
-160	مسند حضرت ناجیہ خزاعی رضی اللہ عنہ	569
-161	مسند حضرت صفوان بن عسال مرادی رضی اللہ عنہ	569

باب نمبر	مضامین	صفحہ نمبر
-162	مسند حضرت عبدالرحمٰن بن حسنہ رضی اللہ عنہ	571
-163	مسند حضرت مالک بن جشمی رضی اللہ عنہ	571
-164	مسند حضرت وابصہ بن معبد رضی اللہ عنہ	573
-165	مسند حضرت وائل بن حجر حضرمی رضی اللہ عنہ	573
-166	مسند حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ	575
-167	مسند حضرت عطیہ قرظی رضی اللہ عنہ	575
-168	مسند حضرت ابوجحیفہ وھب السوائی رضی اللہ عنہ	576
-169	مسند حضرت دکین بن سعید مزنی رضی اللہ عنہ	578
-170	مسند حضرت عدی بن عمیرہ کندی رضی اللہ عنہ	578
-171	مسند حضرت جابر بن سمرہ سوائی رضی اللہ عنہ	580
-172	مسند حضرت عبدالرحمٰن بن ازہر رضی اللہ عنہ	581
-173	مسند حضرت عمرو بن امیہ ضمری رضی اللہ عنہ	582
-174	مسند حضرت عبدالرحمٰن بن یعمر دیلی رضی اللہ عنہ	583
-175	مسند حضرت عروہ بن مضرس رضی اللہ عنہ	583
-176	مسند حضرت سراقہ بن مالک رضی اللہ عنہ	585
-177	مسند حضرت ابوبحسینہ رضی اللہ عنہ	586
-178	مسند حضرت عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ	587
-179	مسند حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ	588
-180	مسند حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ	588
-181	مسند حضرت بلال بن حارث مزنی رضی اللہ عنہ	590
-182	مسند حضرت ایاس بن عبد مزنی رضی اللہ عنہ	590
-183	مسند حضرت عدی بن حاتم طائی رضی اللہ عنہ	591
-184	مسند حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ	594
-185	مسند حضرت عبداللہ بن اقرم خزاعی رضی اللہ عنہ	598
-186	مسند حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ	599

باب نمبر	مضامین	صفحہ نمبر
-187	مسند حضرت قارب ثقفی رضی اللہ عنہ	603
-188	مسند حضرت ابن حنبش رضی اللہ عنہ	604
-189	مسند حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ	605
-190	جنازوں کے متعلق جو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے احادیث روایت کیں	644
-191	خرید وفروخت سے متعلق روایات	647
-192	حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی گئی دیگر احادیث	652
-193	عدالتی فیصلوں کے متعلق حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایات	671
-194	جہاد کی روایات	674
-195	مسند حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ	718
-196	مسند حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ	737
-197	بنیادی احکام	779

☆☆☆☆☆

انتساب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ رب العلمین جلّ مجدہٗ الکریم کے محبوب ومقبول بندے، رحمۃ للعلمین ﷺ کے عاشقِ صادق، سیّد الاولیاء، مخدوم الاصفیاء، فخرِ سادات حضرت علی بن عثمان ہجویری غزنوی لاہوری کے نامِ نامی اسم گرامی کے نام، جن کی پرنور نگاہوں سے لاکھوں گم گشتگان، صراطِ مستقیم پر گامزن ہوئے اور براعظم ایشیاء میں ان کے فیضان کا صدیوں سے خاص وعام یوں اعتراف کرتے آ رہے ہیں

گنج بخش فیض عالم مظہر نورِ خدا
ناقصاں را پیر کامل کاملاں را رہنما

فقط:
یکے از غلام غلامانِ فیض عالم
ابوحمزہ مفتی ظفر جبار چشتی

☆☆☆☆☆

عرضِ ناشر

الحمد للہ کہ ادارہ پروگریسو بکس کے قیام سے لے کر اب تک ہم کارپردازان ادارہ ہمت وقت اور ہر آن اسی کوشش میں مصروف رہتے ہیں کہ اس ادارے سے مذہبیات اور ادبیات پر بہترین کتب اپنے کرم فرما حضرات کی خدمت میں پیش کی جائیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم اور نبی رحمت ﷺ کی نگاہِ رحمت اور قارئین کرام کے تعاون سے ہم آج تک اسی نصب العین کی تکمیل میں مشغول ومصروف رہے ہیں اور اب تک ہم نے اپنی جو مطبوعات آپ کی خدمت میں پیش کی ہیں، ان کی پسندیدگی اور قبولیت نے اس راہ میں ہمیں اور زیادہ سرگرم عمل بنا دیا ہے اور اب تک دینی کتب کے اصل متون یا ان کے تراجم کو موجودہ نسل کی رہنمائی کے لیے پیش کرنا ہی ہمارا مقصود اور نصب العین بن گیا ہے۔ انشاء اللہ! ہم اس راہ میں اور زیادہ سرگرمی سے اپنے قدم اُٹھائیں گے۔

آفتابِ رسالت سے اقتباس شدہ ہدایت کا ذریعہ آیاتِ قرآنی اور احادیث رسول ﷺ ہیں۔

پھر فکرِ آخرت کا یہ تقاضا ہے کہ انسان ایسے عقائد وخیالات اور اعمال کو اپنائے جن پر اللہ تعالیٰ ناراض نہ ہو بلکہ راضی ہو اور یہ ان بارگاہِ رسالت کی رہنمائی کے بغیر ممکن نہیں۔

اسی بات کو ملحوظِ خاطر رکھتے ہوئے آپ کا ادارہ پروگریسو بکس نے انسانیت کی فلاح و بہبود کے لیے بہت سی نادر کتابیں شائع کی ہیں، جیسے سنن ابوداؤد شریف، ریاض الصالحین، احیاء العلوم، غنیۃ الطالبین، تاریخ الخلفاء اور دیگر ادارہ خریدار حضرات کی ڈیمانڈ پوری کرنے میں مصروفِ عمل ہے۔

اسی حوصلہ افزائی کا نتیجہ ہے کہ ہم نے حدیث شریف کا عظیم اور مستند ذخیرہ ''مسند حمیدی'' کا عام فہم اور سلیس ترجمہ اپنے کرم فرماؤں کی خدمت میں پیش کر دیا ہے۔

اس عظیم کتاب کے ترجمہ کی خدمت کو سرانجام دینے والے مترجم محقق معروف مذہبی اسکالر ابوحمزہ مفتی ظفر جبار چشتی زید مجدہٗ ہیں۔

انشاء اللہ یہ سلسلہ آگے جاری رہے گا۔

ہم نے اپنی مطبوعات کو حسن صوری سے آراستہ پیراستہ کرنے میں کبھی کوتاہی سے کام نہیں لیا ہے، جس قدر بھی ممکن

ہوسکا اور جماعتی حسن سے اپنے کرم فرماؤں کی خدمت میں پیش کیا ہے اور آپ نے ہماری اس کوشش کو سراہا ہے۔

اسی نصب العین کے تحت پیش نظر کتاب ''مسند حمیدی'' کو بھی بھرپور طریقے سے حسن معنوی کی طرح حسن ظاہری سے آراستہ کرنے میں بے اعتنائی نہیں برتی ہے۔

اُمید ہے کہ یہ گراں مایہ کتاب ہماری دیگر مطبوعات کی طرح آپ سے شرفِ قبول حاصل کرے گی۔

آخر میں گزارش ہے کہ جب آپ اس عظیم کتاب سے استفادہ کریں تو اپنے لیے دعا کرتے ہوئے ہمارے ادارہ کے تمام لوگوں کے لیے بھی ضرور دعا مانگیں۔

والسلام!

میاں غلام رسول

میاں شہباز رسول

میاں جواد رسول

میاں شہزاد رسول

☆☆☆☆☆

عرضِ مترجم

اللہ تعالیٰ کے کلام کے بعد نبی اکرم ﷺ کا مبارک کلام ہے حدیث' یعنی حضور اقدس ﷺ کا قول یا فعل یا حال یا تقریر یعنی حضورِ اقدس ﷺ نے کچھ ارشاد فرمایا ہو' یا حضورِ اقدس ﷺ نے کوئی فعل کیا ہو یا حضورِ اقدس ﷺ سے کسی حال میں پائے گئے ہوں یا حضور اقدس ﷺ کے سامنے کسی بھی صحابی رضی اللہ عنہ نے کچھ کہا یا کوئی فعل کیا اور حضورِ اقدس ﷺ نے سکوت اختیار فرمایا' یہ وہ کلام ہے جس میں مشغول رہنے والا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مقرب اور بارگاہِ رسالت میں مقبول ہوتا ہے' اگر خلوص کے جذبہ کے ساتھ ہو۔

وہ شخص انتہائی قسمت والا ہوتا ہے جس کو قرآن و حدیث جیسی سعادت مل جائے' جن لوگوں نے حدیث شریف کی خدمت خلوصِ نیت اور صدقِ دل کے ساتھ کی ہے تو اللہ تعالیٰ نے اُن کو اپنے کرم سے ایسا نوازا ہے کہ ابد تک اُن کو حیاتِ جاوداں عطا کر دی ہے' اُن خوش نصیب ہستیوں میں امام شافعی' امام مالک' امام احمد بن حنبل' امام بخاری' امام مسلم' امام ترمذی' امام ابن ماجہ' امام نسائی' امام سیوطی رحمہم اللہ تعالیٰ موجود ہیں' ان ہی ہستیوں میں ایک عظیم ہستی امام ابوبکر عبداللہ بن زبیر بن عیسیٰ حمیدی قرشی اسدی ہیں۔

ابوحاتم نے ان کے بارے میں کہا ہے: ''اَثْبَتُ النَّاسِ فِیْ سُفْیَانَ بْنُ عُیَیْنَۃَ اَلْحُمَیْدِیّ''۔

امام احمد بن حنبل نے فرمایا: ''اَلْحُمَیْدِیّ عِنْدَنَا اِمَامٌ''۔

''حمیدی ہمارے نزدیک امام ہیں''۔

امام حمیدی رحمۃ اللہ علیہ' امام بخاری اور امام مسلم کے استاد ہیں۔

مسند اس مجموعۂ حدیث کو کہتے ہیں جس میں احادیث کو موضوعات اور ابواب کے بجائے ہر صحابی کی علیحدہ علیحدہ حدیثیں مع ان کی اسناد کے جمع کر دی گئی ہوں۔ مسانید کے مرتب کرنے میں بیش تر افضلیت کا اعتبار کیا جاتا ہے کہ پہلے خلفائے اربعہ' پھر عشرۂ مبشرہ اور خلفائے اربعہ میں بھی پہلے حضرت ابوبکر صدیق' پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہما وغیرہ کی مسانید کو ان کی فضیلت کے اعتبار سے نقل کیا جاتا ہے۔

مسانید بہت ہیں۔ شیخ محمد بن جعفر الکتانی نے ۸۰ سے زائد مسانید کا ذکر کیا ہے' اور آخر میں لکھا ہے: ''والمسانید کثیرۃً سوی ما ذکرناہ'' ابن الصلاح لکھتے ہیں کہ مسانید کا درجہ سنن سے کم تر ہے' کیوں کہ اصحابِ سنن انہی حدیثوں

کونقل کرتے ہیں جو ان کی نظر میں سب سے صحیح ہوتی ہیں' برخلاف مسانید کے مرتب کرنے والوں کے کہ وہ اپنی مسند میں صحابی کی روایت کردہ ہر حدیث نقل کرتے ہیں' خواہ وہ قابل حجت ہو یا نہ ہو۔

مختلف امصار وممالک میں مختلف ائمۂ حدیث نے مسانید مرتب کی ہیں' لیکن اس سلسلہ میں اختلاف ہے کہ کس نے سب سے پہلے مسند مرتب کی۔ ذہبی خلیلی کے حوالہ سے تحریر فرماتے ہیں کہ بصرہ میں سب سے پہلے صحابہ کی ترتیب پر مسند مرتب کرنے والے ابوداؤد طیالسی ہیں۔ حاکم کا کہنا ہے کہ تاریخ اسلام میں سب سے پہلے رجال کے اعتبار سے مسند کی تصنیف کرنے والوں میں عبیداللہ بن موسیٰ عبسی اور ابوداؤد طیالسی ہیں۔ اگرچہ مسند ابوداؤد طیالسی کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ طیالسی کی مرتب کردہ نہیں ہے' بلکہ بعض خراسانی حفاظ نے اسے مرتب کیا تھا۔

ابن عدی' عبداللہ کا قول نقل کرتے ہیں کہ کوفہ میں سب سے پہلے یحییٰ حمانی نے' بصرہ میں مسدد نے اور مصر میں اسد السنہ نے مسانید مرتب کیں۔ ابن خطیب لکھتے ہیں کہ سب سے پہلے مسند تصنیف کرنے والے نعیم بن حماد ہیں۔ مسانید مرتب کرنے والوں میں امام حمیدی کا بھی نام آتا ہے' سب سے پہلے مکہ مکرمہ میں مسند مرتب کرنے والوں میں ان کا شمار ہوتا ہے۔

قطع نظر اس کے کہ کس نے سب سے پہلے مسند مرتب کی' یہ بات واضح ہے کہ مذکورہ بالا ائمۂ حدیث کا شمار مسانید کی تالیف میں صف اول میں ہوتا ہے۔

امام حمیدی

ابوبکر عبداللہ بن زبیر بن عیسیٰ قرشی اسدی کا سلسلۂ نسب رسول اللہ ﷺ کے واسطہ سے قصی میں اور زوجۂ مطہرہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے اسد بن عبدالعزیٰ پر جا کر ملتا ہے۔ شیوخ میں ابراہیم بن سعد' فضیل بن عیاض' سفیان بن عیینہ اور امام شافعی وغیرہ ہیں۔ اور امام بخاری' محمد بن یونس' محمد بن یحییٰ ذہلی' ابوزرعہ' بشر بن موسیٰ جیسے مشہور ائمہ حدیث کو آپ سے شرف تلمذ حاصل ہے۔

علم وفن میں امام حمیدی کا مقام بہت بلند ہے۔ حدیث اور فقہ میں ان کو اس درجہ کمال حاصل تھا کہ امام بخاری نے اپنی کتاب کو حمیدی کی روایت سے صرف اس لیے شروع کیا کہ وہ قریش میں سب سے بڑے فقیہ تھے۔ حافظہ اس قدر مضبوط تھا کہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے کسی بلغمی مزاج شخص کو حمیدی سے زیادہ حافظہ والا نہیں دیکھا' انہیں صرف سفیان بن عیینہ سے دس ہزار حدیثیں یاد تھیں۔

یعقوب فسوی کا بیان ہے کہ میری ملاقات کسی ایسے شخص سے نہیں ہوئی جو حمیدی سے زیادہ اسلام اور مسلمانوں کا خیر خواہ ہو۔ عبدالرحمٰن نے اپنے والد کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ ابن عیینہ سے روایت کرنے میں حمیدی سب سے زیادہ معتبر

ہیں' وہ اصحابِ عیینہ کے سردار ہیں' ثقہ ہیں' امام ہیں۔ جب امام بخاری کو کوئی حدیث ان سے مل جاتی ہے تو پھر کسی دوسرے ثقہ راوی کی طرف رجوع کرنے کی ضرورت نہ سمجھتے' بخاری نے ان سے ۷۵ حدیثیں روایت کی ہیں۔

امام حمیدی کی سیرت کا ایک کم زور پہلو یہ تھا کہ وہ فقہائے عراق کے سلسلہ میں سخت گیر تھے' ان کے بارے میں سخت کلامی کیا کرتے۔ حمیدی کو جب غصہ آتا تو از خود رفتہ ہو جاتے اور گفتگو میں درشتی اور سختی پر اتر آتے۔

امام حمیدی کی جلالت علمی' فضل وکمال اور حدیث میں ان کی امامت کو معاصرین نے فراخ دلی کے ساتھ تسلیم کیا ہے اور ان کی خوبیوں کا اعتراف کیا ہے۔ ان کا مکہ مکرمہ میں ۲۱۹ھ میں انتقال ہوا۔ حمیدی کی چند اہم تصانیف ہیں۔ ان میں کتاب الرد علی النعمان اور کتاب التفسیر عن الحمیدی کا ذکر ملتا ہے۔ ان کے علاوہ ان کی سب سے مشہور تصنیف ''مسند'' ہے۔

مسند حمیدی کی خصوصیات

یہ امام حمیدی کی شہرۂ آفاق حدیث کی کتاب ہے' اس میں ۱۳۶۰ حدیثیں ہیں' بیش تر مرفوع ہیں' صحابہ وتابعین کے کچھ آثار بھی منقول ہیں۔ پہلی حدیث حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ حالاں کہ حضرت شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے بستان المحدثین میں مسند حمیدی کی جو پہلی حدیث نقل کی ہے وہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ لیکن یہ واقعہ کے بالکل برعکس ہے' مولانا حبیب الرحمٰن الاعظمی اس سلسلے میں تحریر فرماتے ہیں:

ولعله لم يقف على مسند الحميدى و كان عنده نقل عن بعض المصنفين واعتمده والواقع خلاف ذلك' فان اول مسند الحميدى كما ترى حديث أبى بكر الصديق فى صلوٰة التوبة...... وكيف يفتتح الحميدى مسنده بحديث جابر......وقد جرت عادة مصنفى المسانيد أنهم يفتتحون مسانيدهم بأحاديث أبى بكر الصديق .

(شاید شاہ صاحب کو مسند حمیدی کا (اصل) نسخہ نہ ملا ہو' اور ان کے پاس کسی مصنف کا نقل کردہ نسخہ ہو اور اسی پر وہ اعتماد کر بیٹھے ہوں۔ یہ بالکل خلافِ واقعہ بات ہے' کیوں کہ آپ دیکھ رہے ہیں کہ مسند حمیدی کی پہلی حدیث حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے نمازِ توبہ کے سلسلہ میں مروی ہے۔ اور ایسا کیوں کر ہو سکتا ہے کہ حمیدی اپنی مسند کو حضرت جابر کی حدیث سے شروع کریں' جب کہ عام طور پر مصنفین اپنی مسانید کی ابتداء حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی روایات سے کرتے ہیں۔)

مسند حمیدی کے رواۃ

حمیدی سے مسند کو ابو اسمٰعیل سلمی متوفی ۲۸۰ھ نے اور ابو اسمٰعیل سے قاسم بن اصبغ نے روایت کیا ہے' دوسرے جلیل

القدر راوی بشر بن موسیٰ اسدی متوفی ۲۸۸ھ ہیں' حافظ ابن حجر کے بقول حمیدی سے مسند کی روایت کرنے والے اور بھی کئی راوی ہیں۔ دنیا کے مختلف کتب خانوں میں مسند حمیدی کا جو مخطوطہ محفوظ ہے وہ صرف بشر بن موسیٰ کی روایت کا ہے۔

حدیث شریف کی یہ عظیم کتاب ہے' اس سے کماحقہٗ وہی لوگ فائدہ اُٹھا سکتے ہیں جن کی زبان عربی ہے یا عربی جانتے ہیں' جب کہ ہمارے معاشرے میں ایک بڑا طبقہ اُردو خواں ہے' اس طبقہ کے لیے اس عظیم کتاب سے فائدہ اُٹھانا خاصا مشکل ہے' ہم نے مضبوط ارادے کے ساتھ اس بحر ذخار میں اُترنے کی کوشش کی' اس کتاب پہ ۲۰۰۹ء میں کام شروع کیا' درمیان میں کچھ نجی مصروفیات کی بناء پر اس کتاب پر کام جاری نہ رکھ سکا' پھر محترم جواد رسول صاحب سے ملاقات ہوئی تو اُن کے خلوص کو دیکھ کر ہم نے اس کتاب کو مکمل کرنے کی حامی بھر لی' اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس کتاب کا ترجمہ مکمل کرنے کی سعادت عطا فرمائی۔

اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب کریم ﷺ کے فضل و کرم کا شکر ادا کرتے ہوئے احادیث شریف کے اس عظیم مجموعے کا اُردو ترجمہ کرنے کے دوران جن احباب کا تعاون شامل رہا اُن سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں' جن میں برادرِ اکبر حضرت علامہ مفتی محمد سجاد حسین چشتی جنہوں نے نظر ثانی فرمائی۔

حضرت علامہ عاطف سلیم صاحب' حافظ عبدالجمال' حافظ عدنان فیصل چشتی' محمد امیر حمزہ' محمد ذوالنورین بالخصوص ڈاکٹر محمد صالح قادری صاحب (پی۔ایچ۔ڈی) جنہوں نے اُردو ترجمے کو بڑے باریک بینی سے پڑھا اور اصلاح فرمائی' ان کے ساتھ انتہائی مشکور ہوں جناب حافظ اختر حبیب اختر صاحب کا جنہوں نے بڑی محنت کے ساتھ تصحیح فرمائی اور پروف ریڈنگ جیسے اہم فریضہ کو احسن طریقے سے سرانجام دیا' ان کے ساتھ میں ممنون ہوں جناب برادرِ صغیر ریحان علی کا جنہوں نے بڑی سرعت کے ساتھ مسودہ کمپوز کیا اور ترتیب دیا' ان کے ساتھ میاں جواد رسول اور ان کے دیگر ساتھی جنہوں نے خوبصورت انداز میں پبلش کروایا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ اپنے پیارے حبیب کریم ﷺ کے طفیل میری' میرے والدین' بہن بھائی' میرے اساتذہ کرام و ناشرین کی خطاؤں سے درگزر فرما کر بروزِ محشر حدیث شریف کی خدمت کرنے والوں کے ساتھ حشر فرمائے اور نبیٔ رحمت ﷺ کے دامن شفاعت سے بہرہ مند فرمائے۔

آخر میں حضرت شمس بریلوی کا شعر

یہی شمسؔ ہے مری آرزو ہے کمال عزتِ آبرو
کہ حضور کہہ دیں غلام سے تری نذر کو قبول کیا

غلطیوں پر معافی کا طلبگار
کوتاہیوں پر شرمسار
ابوحمزہ مفتی ظفر جبار چشتی

دعائے مصطفےٰ ﷺ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللّٰهم ارحم خلفائی قلنا یا رسول اللّٰه ومن خلفاؤك قال الذین یأتون من بعدی یروون احادیثی ویعلمون الناس

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

احادیثِ مصطفےٰ کی اشاعت اور تعلیم دینے والوں کے لیے اے اللہ میرے جانشینوں پر رحم فرما، ہم نے عرض کی یارسُول اللہ آپ کے جانشین کون ہیں ؟ آپ نے فرمایا وہ لوگ جو میرے بعد آئیں گے میری حدیثیں بیان کریں گے اور لوگوں کو میری حدیثوں کی تعلیم دیں گے۔

(الترغیب والترھیب ج ۱، ص ۱۱۰)

تقریظ

انسانی ہدایت کے لیے قرآن مجید کے ساتھ ساتھ احادیث مبارکہ کا ایک عظیم ذخیرہ موجود ہے اور وہ لوگ اس اُمت کے محسن ہیں جنہوں نے رسول اکرم ﷺ کے ارشادات مبارک اور اسوۂ حسنہ کو سنا' دیکھا اور محفوظ کر کے آگے منتقل کیا۔

پھر وہ پاک طینت افراد بھی اُمت کی طرف سے شکریہ کے مستحق ہیں جنہوں نے احادیث کی چھان بین کی اور ان کو جمع کر کے آنے والی نسلوں کے لیے آسانی پیدا کر دی۔

اُمت کے لیے مزید آسانی یوں پیدا کی گئی کہ احادیث مبارکہ کو مختلف انداز میں ترتیب دیا گیا' کہیں فقہی ترتیب کو اختیار کیا گیا تو کہیں ایک ایک صحابی کی روایات کو الگ جمع کیا گیا۔

جن کتب میں صحابہ کرام کے حوالے سے احادیث جمع ہیں ان کو مسانید کہا جاتا ہے جیسے مسند امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ' ان ہی مسانید میں مسند حمیدی بھی ہے جس کی تالیف کا سہرا حضرت عبداللہ بن زبیر بن عیسیٰ قریشی اسدی حمیدی مکی کے سر ہے۔

دورِ حاضر میں احادیث مبارکہ اور اسلامی کتب کو عربی سے اُردو میں منتقل کرنا ضروری ہو گیا ہے تاکہ اُردو خواں طبقہ بھی استفادہ کر سکے' اس سلسلے میں الحمدللہ کافی کام ہو رہا ہے اور اہل سنت کے مترجمین اس طرف پوری توجہ دے رہے ہیں۔

اہل سنت کے مترجمین میں ایک معروف حضرت علامہ مفتی ظفر جبار چشتی مدظلہ کا ہے' جنہیں اللہ تعالیٰ نے بے پناہ صلاحیتوں سے نوازا ہے' وہ بہترین خطیب ہونے کے ساتھ ساتھ تصنیف و تالیف کے میدان میں بھی اپنی صلاحیتوں کا لوہا منوا چکے ہیں۔

اور اس سے پیشتر وہ درج ذیل کتب کا نہایت سلیس اور عام فہم ترجمہ فرما چکے ہیں:

ریاض الایمان (ترجمۃ القرآن)' ریاض الصالحین' تاریخ الخلفاء' وغیرہ۔

اب علامہ ظفر جبار چشتی نے مسند حمیدی کا اُردو ترجمہ کرنے کی سعادت کی ہے' راقم نے اس ترجمہ کے کچھ مقامات دیکھے اور اس ترجمہ کو نہایت عمدہ پایا۔

اللہ تعالیٰ حضرت علامہ ظفر جبار چشتی مدظلہ کو علمی میدان بالخصوص تحریر کے میدان میں مزید ترقی عطا فرمائے اور اس کتاب مستطاب کو ملت اسلامیہ کی علمی پیاس بجھانے کا اہم ذریعہ بنائے۔ آمین! بجاہ نبیہ الکریم علیہ التحیۃ والتسلیم!

محمد صدیق ہزاروی سعیدی ازہری

استاذ الحدیث جامعہ ہجویریہ دربارِ عالیہ حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ

تقریظ

استاذ العلماء صاحبزادہ مفتی محمد لطف اللہ نوری برکاتہم العالیہ

شیخ الحدیث مہتمم دار العلوم جامعہ بدر العلوم انوار القرآن' بصیر پور شریف

قرآن حکیم نے رسول اللہ ﷺ کی اطاعت فرض اور آپ ﷺ کے اسوۂ حسنہ کی پیروی لازم کی۔

رسول اللہ ﷺ کے جملہ ارشادات اور آپ کے تمام اعمال وحیٔ الٰہی کے حکم میں ہیں۔

صحابہ کرام بلاچون و چرا نبی پاک ﷺ کے ارشادِ عمل کے مطابق اپنی اپنی زندگی بسر کرنے کی کوشش کرتے تھے۔

نوعِ انسانی کی ہدایت نبی اکرم ﷺ کی پیروی اور اطاعت سے ہی ممکن ہے اور حصولِ رضائے خداوندی کا سبب بھی ہے۔

آپ ﷺ کی پیروی اور اطاعت کا طریقہ یہ ہے کہ آپ ﷺ کے سینہ بے کینہ' آفتابِ نبوت سے نکلنے والے نور کو حاصل کیا جائے اور اس کے مطابق زندگی گزاری جائے۔

یہ نور اُمت کے پاس قرآن پاک اور احادیث نبوی کے ذخیرہ کی صورت میں موجود ہیں۔

زیرِ نظر کتاب عظیم محدث امام الائمہ حضرت ابوبکر عبداللہ بن زبیر بن عیسیٰ قریشی مکی حمیدی رحمۃ اللہ علیہ کی سعی مشکور ہے۔

امام حمیدی' امام بخاری و امام مسلم' ذہلی اور ابوزرعہ جیسے جلیل القدر محدثین کے استاد ہیں۔

امام بخاری خود فرماتے ہیں کہ امام حمیدی ہمارے امام ہیں۔

ابوحاتم' امام حمیدی کے بارے میں فرماتے ہیں:

اَثْبَتُ النَّاسِ فِیْ سُفْیَانَ بْنِ عُیَیْنَۃَ الْحُمَیْدِیُّ۔

سفیان بن عیینہ کی مرویات کے بارے میں سب سے زیادہ امام حمیدی مثبت تھے۔

امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں:

اَلْحُمَیْدِیُّ عِنْدَنَا اِمَامٌ۔

امام حمیدی مسلمانوں کے بہت خیرخواہ اور اسلام کے معاملے میں بہت زیادہ غیرت مند تھے۔

امام حمیدی کی اس عظیم کتاب مستطاب مسند حمیدی جو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے مرویات افضلیت کے اعتبار سے احادیثِ رسول کا عظیم ذخیرہ ہے، اس عظیم کتاب کا اُردو ترجمہ کر کے مترجم موصوف نے اُردو خواں حضرات پر ایک عظیم احسان کیا ہے۔

فاضل مترجم حضرت علامہ مفتی ظفر جبار چشتی صاحب انتہائی قابل اور محنتی اور باعمل، باکردار عالمِ دین ہیں، میں ان کی ہمت اور جذبے کو خراج پیش کرتا ہوں۔ بہت کم عرصے میں مصنفین و مترجمین کی صف میں اعلیٰ مقام حال کیا ہے، اندازِ تحریر نہایت عمدہ، ادبیت سلاست جامعیت آپ کا خاصہ ہے۔

ہر حدیث کے ساتھ دیگر کتب احادیث سے باقاعدہ باب کے حوالے کے ساتھ تخریج بھی شامل کی ہے۔

یقیناً ایک تحقیقی کام ہے، اُمید ہے کہ اہلِ علم بصیرت محبت اسے قبول کریں گے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اپنے حبیب کریم کے صدقے قبلہ مفتی صاحب کو اور ہمت عطا فرمائے اور ان کی کاوشوں کو اپنی بارگاہِ صمدیت میں قبول فرمائے اور ان کے لیے اور ان کے والدین کے ذریعہ نجات بنائے۔ آمین بجاہ النبی ﷺ!

☆☆☆☆☆

تقریظ

محمد منشا تابش قصوری

دنیائے اسلام میں قرآن وسنت کا جو مقام ہے وہ اہلِ عشق ومحبت سے قطعاً مخفی نہیں، صدیوں سے قرآن وحدیث کی اشاعت جس تیز رفتاری سے جاری وساری ہے اس کی مثال نہ ہوئی اور نہ ہی ہوسکتی ہے، اپنے، پرائے، یگانے بیگانے، مسلم و غیرمسلم سبھی کے لیے یہی وہ کلام ہے جو دنیا وآخرت کی رہنمائی وبھلائی کے لیے حرفِ آخر ہے۔ لاکھوں قرآن وحدیث کو پڑھ کر زمرۂ اسلام میں داخل ہوئے، اسلام میں ایسے پختہ ہوئے کہ ان کا شمار اولیاء کرام، ائمہ عظام میں ہوا۔

اس دورِ جدید میں بھی یہ سلسلہ بدستور جاری ہے، بے شمار مستشرقین جب قرآن مجید اور احادیثِ نبی کریم ﷺ کے تحقیق میں مصروف ہوئے تو تحقیق کرتے کرتے پکار اُٹھے کہ اگر ہدایت ورہنمائی اور سکونِ قلب کا آسان سا سامان ہے تو وہ اللہ تعالیٰ جل شانہٗ کا مقدس کلام اور رسولِ انام علیہ التحیۃ والسلام کی احادیث ہیں، وہ اسلام قبول کرنے پر مجبور ہوگئے، یعنی بلاتکلف وہ ایمان کی بے پایاں دولت سے سیراب ہوگئے۔

وقت کے ساتھ ساتھ قرآن مجید کی تفاسیر اور احادیث مبارکہ کے تراجم اور شرحیں منصۂ شہود پر جلوہ گر ہونا شروع ہوئیں اور معاملہ یہاں تک پہنچا کہ آج دنیا بھر کی ہر زبان میں قرآن پاک کے ترجمے، تفسیریں اور احادیث مبارکہ کی شرحیں اور تراجم شائع ہو رہے ہیں، خوش نصیب ہیں وہ علمائے کرام، محدثین عظام جنہوں نے لوگوں کی آسانی کے لیے تراجم وشروح کی طرف توجہ فرمائی، جن سے اُمت مصطفیٰ ﷺ خصوصیت سے مستفیض ہورہی ہے۔

پیش نظر حدیث شریف کی نایاب کتاب "مسند حمیدی" کا ترجمہ بھی اسی مشن کی ایک پاکیزہ کڑی ہے، جس کا ترجمہ اُردو زبان میں مترجم داتا گنج بخش فیض عالم کے عظیم شہر لاہور سے شائع ہوا چاہتا ہے اور اس کتاب مستطاب کے مترجم محترم المقام حضرت مولانا علامہ مفتی ظفر جبار چشتی مقرری لاہوری زید علمہٗ وعملہٗ جنہیں قرآن کریم کے لفظی اور بامحاورہ تراجم کی سعادت نصیب : ئی اور متعدد کتب کی تصنیف کا بھی شرف رکھتے ہیں، اب حدیث شریف کی اس عظیم کتاب کے ترجمہ کرنے کی نعمت سے سرفراز ہورہے ہیں۔ ترجمہ آسان اور سہل ہونے کے ساتھ ساتھ ہر حدیث کی تخریج سے کتاب کے وزن ووقار میں اضافہ فرمایا ہے۔

دعا ہے اللہ تعالیٰ جل وعلیٰ، امام المحدثین حضرت شیخ حمیدی علیہ الرحمۃ کے وسیلۂ جلیلہ سے اس سعیٔ جلیلہ کو بارگاہِ

رسالت مآب ﷺ میں قبولیت کا شرف نصیب ہو اور ان کا قلم دینِ حنیف کی خدمت کے لیے ہمیشہ رواں دواں رہے۔

آمین ثم آمین!

بجاہ سید المرسلین، خاتم النبیین ﷺ وآلہ وصحبہ وبارک وسلم!

فقط: **محمد منشاء تابش قصوری**

مدرسہ جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور، پاکستان

☆☆☆☆☆

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدمہ

نام: عبداللہ بن زبیر بن عیسیٰ قریشی اسدی حمیدی مکی

کنیت: ابوبکر

امام حمیدی کے عہد میں عام جہات

راویانِ حدی کی سوانح حیات پر لکھی گئی کتابوں میں ذکر ہے کہ الحمیدی رحمۃ اللہ علیہ نے ۲۱۹ھ میں وفات پائی، لیکن سن ولادت کا ذکر قصداً یا نسیاناً چھوڑ دیا گیا ہے اور انہوں نے یہ بھی ذکر کیا ہے کہ وہ امام عصر سفیان بن عیینہ کی خدمت میں تقریباً بیس سال (۲۰) شرفِ تلمذ تہ کیے رہے۔ جیسا کہ یہ بھی ذکر کیا ہے کہ سفیان جن عیینہ نے اللہ کے جوار میں ہونے کی اللہ تعالیٰ سے دعا کی، ۱۹۸ھ میں۔

یہ بھی یقینی بات ہے کہ انہوں نے اپنے عظیم استاد کی خدمت میں اس وقت شرفِ تلمذ تہ کیا کہ جب ان کی عمر تقریباً پچیس سال تھی۔ ممکن ہے کہ امام حمیدی کی تاریخ ولادت تقریباً ۱۵۰ھ سے کچھ اوپر ہوگی، یعنی اس بات کا امکان ہے کہ ان کی تاریخ ولادت اپنے عظیم المرتبت استاد امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے تاریخ ولادت کے قریب قریب ہو۔

الحمیدی کا عہدِ خلفاء

المہدی (۱۵۸ھ-۱۶۹ھ) الہادی (۱۶۹ھ-۱۷۰ھ) الرشید (۱۷۰ھ-۱۹۴ھ) الامین (۱۹۴ھ-۱۹۸ھ) پھر مامون (۱۹۸ھ-۲۱۸ھ) اور ایک سال خلافتِ معتصم کا بھی عہد رہا۔

اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ امام حمیدی تقریباً عہد عباسیہ کے پورے دور میں حیات رہے۔ یہی وہ دور تھا جو کہ قوت، طاقت اور سربلندی کا عہد زریں ت ھا۔

یہ سیاسی وراثتوں، معاشرتی تبدیلیوں، فکری مقابلوں اور فلسفیانہ موشگافیوں کا عہد تھا۔

الحمیدی کی سوانح حیات

شاید کہ ہم جو کہہ رہے ہیں سوانح کے دوران وہ مقید ہو!

بے شک سیرت و تاریخ نگاری بہت فائدہ مند اور بہت اہمیت کی حامل ہے' اس کے دو فائدے اہم ہیں:

ان میں سے ایک یہ کہ پکی و مضبوط سیرت بیان کی جائے اور حال آخر کی تعریف و توصیف کی جائے' جس میں حسن تدبیر اور پختگی کا استعمال ہو۔

افراط سے خالی سیرت اور صفات عاقبت سے مزین کا یہ فائدہ ہوگا کہ تفریط کا خوف' متسلط کو تأدیب کا موقع دے گا اور یاد کرنے والے کے لیے نصیحت و عبرت ہوگی۔ ان بے کار باتوں سے بچنے کا ذریعہ ہوگا جو عقل پر تلوار کی طرح گرتا ہے اور منقولات کا ایک پاکیزہ باغ تیار ہوگا۔

دوسرا: اس سے اُمور کے عجائب' زمانے کے انقلابات' تقدیر کی گردش اور اخبار و روایات کے سننے سے آگہی ہوگی۔

اور ابن جوزی کا قول: سیرت نگاری میں دل کے لیے راحت ہے اور ھم و غم کے لیے صیقل اور عقل کو آگاہ کرنے والی ہے۔ سو اگر عجائب مخلوقات کا ذکر کیا جائے تو یہ صانع کی عظمت پر دلیل ہے اور سچی اور پکی سیرت کی تشریح کی جائے تو حسن تدبیر کا علم حاصل ہو جاتا ہے اور اگر ایسے قصے بیان کیے جائیں جن میں جھوٹ اور سچ کی آمیزش ہو تو شاید پختگی پر زد پڑے اور اگر احوال طوالانی ہوں تو تقدیر پر تعجب کرنا واجب ہو جاتا ہے اور ایسی نزہت ہو جن پر راتوں کے قصوں کی مشابہت ہو' بے فائدہ ہے' اور اس میں شک نہیں کہ سیرتِ انبیاء علیہم السلام اور اصحابِ فضیلت کا حال احوال پڑھنا اور علمائے کرام کے مؤقف سے آگہی' انسان کو حق سے محبت کی تعلیم دیتی ہے اور یہ سیر و بہادری کے اخلاق پیدا کرتا ہے اور کرم و شجاعت کی قوت پیدا کرتا ہے۔ اس اضافت کے ساتھ کہ ان لوگوں کی باتیں جو اللہ کے حضور صف در صف دعا گو ہیں' جن کی دعائیں ان کے رب نے قبول کر لی ہیں' یہ کیا ہے؟ یہ صرف ان کے زندہ رہنے کا تذکرہ ہے اور ان کے مکارمِ اخلاق و امثال کی نشر و اشاعت ہے اور ان کے عمدہ اخلاق و فضائل پر اُکسانا ہے اور رغبت دینے والے کا اعتبار و اعتماد کرنے والے' غور و فکر کرنے والے' صاحبِ بصیرت کا وجود تو ضروری ہے۔ اللہ اس پر رحم کرے! جس نے یہ کہا:

جب انسان گزرے ہوئے علم کو جان لے تو اس کو یہی معلوم ہوگا کہ زمانے کے ابتداء سے وہ جی رہا ہے۔

اور یہ خیال کرے کہ وہ آخر عمر تک جیتا رہے گا' اگر اس کا ذکر جمیل باقی رہا' جو عالم ہے' وہ زمانے تک چلتا ہے' بردبار' کریم النفس' تو لمبی عمر سے نوازا گیا اور ہم دیکھتے ہیں کہ اب ہم پر لازم ہے کہ سوانح شروع کریں اور اللہ سے مدد طلب کرتے ہیں۔

آپ کی پیدائش مکہ میں ہوئی

پس ہم عرض کرتے ہیں کہ وہ عہد جس میں علم کے کئی پہلو ہو گئے' یا قریب ہے کہ اس میں اضطرابات' بے چینی اور خستگی کی کثرت ہو گئی' اور مکہ مکرمہ میں جہاں بیت الحرام ہے' یہیں ابوبکر' عبداللہ بن زبیر بن عیسیٰ بن عبیداللہ بن اسامہ بن

عبداللہ بن حمید بن زہیر بن الحارث بن اسد بن عبدالعزیٰ الاسدی' المکی' الحمیدی کی ولادت ہوئی۔

نامعلوم دن میں آپ کی ولادت ہوئی۔ ''الضعفاء'' میں عقیلی کا قول ہے کہ ان کے بارے میں کچھ حالات محفوظ نہیں ہے۔ محمد بن اسماعیل' خلیل بن یزید الباقلانی نے حدیث بیان کی' جس کی طرف حمیدی نے اشارہ کیا ہے' کہتے ہیں کہ ان کے والد نے ان کو دو حدیثیں روایت کی ہیں' کہا: ہم سے زبیر بن عیسیٰ نے' تحریف ہوئی میری طرف' حمیدی نے مجھ کو کہا: ہشام بن عروہ نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ اُم المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا:

میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کب (ایسا وقت آئے گا کہ) ہم نہ تو نیکی کا حکم دیں گے اور نہ ہی منہیات سے روکیں گے؟

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تمہارے اچھے لوگ بخیل ہو جائیں اور ادنیٰ درجے کے لوگوں میں علم آ جائے اور تمہارے بڑوں میں فریب دینا آ جائے اور تمہارے چھوڑوں میں اُمورِ مملکت کی باگ ڈور آ جائے۔

اس پر پیروی نہیں ہے اور اس کے سوا سے معلوم نہیں ہے۔

اور ذہبی نے میزان اعتدال میں اس کی پیروی کی ہے اور حافظ نے اس پر لسان المیز ان میں اضافہ کیا ہے اور نباتی نے عقیلی کے قول کے بعد کہا ہے: میری زندگی کی قسم! یہ (روایت) باطل اور موضوع ہے۔ اس کی شہادت قرآن و سنت دیتا ہے اور ابن حبان نے اسے ثقات میں شمار کیا ہے۔

بہر حال ان کے خاندانی حالات پر ماخذ و مصادر نے پردہ ڈال رکھا ہے اور ان کے ابتدائی زندگی کے حالات تاریکی کے پردے میں ہیں۔ ہم ان کی والدہ کے بارے میں کچھ نہیں جانتے' نہ ہی ان کی رفیقۂ حیات کے بارے کچھ معلوم ہے اور نہ ہی ان کی اولاد کے بارے میں کچھ خبر ہے۔ نہ اس دور کے حالات کا کچھ پتا ہے' لیکن ماخذ و مصادر سے اتنا معلوم ہوتا ہے جس پر سب متفق ہیں کہ وہ قرشی ہیں اور سلسلہ اُم المؤمن سیدہ خدیجۃ الکبریٰ بنت خویلد رضی اللہ عنہا ابن اسد تک جا ملتا ہے اور سلسلۂ نسب فاختہ بنت زبیر بن الحارث بن اسد سے اور ان کے بیٹے حکیم بن حزام بن خویلد بن اسد سے اور زبیر بن عوام بن خویلد بن اسد سے جا ملتا ہے۔ اور عبداللہ بن زمعہ بن الاسود بن مطلب بن اسد سے اور سب کے سب اپنے دادا ابن عبدالعزیٰ سے اور قصی میں سب کے سب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نسبت میں جا ملتے ہیں۔

یہ بات تو مشہور ہے کہ قریشیوں کا دستور تھا کہ اپنی اولاد کو صحراء کے دیہاتوں میں پرورش و پرداخت کے لیے بھیج دیتے تھے تاکہ جسم مضبوط ہو اور زبان میں فصاحت و بلاغت و بیان نہایت عمدگی سے پیدا ہو۔ تاکہ وہ دیہات کے بدوؤں کی زبان کو صاف و شفاف چشموں سے سیکھیں۔ اس سے پہلے کہ ان کی زبان میں کسی اور چیز کی آمیزش ہو اور نہ ہی ان کی شفاف زبان میں تکدر کا شائبہ پیدا ہو۔ پس ضروری ہے کہ حمیدی بھی دیہات میں بھیجے گئے ہوں گے اور وہیں پر شعر و زبان کی تعلیم حاصل کی ہوگی' کیوں نہیں! ان کے شیخ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ ''کسی کے لیے جائز نہیں کہ اللہ

کے دین میں فتویٰ دے جب تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کی کتاب کا جاننے والا' لغت میں صاحبِ بصیرت اور شاعری کے رموز سے آگاہ نہ ہو''۔

پس ضروری ہے کہ وہ قرشی ہیں تو لغت کے' نثر کے' شعر کے ادب سے آگاہ تھے' کیونکہ قرآن کریم کی زبان جسے طالبِ علم ابتداء ہی میں حفظ کرتا ہے جو کہ حدیث شریف کا منبع ومرکز ہے' سرچشمہ علم ہے۔

یہ مولود جس کا ذکر کتب تاریخ وسیر میں موجود نہیں ہے' چھپا رہا۔ مقامِ نزولِ وحی' بلدِ امین' مکہ مکرمہ' قلوب کے جھکنے کی جگہ اور اطمینان وامان کا وطن اور وہ شہر جہاں بڑے بڑے علماء اور زہاد جو زندگی کی متاع ہیں اور بیت اللہ شریف کے مجاور جنہوں نے عبادت کے لیے سب سے رشتہ منقطع کر لیا ہے' پیدا ہوئے۔ اور اطرافِ عالم کے وہ مہاجرین جن کی رو میں فتنوں کی ہوا سے اور بغاوت وسرکشی کے تیز دانتوں کے کاٹے جانے سے بچنے کے لیے اس مہبط وحی میں آ کر جمع ہو گئے ہیں اور امان واطمینان کے گیت گاتے ہیں کہ اللہ نے انہیں سرکشی اور ظلم وعدوان کرنے سے محفوظ رکھا' لیکن ہم اس عالم کا علمی نسب اور وہ مدرسہ جہاں علم حاصل کر کے یہ نکلے ہیں' اور وہ دور بھی جہاں قیام کیا' جانتے ہیں۔ ہمیں ضروری ہے کہ مختصراً عرض کریں کہ شیخین کے زمانہ میں فتویٰ دینے کے مرکز حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما تھے جو قرآن کریم اور سنت رسول کے ماخذ ومصدر کے حامل تھے اور قیاس اور رائے' کتاب وسنت کی فروع میں سے تھا اور وہ اجماع جو کتاب وسنت سے مستند تھا یا قیاس' اور اس لیے احکام میں اختلاف نہ ہونے کے برابر تھا' کیونکہ آپس کی مشاورت سے مسئلہ کا حل قرآن وسنت کی روشنی میں ہی طے کیا جاتا تھا۔ یا تو کتاب کے نص صریح سے یا اتباعِ سنت کے معروف طریقے سے ہی فتویٰ صادر ہوتا تھا' تو سبب اختلاف کسی صورت باقی نہیں رہتا تھا' مگر قیاس کی صورت میں اگر فتویٰ صادر ہوتا تو اختلاف کی صورت رہ جاتی تھی اور ان کا رائے پر اعتماد کم ہی ہوتا تھا۔

ہر شہر میں صحابی رہائش پذیر تھے اور اکثر مدارس کا قیام عمل میں آیا جہاں حدیث کی روایت کی جاتی اور فتویٰ جاری ہوتا تھا۔

تب حدیثِ رسول ﷺ کی ترویج وترقی کا قیام عمل میں آیا' کیونکہ ایک حدیث اگر ایک صحابی کے پاس تھی تو دوسرے کے پاس نہیں تھی' اور یہ حدیثیں ایک ہی کتاب میں جمع نہیں تھیں اور نہ ہی ایک شہر میں موجود تھیں تو فتاویٰ کی کثرت ہوگئی اور آرائیں متعدد ہوگئیں' اس سے نیز اختلاف کی کثرت ہوگئی۔

مدینہ منورہ میں اُم المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ۵۷ھ' حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ۷۳ھ' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ۵۸ھ ہیں' اس زمانے میں اہلِ مدینہ منورہ میں سے یہ تینوں اصحاب کرام راویانِ حدیث سب سے زیادہ فتویٰ دینے والے تھے۔ اور ان ہی کے گرد اہلِ مدینہ کا علم گھومتا ہے اور ان میں سے بزرگ تابعین نے اخذ کیا۔ ان میں حضرت سعید بن مسیب (۹۴ھ)' حضرت عروہ بن زبیر (۹۴ھ)' حضرت ابوبکر بن عبد الرحمٰن بن الحارث بن ہشام

المخزومی (۹۴ھ)' حضرت علی بن حسین بن علی بن ابی طالب (۹۴ھ)' حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود (۹۸ھ)' حضرت سالم بن عبد اللہ بن عمر (۱۰۷ھ)' حضرت قاسم بن محمد بن ابوبکر (۱۰۶ھ)' حضرت نافع مولیٰ عبد اللہ بن عمر (۱۱۷ھ)' ابن شہاب الزہری (۱۲۴ھ)' محمد بن علی بن الحسین الباقر (۱۱۴ھ)' عبد اللہ بن ذکوان (۱۳۱ھ)' یحییٰ بن سعید انصاری (۱۴۳ھ) اور ربیعہ بن فروخ (۱۳۶ھ) تھے۔

کوفہ میں ابو موسیٰ کے بعد ابن مسعود اور علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ منصب فتویٰ پر متمکن ہوئے۔ علقمہ بن قیس النخعی (۶۲ھ)' مسروق بن الاجدع ہمدانی (۶۳ھ)' عبدۃ بن عمر السلمانی المرادی (۹۲ھ)' اسود بن یزید النخعی (۹۵ھ)' شریح بن الحارث (۸۷ھ)' ابراہیم بن یزید النخعی (۹۵ھ)' سعید بن جبیر مولیٰ والبیہ (۹۵ھ) اور عامر بن شراحیل الشعبی (۱۰۴ھ) بھی تھے۔

بصرہ میں انس بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ (۹۳ھ) تھے۔

تابعین میں رفیع بن مہران ابو العالیہ الریاحی (۹۰ھ)' حسن بن یسار البصری (۱۱۰ھ)' جابر بن یزید ابو شعثاء (۹۳ھ)' محمد بن سیرین (۱۱۰ھ) اور قتادہ بن دعامہ السدوسی (۱۱۸ھ) تھے۔

شام میں معاذ اور ابو الدرداء کے بعد عبد الرحمٰن بن غنم اشعری (۸۷ھ)' ابو ادریس الخولانی (۸۰ھ)' قبیصہ بن ذویب' مکحول بن ابی مسلم (۱۱۳ھ)' رجاء بن حیوٰۃ (۱۱۲ھ) اور عمر بن عبد العزیز بن مروان (۱۰۱ھ) تھے۔

اور مصر میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے عبد اللہ بن عمرو بن العاص (۶۵ھ) تھے۔ تابعین کرام میں سے مرثد بن عبد اللہ الیزنی (۹۰ھ)' یزید بن ابی حبیب (۱۲۸ھ) تھے۔

اور یمن میں کبار صحابہ کے بعد طاؤس بن کیسان الجندی (۱۰۶ھ)' وہب بن منبہ الصنعانی (۱۱۴ھ) اور یحییٰ بن ابی کثیر مسند فتویٰ پر متمکن ہوئے۔

اور مکہ مکرمہ میں حبر اُمت' فقیہ العصر' امام التفسیر' جن کے سر پر رسول اللہ ﷺ نے اپنا یدِ مبارک مسح کیا تھا اور فرمایا تھا: اے اللہ! اسے دین کی سمجھ اور تاویل کا علم عطا کر۔ حدیث' تفسیر اور فتاویٰ کی باگ ڈور سنبھال لی تھی' تو اللہ تعالیٰ نے ان کا علم وفہم زیادہ کر دیا۔ رسولِ اسلام (ﷺ) کے چچا کے بیٹے جنہوں نے سیاست سے الگ تھلگ ہو کر بیت اللہ شریف میں تشریف فرما ہوئے اور علم تفسیر وحدیث کو درس وتدریس کے ذریعے نشر واشاعت عام کا اہتمام کیا۔

پس تشنگانِ علم اس صاف وشفاف علمی چشمے سے حصولِ علم کے لیے ایک دوسرے پر سبقت لے جانے میں کوشاں رہنے لگے اور اہل مکہ مکرمہ کا علم تفسیر وحدیث وفقہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے گرداگرد گھومنے لگا۔

اس مدرسے کے علم کو پھیلانے والی مشہور ترین شخصیت حضرت مجاہد بن جبیر رضی اللہ عنہ جو تفسیری علم کا خزانہ تھے' باقی تھے' متوفی ۱۰۳ھ اور حضرت عکرمہ مولیٰ ابن عباس رضی اللہ عنہم تھے جن کے بارے میں امام شعبی کا قول ہے کہ اللہ کی

کتاب کے زبردست عالم عکرمہ تھے جو باقی بچے ہیں۔ حضرت ابن جبیر رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا: کیا تم اپنے سے زیادہ عالم کو جانتے ہو؟ کہا: ہاں! حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ۔ (متوفی ۱۰۷ھ)

اور حضرت عطاء بن ابی رباح رضی اللہ عنہ جن کے بارے میں امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ میں نے حضرت عطاء بن ابی رباح رضی اللہ عنہ سے زیادہ افضل کسی کو نہیں دیکھا۔

اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اے اہلِ مکہ! تم سب مجھ پر جمع ہو جاتے ہو اور تمہارے پاس حضرت عطاء بن ابی رباح رضی اللہ عنہ موجود ہیں (متوفی ۱۱۴ھ) اور ابوالزبیر محمد بن مسلم بن قدوس ہیں' جن کے بارے میں یعلیٰ بن عطاء کہتے ہیں کہ وہ لوگوں میں سب سے زیادہ دانا اور زیادہ یاد کرنے والے تھے (متوفی ۱۲۷ھ)۔

شاہد ہم پر یہ واجب ہے کہ یہاں یہ ضرور کہیں: اگرچہ صحابہ شہروں میں پھیل گئے تھے اور مدارسِ فقہ کئی ایک ہو گئے تھے اور فتاویٰ کے حل کے لیے احادیث کی کثرت ہوگئی تھی' جو ان مدارس کے وسائل میں سے تھی' اور ایک کتاب پر ان کا اجتماع معدوم تھا۔ اور سیاسی اضطرابات اور گروہوں' جتھوں میں ان کے منقسم ہو جانے کی وجہ سے فتاویٰ میں کثرت سے اختلاف واقع ہوا' اگر مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کا وجود نہ ہوتا اور تمام مسلمانوں کے قلوب میں ان کا احترام نہ ہوتا اور اگر مکہ مکرمہ لوگوں کے مذاہب اور میلان کے باوجود ان کے حج کے لیے ٹھکانا نہ ہوتا تو مختلف شہروں کے علماء کا اتصال اسی وجہ سے نہ ہوتا تو علم زائل ہو جاتا۔ ان کے اس طرح حج میں ایک دوسرے سے ملنے ملانے سے علم باقی اور علم فقہ نے ترقی کی۔ نص صریح اور رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی حدیث کے بغیر کوئی بات قابلِ قبول نہ تھی' چنانچہ اس سبب سے مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں حدیثوں کی طرف خوب توجہ دی گئی اور رسول اللہ ﷺ کے اقوال و افعال سے ہی علم فقہ کا حصول ہوا۔

اصولِ فقہ وہ قواعد تھے جن کا جاننا اور اس کی پیروی کرنا اور اس سے مسائل کا استنباط کرنا مجتھد کے لیے ضروری تھا' ابھی اس کی تدوین و تصنیف مکمل نہیں ہوئی تھی۔

مدرسہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس کی ذمہ داری اُٹھائی کہ اس علم کو ایک طبقہ سے دوسرے طبقہ کو منتقل کر دے' یہاں تک کہ حضرت سفیان بن عیینہ' حضرت مسلم بن خالد زنجی' پس امام شافعی اور ہمارے صاحب یعنی عبداللہ بن زبیر الحمیدی تک پہنچا۔

اور سفیان بن عیینہ شیخ الاسلام اور حافظ (محدث) دوراں تھے' امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اگر مالک اور سفیان نہ ہوتے تو علم حجاز سے ضائع ہو جاتا۔ امام مالک دارِ ہجرت کے امام تھے اور سفیان مکہ مکرمہ میں علم کے امام تھے۔ ان کے شاگردوں میں امام شافعی' امام احمد بن حنبل اور ان کے سوا طالب علموں کا ایک جم غفیر موجود تھا۔

لیکن ان سب پر متقدم اور اہم ترین شخصیت' جامع حدیث اور ان کے اسلوب اور سنت پر عمل پیرا ابوبکر الحمیدی تھے۔

اس بات کی تائید میں محمد بن عبدالرحیم ھروی کا قول پیش کیا جا سکتا ہے۔

جن کا کہنا ہے کہ وہ (مکہ مکرمہ میں ۱۹۸ھ کو) آئے اور سفیان ان سے پہلے وفات پا چکے تھے' ہمارے آنے سے سات مہینے پہلے۔ تو میں نے لوگوں سے پوچھا کہ سفیان کے عظیم ترین شاگردوں میں سے کون ہے؟ تو مجھ سے الحمیدی کا ذکر کیا گیا تو میں نے ان سے ابن عیینہ کی حدیثیں لکھیں اور صرف الحمیدی ہی ان کے عظیم شاگردوں میں سے تھے' بلکہ ان کے اوّل شاگرد امام شافعی تھے۔

زکریا ساجی نے کہا: میں نے ابوداؤد کو کہا کہ کون اصحابِ شافعی ہیں؟ تو کہا: پہلے الحمیدی پھر احمد بن حنبل اور السیوطی ہیں' پھر یوسف بن یحییٰ المصری ہیں۔

امام حمیدی کا قول ہے کہ امام احمد بن حنبل نے مکہ مکرمہ میں ہمارے ساتھ حضرت سفیان بن عیینہ کی خدمت میں قیام کیا' تو مجھ سے ایک دن کہنے لگے: یہاں قریش کے ایک آدمی ہیں جن کو بیان و معرفت کا علم حاصل ہے۔

میں نے کہا: وہ کون ہے؟ کہا: محمد بن ادریس الشافعی۔

اور امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ عراق میں تشریف فرما تھے' ہمیشہ میرے ساتھ رہے اور مسائل و گفتار کا سلسلہ جاری رہا' جب ہم اُٹھے تو امام احمد نے حنبل نے مجھ سے کہا: کیسا دیکھا (یعنی کیسا پایا)؟ کہا: تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ قریش میں سے ایک آدمی ایسا ہے جس کو اس طرح کا علم و معرفت کا عرفان حاصل ہے؟ ان کی یہ بات میرے دل کو لگی' پس میں ان کے ساتھ بیٹھ گیا۔ ان پر غلبہ پایا اور امام شافعی کے ساتھ مصر کی طرف نکل گیا۔ امام شافعی وغیرہ نے گواہی دی ہے کہ الحمیدی حافظ (محدث) تھے۔

الربیع بن سلیمان کا کہنا ہے کہ میں نے امام شافعی کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ میں نے الحمیدی سے بڑا حافظ (محدث) نہیں دیکھا' انہوں نے سفیان سے دس ہزار حدیثیں حفظ کی تھیں۔

ذرا ان احادیث پر نظر ڈالیں: 25‘ 281‘ 282‘ 285‘ 305‘ 313‘ 315‘ 338‘ 348‘ 359‘ 378‘ 389‘ 587‘ 638‘ 1183‘ 1231‘ 1243۔ جو ان کی قوتِ حافظہ پر دلالت کرتی ہیں' دیکھیں! کہ جو حفظ کیں ان کو امانت و دیانت کے ساتھ منتقل کر دیا۔

العبر میں ذہبی کا قول ہے: اہل مکہ کے عالم و حافظ اور حجت تھے' اور الحمیدی حدیث و فقہ میں نیز امامِ حجت تھے اور اس بات کی شہادت اتنے علماء نے دی ہے کہ ان کا احاطہ کرنا مشکل ترین کام ہے۔ امام احمد بن حنبل رقم طراز ہیں کہ الحمیدی ہم میں امام ہیں۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے: الحمیدی ہمارے نزدیک امام ہیں۔ اور اسحاق بن راھویہ کا کہنا ہے کہ ہمارے زمانے کے ائمہ (حدیث) شافعی' الحمیدی اور ابوعبید ہیں۔

ابن ابی حاتم کا بیان ہے کہ (الجرح والتعدیل میں) وہ سفیان بن عیینہ کی مرویات کے بارے میں سب سے زیادہ مثبت تھے اور وہ ان کے تلامذہ کے سرخیل تھے اسی طرح وہ ثقہ امام تھے۔

اور ذہبی "تذکرۃ الحفاظ" میں رقم طراز ہیں کہ وہ دین کے بڑے اماموں میں سے تھے۔

اور حافظ ابن حجر "فتح الباری شرح صحیح بخاری" میں لکھتے ہیں: اور وہ ایک بڑے امام اور مصنف تھے۔

پس یہ ہیں وہ علمائے کرام جنہوں نے دنیا کو حدیثوں سے بھر دیا اور لوگوں کو فقہ کے سمجھنے میں مشغول رکھا۔

ان علماء نے ان کی امامت، عظمت، حفظ اور زمانوں پر مقدم ہونے کی گواہی دی ہے۔

انہوں نے اپنی صداقت ایمانی سے اندازہ لگانے کو حق سے رفع کیا تو اللہ تعالیٰ نے انہیں احترام وعزت کی چادر اوڑھائی۔

امام ذہبی کا قول ہے کہ وہ کثرت سے روایت کرنے والے نہیں تھے لیکن اس کے باوجود اسلام میں ان کی بڑی عظمت ہے۔

اور وہ (رحمۃ اللہ علیہ) اسلام کے معاملے میں بہت زیادہ غیرت مند تھے، مسلمانوں کے بہت خیر خواہ اور غیور تھے۔

یعقوب الفسوی کا قول ہے: الحمیدی نے ہم سے حدیث بیان کی ہے اور ہم نے ان سے بڑھ کر کسی کو اسلام اور مسلمانوں کا خیر خواہ نہیں دیکھا۔

بے شک انہوں (رحمۃ اللہ علیہ) نے اس دین کامل اور کامل شریعت کے ذریعے کامل نظامِ زندگی کی دعوت دی، ہدف کی طرف، مثالی مضبوطی کے ساتھ، محکم عدل کے ساتھ، انسانی معنویت کی بلند شان کے ساتھ، غالب پہلو کی طرف، نعمتوں کے سامان کی روشنی میں، بشمول فضائل، فرد اور معاشرے کے لیے متوازن تکلیف دہی، عالم خواب، امن وسلامتی کو مستقر بنا کر مکمل ادراک کیا، یہ ان لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے اس امانت کا بوجھ اُٹھایا اور نہایت دیانت وصدق کے ساتھ ان لوگوں کو یہ امامت سپرد کر دی جو صدق عقیدہ کے حامل تھے۔ جن کی کوشش تھی کہ اخلاص سے اس طرف توجہ کریں اور ان کی بصیرت اس دین کے حقائق کے حصول کے لیے تھی۔ اس کی گہرائی، اس کے اسرار و رموز اور اہم ترین مقاصد کا حصول تھا تاکہ انسانی معاشرہ اپنی عظیم غایت ومقصد کو حاصل کر لے۔ اس کے ذریعے تاریخ کے عظیم لوگوں کے بعد اسی عقیدتی، اخلاقی، قانونی منہج پر ترقی کرے جیسا کہ انہوں نے اسے اُٹھایا اور اس قدر ترقی کرے جیسی کہ پہلے ترقی کی۔

انہوں نے قرآن کریم اور سنت رسول کو اُٹھایا اور ان لوگوں کے آگے ٹھہرے رہے، جنہوں نے اس دین کی وحدت کو پورا کیا، جو اس دین کا مقصد تھا، یعنی اللہ تبارک وتعالیٰ کی توحید۔ اس توحید کی طرف جس کی طرف اسلام کی اہم عبادات، نماز میں ایک ہی امام ہوگا چاہے نمازی متعدد ہوں، ایک ہی صف میں اس امام کے پیچھے جب بھی جہاں بھی امکان ہو، انہیں درمیانی جلوس کے (قعدہ میں) ایک اشارہ اور قعدۂ آخری میں بھی سب کا ایک اشارہ ہو۔

ان ائمہ صادقین کے ساتھ جنہوں نے اللہ سے عہد کیا ہے کہ ساتھ ساتھ کھڑے ہوں گے، ان لوگوں کے خلاف جنہوں نے لوگوں کو حدیث وسنتِ رسول ﷺ سے متردد کر دیا ہے اور عقل کو فیصلہ کرنے والا ماننے کی دعوت دی ہے۔ یہ سنت جس نے مسلم معاشرے کو حلقہ در حلقہ راہِ راست پر ثابت قدم کیا ہے۔ ان لوگوں نے اپنی ہوا وہوس کی شکم سیری کے لیے عقل کو حکم مان لیا، یہ باطل پرست اوندھے منہ گریں گے۔

اور یہ کہنے لگے کہ قرآن میں جو کچھ ہے، کافی ہے۔ پس یہ وہ رسّی ہے جس نے شر کی ساری گانٹھوں کو جمع کر دیا ہے۔

حالانکہ یہ حدیثِ رسول ﷺ اللہ رب العزت کے حکم کا بیان ہے اور ان کے قول وفعل سے یہ مراد ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو کیا حکم دے رہا ہے۔

بے شک اس سنت پاکیزہ کی محافظ جنہوں نے اس سنت کو حفظ کیا۔

ابوعبداللہ الحاکم کا قول ہے: اہلِ مکہ کے مفتی، ان کے محدث اور سنت میں اہل حجاز کے لیے الحمیدی اس طرح ہیں جس طرح امام احمد بن حنبل اہلِ عراق کے لیے ہیں۔

ان کے لیے باعثِ فخر نیز یہ ہے کہ وہ سفیان بن عیینہ محدث ومفتی مکہ کے حدیثوں کے امین تھے اور ان کی روایتوں کے محافظ وامین اور ان کے بڑے تلامذہ میں سے تھے، اور ان کے بعد فتویٰ دینے میں مکہ میں لوگوں کے مرجع تھے۔

اور امام شافعی کے سفر وحضر میں ہمیشہ ساتھ رہنے والے اور ان سے انہوں نے روایت بھی کی ہے اور ان سے فقہ بھی حاصل کی ہے اور یہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے شیخ تھے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ان سے حدیثوں کا استخراج بھی کیا ہے اور شاید یہ اور دیگر بھی بہت سی صفات ہیں، جیسا کہ امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کی زبان پر جاری ہوا:

وہ صاحبِ سنت، صاحبِ فضل ودین تھے۔

اور یعقوب الفسوی کے قول کی طرف جائیں (جس کا پہلے ذکر ہو چکا ہے) کہ ہم نے ان سے بڑھ کر کسی کو اسلام اور مسلمانوں کا خیر خواہ نہیں دیکھا۔

اور ابن عدی اپنے قول کو اس بات سے جمال دیتا ہے کہ امام شافعی کے ساتھ گئے اور اچھے لوگوں میں سے تھے۔

اس میں اس روایت پر اعتماد کرتے ہوئے جس کی سند درست نہیں، جس کا حاکم نے اپنے شیخ سے استخراج کیا ہے، امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: ابن عبدالحکم اصحابِ شافعی میں سے تھے، پس ان کے اور امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کے درمیان امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی بیماری میں جدائی ہو گئی۔ پس مجھ سے ابوجعفر سکری، ربیع کے دوست نے حدیث بیان کی، کہا: جب امام شافعی بیمار ہوئے تو ابن عبدالحکم اور امام شافعی کی مجلس میں السیوطی تنازعہ شروع کیا تو السیوطی نے کہا: میں زیادہ حق دار ہوں ان کا تم سے۔ پس امام حمیدی آئے اور وہ مصر میں تھے، تو کہا: امام شافعی نے کہا کہ میری مجلس میں السیوطی سے کوئی بھی زیادہ حق دار نہیں ہے اور میرے اصحاب میں سے کوئی بھی ان سے زیادہ عالم نہیں ہے۔

تو ابن عبدالحکم نے کہا: تو نے جھوٹ کہا‘ تو امام حمیدی نے کہا: تو جھوٹا ہے‘ تیری ماں اور تیرا باپ‘ اس پر ابن عبدالحکم سخت غضب ناک ہوا تو اس نے شافعی مذہب چھوڑ دیا۔

ابن عبدالحکم نے مجھ سے حدیث بیان کی اور کہا کہ امام حمیدی میرے ساتھ ایک گھر میں تقریباً سال بھر رہے اور حضرت ابن عیینہ رضی اللہ عنہ کی کتاب عنایت کی‘ پھر جو کچھ میرے اور ان کے درمیان واقع ہوا تو انکار کر دیا۔ اس روایت کی وضاحت یہ ہے کہ جس میں السیوطی اور ابن عبدالحکم کے درمیان کہ مجلس شافعی میں اختلاف واقع ہوا اور الحمیدی نے السیوطی کی طرف داری کی۔

اور جو کچھ سبکی نے نقل کیا ہے‘ اس کی تائید کرتی ہے۔ اپنے ”طبقات“ میں ربیع سے روایت ہے کہ السیوطی اور ابن عبدالحکم کے درمیان امام شافعی کی بیماری کے دوران ان کے حلقہ (درس) کے بارے میں تنازعہ واقع ہوا‘ تو اس کے بارے میں خبر دی گئی تو انہوں نے کہا: حلقہ (درس) السیوطی کا ہے‘ لیکن جس نے امام شافعی کو خبر دی‘ جو واقعہ ہوا‘ پھر امام شافعی نے کہا: وہ بھی نقل کر دیا‘ پھر اس روایت میں اس کے نام کا ذکر نہیں کیا۔

سبکی نے اپنے ”طبقات“ میں السیوطی کا امام شافعی کے تائب ہونے کا قصہ‘ نیز اس طرح بیان کیا ہے۔ کہتے ہیں: ابوعاصم نے کہا کہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ پر فتویٰ دینے میں اعتماد کرتے تھے اور جب کوئی مسئلہ آجاتا تو اس کے حل کے لیے ان سے مشورہ بھی کرتے تھے۔

اور کہا کہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کے بعد ان کے اصحاب نے ان کی نیابت سنبھالی اور ان کے ہاتھوں سے علمائے کرام نکلے اور شہروں میں پھیل گئے اور آفاق میں امام شافعی کا علم نشر کیا۔

اور یہ قصہ ذہبی نے اپنی کتاب ”سیر اعلام النبلاء“ میں بیان کیا ہے‘ لیکن صرف امام حمیدی اور عبدالحکم کے درمیان مخالفت کا ذکر کیا ہے۔ ذہبی کہتے ہیں: جب امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی وفات ہوگئی تو امام حمیدی نے ان کی مسند صدارت سنبھالنے کا ارادہ کیا تو ان میں اور ابن عبدالحکم میں اس پر مقابلہ شروع ہو گیا اور ابن عبدالحکم کو مجلس شافعی کے حصول میں غلبہ حاصل ہوا‘ پھر الحمیدی مکہ مکرمہ واپس لوٹ گئے اور علم کی اشاعت شروع کر دی‘ ہم کہتے ہیں کہ جو الحاکم نے روایت کی ہے وہ ضعیف ہے۔

لیکن امام شافعی کے شاگرد کی ان کی نیابت میں السیوطی کو تقدم حاصل ہے جو اس بات کی گواہ ہے۔ اور وہ جو ذہبی نے قصہ بیان کیا ہے سنداً صحیح نہیں ہے‘ اور وہ جو واقعہ اس وقت ہوا جھٹلایا جاتا ہے۔ بے شک السیوطی امام شافعی کی مسند پر بیٹھے اور ان کی مجلس میں ان کی نیابت کے فرائض سرانجام دیئے اور ابن عبدالحکم الگ ہو کر ان کے حلقے سے دور ہو گئے۔

نیز ہم یہ اضافہ کرتے ہیں کہ الحمیدی نے امام شافعی کی شاگردی میں صحبت اختیار کی‘ تا کہ علم سے بھر کر اپنے وطن واپس ہو جائیں‘ اور انہوں نے صحبت اس لیے نہیں اختیار کی کہ اپنے وطن کے علاوہ غیر وطن میں رہنے کی نیت کریں‘ اور ان

کا مکہ مکرمہ کی طرف لوٹنا اور فتاویٰ صادر کرنا اور حدیث بیان کرنا اس بات کی تائید میں ہے جو ہم نے بیان کیا اور وہ ائمہ کرام کی صف اوّل میں تھے‘ وہ عظیم ائمہ میں سے تھے۔ اس کی یہ دلیل ہے کہ وہ اس سے دور تھے جس سے مروّت مخدوش ہوتی ہو اور اخلاق قویٰ کے خلاف ہو۔

اور ہماری نظروں میں ان سب کا سبب واللہ اعلم کہ الحمیدی نے ایک کتاب تالیف کی ”الردّ علی النعمان“ تو قوم کے لوگوں میں پھیل گئی۔ اللہ ہم کو ہدایت دے کہ وہ جس میں اختلاف کیا‘ حق ہے۔ بے شک اللہ جو چاہتا ہے اس پر قادر ہے۔

اور الحمیدی اپنے شیخ امام شافعی کی وفات کے بعد مہبط وحی لوگوں کے دلوں کے جھکنے کی جگہ اور امن وامان کے وطن (مکہ مکرمہ) واپس لوٹ آئے‘ تو اس میں بحیثیت محدث وفقہ کے قیام کیا اور اپنے علم کی اشاعت کی اور اپنے دین کو زیادہ کیا اور تمام افکار کو دور کر دیا‘ جو قرآن کریم اور حدیثِ رسول ﷺ کے دلائل کے خلاف ہوں‘ یہاں تک کہ اللہ کی ملاقات کا وقت آ گیا (۲۱۹ھ)۔ اللہ تعالیٰ انہیں اپنی رحمتوں سے ڈھانپ لے اور ہمارا اور ان کا حشر انبیاء اور مرسلین علیہم السلام شہداء اور صالحین کے ساتھ کر دے‘ بے شک اللہ سے خیر کا سوال کیا جاتا ہے اور بہت جلد جواب دینے والا اور قبول کرنے والا ہے۔

☆☆☆☆☆

امام حمیدی کے شیوخ اور ان کے شاگرد

وہ شیوخ جو علوم میں گلدستہ سے مشابہت رکھتے ہیں' ان ہی کی طرف شاگردوں کا رخ ہوتا ہے' تاکہ ان کے پھلوں کا رس خوب اچھی طرح سے نچوڑ لیں' اور ان کے اخبار اور تجربوں سے فائدہ حاصل کریں۔ اسی سے علم کے میدان میں قدموں کو رسوخ و پختگی حاصل ہوتی ہے اور ان تجربے زندگی کے میدان میں پکا لیے جاتے ہیں اور ان کے اخبار اس بازار میں برابر استوار ہو جاتے ہیں۔ مختصراً ان سے افادہ کے ساتھ عمریں اس کی عمر اضافہ کا سبب ہیں تو اس سے تفقہ فی الدین میں بھی اضافہ ہوتا ہے' اور عمیق و گہری معرفت حاصل کی جاتی ہے اور بردباری کی زینت سے آراستہ ہوتی ہے۔ علم کی طرف' حکم و دانائی سے زینت حاصل کی جاتی ہے اور شباب کے دور میں ہو تو اپنے جی کو اس طرح مائل کی جاتی ہے' جہاں ان کو ان کی صفات متعجب کرے اور اپنے جی کو ان کے اسلوب سے زینت بخشیں اور معانی کی گہرائیوں میں جا کر اپنے افکار کو غوطہ زنی سے اور گہرا کر دے اور جی کو بحث و درس پر صبر کی تلقین کرے اور اُمور کو مختلف پہلوؤں سے گھوما پھرا کر رائے دینے سے پہلے اس میں کوشش کرے۔

اور وہ شاگرد جس کے اساتذہ زیادہ ہوں' اپنی شان اور عظمت کو زیادہ کرتا ہے' کیونکہ وہ شاگرد جو صرف ایک ہی استاذ پر کفایت کرلے وہ ہر نازل شدہ پر بحث و مباحثہ کا محتاج ہوتا ہے۔ ہر جگہ جاتا ہے' پس بے شک اس شیخ کے سوا کوئی نسخہ حاصل ہو تو وہ اس جدائی سے بہت سے اساتذہ کا ادراک نہیں کرسکتا۔

پس کون ہیں وہ اساتذہ جن سے امام حمیدی نے علم حاصل کیا اور ان کے طریقوں سے تربیت حاصل کی اور ان کے ارشادات اور توجیہات کو حاصل کیا۔

☆☆☆☆☆

امام حمیدی کے مشہور ترین اساتذہ

ان کے مشہور ترین اساتذہ میں یہ شیوخ ہیں:

(۱) حضرت سفیان بن عیینہ رضی اللہ عنہ: امام' حجت' حافظ (محدث) محدث حرم' اہل حجاز کے سب سے زیادہ حدیث جاننے والے' احادیث کے جمع کرنے والے احکام کی حدیثیں جمع کرنے والے' اس کے ساتھ ہی امام شافعی کہہ چکے ہیں کہ میں نے ''ان سے زیادہ صاحب فتویٰ نہیں دیکھا'' اور اگر وہ علم کو حفظ یعنی جمع نہ کرتے تو علم ضائع ہو جاتا۔ امام شافعی کہتے ہیں: اگر امام مالک مدینہ منورہ میں اور امام سفیان مکہ مکرمہ میں نہ ہوتے تو علم حجاز سے ضائع ہو جاتا۔ الحمیدی نے تقریباً بیس سال تک ان کا دامن تھامے رکھا' تب جا کر ان سے ان کی وراثت حدیث حاصل کی اور مکہ مکرمہ میں فتویٰ کے اصل قرار پائے' جیسے کہ ان سے فتویٰ حاصل کیا' اسی طرح ورع و تقویٰ حاصل کی اور مشروط و اسباب کا وافر حصہ حاصل کیا۔

(۲) امام محمد بن ادریس الشافعی القرشی رضی اللہ عنہ: سنت کے معاون' فقیہ اسلام' اپنے زمانے کے سردار' علم کے امام' مسلمانوں کے امام' عرب کے فصیح شخص' بنو ہذیل کی شاعری کے حافظ اور ادیب کامل تھے۔ الحمیدی کو بہت ہی پسند آئے تو ان کا سایہ اپنے آپ پر لازم کرلیا۔ سفر و حضر میں خدمت میں حاضر رہے' ان سے روایت حدیث کی اور ان کا فقہ ان سے حاصل کیا' ان کے ساتھ مصر کا سفر اختیار کیا اور ان کے وفات کے بعد ہی ان سے ۲۰۴ھ میں جدا ہوئے۔

(۳) حضرت ابراہیم بن سعد بن ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عوف: عظیم محدث' فقہ کے امام' حجت وفات ۱۸۵ھ میں پائی۔

(۴) حضرت انس بن عیاض: ابوضمرہ' امام' محدث' فقیہ' طویل العمر چھیانوے (۹۶) سال تک کی زندگی گزاری۔ ۱۰۴ھ سے ۲۰۰ھ میں وفات پائی۔

(۵) حضرت بشر بن بکر البجلی الدمشقی التنیسی رضی اللہ عنہ: امام' حجت ۱۲۴ھ میں پیدا ہوئے اور دمیاط میں ۲۰۵ھ میں وفات پائی۔

(۶) حضرت حماد بن اسامہ بن زید ابو اسامہ رضی اللہ عنہ: امام' حافظ (محدث) کوفی ۱۲۰ھ کے قریب قریب پیدا ہوئے' وکیع کے مقابل کے تھے' متوفی ۲۰۱ھ۔

(۷) حضرت عبداللہ بن حارث بن محمد بن حاطب الحاطبی رضی اللہ عنہ۔

(۸) حضرت عبداللہ بن حارث بن عبدالملک المخزومی: ان سے امام مسلم نے روایت کی ہے اور دیگر چار اصحاب کتب نے بھی۔

(۹) حضرت عبداللہ بن رجاء بصری ثم مکی: عالم، صاحبِ حدیث، ۱۹۰ھ کے بعد وفات پائی۔

(۱۰) حضرت عبداللہ بن سعید بن عبدالملک اموی: قریش کے تمام فقہوں سے بڑھ کر فقیہ تھے۔ ۲۰۰ھ کے قریب قریب وفات پائی۔

(۱۱) حضرت عبداللہ بن یرفأ بنولیث کے مولیٰ۔

(۱۲) حضرت عبدالرحمٰن بن سعد المؤذن۔

(۱۳) حضرت عبدالعزیز بن ابی حازم سلمۃ بن دینار: امام، فقیہ ۱۰۷ھ میں پیدا ہوئے اور ۱۸۴ھ میں وفات پائی۔

(۱۴) حضرت عبدالعزیز بن عبدالصمد العمی: ثقہ، ثابت، حافظ (محدث) ۱۰۰ھ کے بعد پیدا ہوئے اور ۱۸۷ھ میں وفات ہوئی۔

(۱۵) حضرت عبدالعزیز بن محمد الدراوردی: امام، عالم، محدث، ۱۸۷ھ میں وفات پائی۔

(۱۶) حضرت علی بن عبدالحمید بن زیاد بن صفی۔

(۱۷) حضرت فرج بن سعید المأربی الیمانی۔

(۱۸) حضرت فضیل بن عیاض الامام، القدوۃ ثابت: بیت الحرام کے مجاور شیخ الاسلام تھے، ۱۸۷ھ میں وفات پائی۔

(۱۹) حضرت محمد عبید الطنافسی، الکوفی: حافظ (محدث) ۲۰۴ھ میں وفات پائی۔

(۲۰) حضرت مروان بن معاویہ بن الحارث: امام، حافظ (محدث) ثقہ ابوعبداللہ الفزاری الکوفی (۱۹۳ھ) میں وفات پائی۔

(۲۱) حضرت وکیع بن جراح بن ملیح الرواسی: الکوفی، امام، حافظ، محدث العراق ۱۲۱ھ میں پیدا ہوئے، یہ علم کے دریا تھے اور ۱۹۷ھ میں وفات پائی۔

(۲۲) حضرت الولید بن مسلم ابوالعباس الدمشقی: امام، حافظ، اہل شام کے عالم ۱۹۶ھ میں وفات پائی۔

(۲۳) حضرت یعلی بن عبید الطنافسی: امام، حافظ، ثقہ ۲۰۹ھ میں وفات پائی۔

یہ ہیں وہ علمائے کرام اور شیوخ کے ستاروں کے جھرمٹ جن کو امام حمیدی نے اپنے علم کے حصول کے لیے اختیار کیا۔ ان کی زندگی کے دوران ان کی کوششوں کے پھل کم و بیش چن چن کر حاصل کیے، ان میں سے بعض کے ساتھ لازم رہنے سے قدر و منزلت میں بلندی حاصل کی اور اپنا مقام بلند کیا، اور حق کے باحثین کے نفوس میں ثقہ اور پختگی کی آبیاری کی۔ باطل پرستوں کے گرداب، غلو کرنے والوں کے خواہشات سے بچتے رہے اور پھل پڑنے والوں کے دلوں کے خوف سے اطمینانِ قلب حاصل کیا۔

تلامذہ: شاگرد حضرات

یہ بات پہلے بیان کی جا چکی ہے کہ بے شک عظیم شیوخ اور ان کا بلند مرتبہ، ان کا وسیع مطالعہ اور تجربوں کی کثرت سے شاگرد کی شان بلند اور مرتبہ بلند ہوتا ہے۔ اور ہم یہ بھی کہیں گے کہ اساتذہ کی شان و منزلت اکثر اوقات شاگردوں کی ذکاوت سے ثابت ہوتی ہے، ان کے فائق ہونے اور علم میں ان کی قدرت و استعداد سے ہوتی ہے۔ شاگردوں کی کثرت سے بھی استاد کی علمی قابلیت اور قدر و منزلت کا اظہار ہوتا ہے۔

کیونکہ جس شیخ کی خدمت میں آنے کا ارادہ کرنے والے کثرت سے ہوں تو اس کا مرتبہ بلند مانا جاتا ہے اور اس کی شہرت ہر طرف پھیل جاتی ہے، پس کیا ایسا نہیں ہے کہ جو الحمیدی کے صاف و شفاف پرنالے سے نکل کر آئے ہوں تو کیا انہوں نے اپنے شیخ کی قدر و منزلت بڑھائی نہیں ہوگی؟

(۱) امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ: حافظ ابن حجر ''فتح الباری'' میں رقم طراز ہیں:

جس نے بھی امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی سوانح حیات لکھی تو اس بات کا خاص التزام رکھا کہ امام حمیدی رحمۃ اللہ علیہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے فقہ و حدیث میں استاذ رہے ہیں۔

امام بخاری نے اپنی صحیح میں روایت کی ہے اور اس روایت کو اپنی صحیح کا افتتاحی روایت بنا دی، ہجرت کرنے والے مسلمانوں کے اعزاز میں رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمان مبارک:

اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَاِنَّمَا لِكُلِّ امْرِیءٍ مَّا نَوٰی..........

امام بخاری نے اس کا اخراج الحمیدی سے کیا ہے، تمام دوسرے طرق کے بیان کے بعد الحمیدی سے روایت کے اخذ کا ذکر کیا ہے اور اس سے عالم مدینہ امام مالک جو امام دار الہجرت تھے، کا ذکر کیا ہے۔

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب ''فتح الباری'' میں رقم طراز ہیں:

گویا کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ سرورِ دو عالم ﷺ کے قول کو ایک مثالی طور سے ایک قریشی کی روایت سے شروع کرتے ہیں، تاکہ فقیہ ترین قریشی الحمیدی کی روایت سے شروع کی جائے۔

ان کو ایک اور مناسبت بھی ہے، کیونکہ وہ مکی ہیں اپنے شیخ کی طرح، پس یہ مناسب جانا کہ وحی کا ذکر سب سے پہلے کیا جائے، کیونکہ اس کی ابتداء مکہ مکرمہ سے ہوئی تھی، پھر امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کی روایت کا ذکر کیا، کیونکہ وہ مدینہ

منورہ کے شیوخ میں سے تھے اور یہ نزولِ وحی کا دوسرا اہم مقام ہے' اور مکہ مکرمہ بیت الحرام کے بعد تمام فضائل کا حامل حرم ہے۔

حاکم کا قول ہے: اور امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ جب ان سے (یعنی امام حمیدی سے) کوئی روایت اخذ کرتے تو ان کے سوا کسی دوسرے ثقہ راوی سے روایت نہ لیتے۔

پس امام بخاری ان کے اوّل بلند شہرت کے مالک شاگرد تھے' ۲۵۶ھ میں وفات پائی' ان کی عمر عزیز باسٹھ سال تھی۔

(۲) جس طرح کہ ان کی شاگردی سید الحافظ' امام عبید اللہ بن عبداللہ بن عبدالکریم نے اختیار کی۔ ابوزرعہ الرازی اسی کے محدث تھے۔

امام احمد کا قول ہے: اسحاق بن راھویہ سے فقیہ ترین شخص کوئی نہیں تھا' جس نے اس پل کو عبور کیا ہو اور زرعہ سے زیادہ حافظ (محدث) کوئی نہیں ہے' اور اسحاق بن راھویہ کا قول ہے کہ جس حدیث کو ابوزرعہ نہ جانے اس حدیث کی کوئی اصل نہیں ہے۔ اسی لیے ان کو ثقہ خیال کرتے' بشمول ان کی معرفتِ علمی کے سبب اور وہ مشہور حافظ (محدث) ہیں' انہوں نے چونسٹھ سال کی عمر میں ۲۶۴ھ میں وفات پائی۔

(۳) تیسرے شاگرد امام و حافظ' نقد نگار شیخ المحد ثین محمد بن ادریس بن المنذر ہیں' ابوحاتم الرازی جنہوں نے شہروں کے اطراف میں گردش کی اور متن حدیث اور اسناد میں کمال حاصل کیا' حدیثیں جمع کیں اور تصانیف کیں اور علم جرح و تعدیل میں کام کیا' تصحیح کی اور درستگی کی (حدیثوں کی)' علم کے دریا' فہم و فراست کے ماخذ کرنے والے ہیں' ۲۷۷ھ میں وفات پائی۔

(۴) ان کے شاگردوں میں حضرت محمد بن یحییٰ الذہلی ہیں۔ امام العلامہ' حافظ' فضیلت و جمال میں یکتا کے روزگار' شیخ الاسلام اور اہلِ مشرق کے علَم' بغداد میں ان کے سوائے امام احمد کے کسی کو جلالت حاصل نہیں تھی' ۲۵۸ھ میں وفات پائی۔

(۵) حضرت ابراہیم بن صالح شیرازی۔

(۶) حضرت احمد بن الازہر: امام' حافظ' ثابت' ابوالازہر العبدی نیشاپوری' ۲۶۳ھ میں وفات پائی۔

(۷) حضرت اسماعیل بن عبداللہ بن مسعود اصفہانی: امام' حافظ' ثابت' ہمیشہ سفر میں رہتے' فقیہ' ابوبشر صاحب الاجزاء اور الفوائد جس کی حفظ کی تاکید کی گئی۔ تقریباً ۱۹۰ھ میں پیدا ہوئے اور ۲۶۷ھ میں وفات پائی۔

(۸) حضرت بشر بن موسیٰ بن صالح الاسدی البغدادی: امام' حافظ' ثقہ' طویل العمر اور امین' ۱۹۰ھ میں حشمت و دبدبے والے گھرانے میں پیدا ہوئے اور ۲۸۸ھ میں وفات پائی۔

(۹) حضرت سلمہ بن شبیب: امام' حافظ' ثقہ' نزیل مکہ مکرمہ' ابوعبدالرحمٰن النسائی نیشاپوری' ۲۴۷ھ میں وفات پائی۔

(۱۰) حضرت عبید اللہ بن فضالہ بن ابراہیم النسائی: امام' ثقہ' ثابت' مامون' ۲۴۱ھ میں وفات پائی۔

(۱۱) حضرت محمد بن احمد القرشی۔

(۱۲) حضرت محمد بن عبداللہ بن سنجر جرجانی: مغرب میں سکونت پذیر ہوئے۔

(۱۳) حضرت محمد بن عبداللہ بن عبدالرحیم' امام' حافظ' ثقہ' ابوعبداللہ بن برقی' ان کی ایک کتاب بھی ہے' جس کا نام ''الضعفاء'' ہے' ۲۴۹ھ میں وفات پائی۔

(۱۴) حضرت محمد بن علی بن میمون: حافظ' ثقہ' ابوالعباس عطار الرقی' ۲۶۱ھ میں وفات پائی۔

(۱۵) حضرت محمد بن یونس النسائی: امام ابوداؤد نے ان سے روایت کی ہے' نہایت ثقہ محدث تھے۔

(۱۶) حضرت محمد بن یونس الکدیمی: شیخ' امام' طویل العمر' بزرگ حافظ (محدث) ابوالعباس بصری' قوتِ حافظہ میں کچھ کمزور تھے' ۱۸۳ھ میں پیدا ہوئے اور ۲۸۶ھ میں وفات پائی۔

(۱۷) حضرت ہارون بن عبداللہ: امام' حجت' ممتاز حافظ (محدث) ابوموسیٰ الحمال ۱۷۱ھ میں پیدا ہوئے' ان کے بارے میں کہا گیا ہے کہ اگر جھوٹ حلال ہوتا تب بھی اپنی پاکیزگی کی خاطر اسے چھوڑ دیتے' ۲۴۳ھ میں وفات پائی۔

(۱۸) حضرت یعقوب بن سفیان: امام' محدث' حجت' ہر دم مسافر' ابویوسف الفسوی ۱۹۰ھ میں پیدا ہوئے' ان کی ایک مرتب کردہ تاریخ بھی ہے جو فوائد سے پُر ہے اور نیز ان کو شیخت بھی حاصل ہے' ۲۷۷ھ میں وفات پائی۔

(۱۹) حضرت یعقوب بن شیبہ: بزرگ حافظ' علامہ' ثقہ' مسند کبیر کے مصنف' معلل ایسے کہ جس کی مثال نہیں ملتی' ۱۸۰ھ میں پیدا ہوئے اور ۲۶۲ھ میں وفات پائی۔

(۲۰) حضرت یوسف بن موسیٰ بن راشد القطان: امام' محدث' ثقہ علم کا خم تھے' ۲۵۳ھ میں وفات پائی۔

☆☆☆☆☆

امام حمیدی کے علمی آثار

سنت کے اعتبار سے امام حمیدی کا زمانہ ممتاز تھا' انہوں نے راویوں کو روایتوں کی لازمی تصنیف و تدوین سے آگاہ کیا تھا۔

یہ بات پہلے گزر چکی ہے کہ تصنیف سے ایک ہی موضوع کی احادیث کو جمع کرنا مراد ہے' مثلاً نماز کے بارے میں احادیث' روزوں کے بارے میں احادیث اور حج کے بارے میں احادیث اور دیگر' پھر تمام موضوعات کو ترتیب دے کر ایک کتاب بنا دی جائے' تقریباً ایک ہی وقت میں تمام اسلامی شہروں میں یہ فکر پھیل گئی۔ اسی لیے مؤرخین کے درمیان سنتوں کے لحاظ سے اختلاف واقع ہوا کہ کس کو فضیلت میں سبقت حاصل ہے' لیکن امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے سبقت کے بارے کسی کے درمیان اختلاف نہیں ہے کہ سب سے پہلے انہوں نے ہی صحابہ رضی اللہ عنہم کے اقوال اور تابعین کے فتاویٰ کو ملا جلا کر حدیث کی تدوین کی' ان کے علاوہ ایک گروہ نے انفرادی طور پر حدیثِ رسول ﷺ کی تدوین کی' جنہیں مسانید کے نام سے جانا جاتا ہے۔ جن میں سے تمہیں امام الائمہ کے فتاویٰ ملیں گے' مگر ایک مسند تصنیف کی جس میں راستے کا طریقہ اور زندگی کے سفر کا طریقہ اور ایسے نشان جو اللہ رب العزت کی طرف متوجہ کرتا ہے اور وہ فتاویٰ جن کا ان سے صدور ہوا' جمع کر دیئے گئے اور مسانید سے مراد ایسی کتب ہیں جن میں اس طرح سے حدیثیں جمع کی جائیں جو صرف ایک ہی صحابی کی روایتیں ہوں' چاہے صحیح ہوں یا حسن ہوں یا ضعیف ہوں' ان کے موضوعات سے قطع نظر' اسمائے صحابہ کے حروفِ تہجی کے اعتبار سے یا اسمائے قبائل کے ناموں کے اعتبار سے یا اسلام کے قبولیت میں سبقت کے اعتبار سے یا شرافتِ نسب کے اعتبار سے یا اور اس طرح کے کسی بھی اعتبار سے اور امام حمیدی رحمۃ اللہ علیہ ان ائمہ کرام میں سے ایک ہیں جنہوں نے علم کے میدانوں میں اپنے اپنے ہدف میں مسابقت کی ہے' تو انہوں نے بھی جو علمی آثار چھوڑے ہیں' جن کے نام ہم تک پہنچے ہیں آپ کی خدمت میں پیش ہیں:

(۱) کتاب الدلائل: اس کا ذکر حاجی خلیفہ نے کشف الظنون میں کیا ہے (ص:۱۸۱۴)۔

(۲) کتاب الرّدّ علی النعمان: بعض صاحبِ فضل نے اسے بغیر کسی وجہ سے الحمیدی کی طرف نسبت کی ہے۔ واللہ اعلم!

(۳) کتاب التفسیر: ان دو کتابوں (الثانی اور الثالث) کا ابن ابی حاتم نے ''الجرح والتعدیل'' میں ذکر کیا ہے۔ (ج ۸ ص ۴۰) جو محمد بن عمیر الطبری کے تذکرے پر شامل ہے۔ امام عبداللہ بن زبیر الحمیدی سے مروی ہے' کتاب ''الرد علی النعمان'' اور ''کتاب التفسیر'' الحمیدی سے' اس کتاب کی نسبت جو میری اطلاع تھی میں نے بیان کر دی اور

''لَا يَعْزُبُ عَنْهُ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ '' (سبا:۳)

(ترجمہ:) ذرّہ بھر چیز بھی اس سے پوشیدہ نہیں (نہ) آسمانوں میں اور نہ زمین میں۔

(۴) اور امام حمیدی کے علمی آثار میں سے جو ہم تک پہنچی ہے' وہ یہ مسند ہے جو انہوں نے اپنی زندگی کے مختلف سفروں میں تصنیف کی۔ سلوک میں مقوم' صحت میں رواں' خطا سے خالی۔

اس لیے تصنیف کی کہ فکری معرکوں میں ایک اسلحہ و ہتھیار کے طور پر استعمال کی جا سکے اور جس سے معاشرے میں بدعت و گمراہی سے بچا جا سکے۔

کیونکہ مسند کی تصنیف اس لیے کی' تاکہ ایک ایسے مثالی اسلام کا طریقہ اختیار ہو جو اسلامی شخصیت کی تعمیر ہو' جو رسول اللہ ﷺ کے اخلاق کی پوری پوری متابعت جنہوں نے اپنی جی سے کچھ نہیں کہا (لَا ينطق عَنِ الْهَوٰى) اس مسند نفیس نے مجھے بعض اُمور میں تحقیق کی طرف آمادہ کیا' شاید کہ اہم ہوں۔

(۱) یہ لطیف ترین نسخہ جس کی احادیث کی تعداد (۱۳۶۰) تک پہنچتی ہے' ان میں وہ حدیثیں بھی ہیں جن پر شیخین کا اتفاق ہے اور امام بخاری (۹۶) احادیث میں منفرد ہیں اور امام مسلم (۱۵۲) حدیثوں میں منفرد ہیں اور جب ہم نے جانا کہ کسی ایک علمی آثار کی تحدید کرنی چاہیے' پھر اس میں ہم نے فی صد ضعیف حدیثوں کو معلوم کیا تو سات فی صد ۷% سے بھی کم ضعیف روایات ملیں' یہ ان ہی کتابوں کی خوبی ہے جو نہایت نظافت سے تیار کی گئی ہیں۔

(۲) مسلمانوں کے درمیان سخت خصومت کا سبب ضعیف اور موضوع احادیث کا جمع ہو جانا ہے اور اس سے جو احکام منتج ہوتے ہیں اور ان میں سے اکثر اس بات سے لاعلم ہیں کہ اسلام کے دشمن اس کام میں مشغول ہیں کہ اسلام میں اختلاف پیدا کریں اور مسلمانوں کے درمیان تنازعہ پیدا ہو۔ یہ اتنا کیا اپنے رب کے گنہگار بن کے' تاکہ وہ لاعلم لوگ جو اس سے بچتے ہیں' اس گڑھے میں گریں۔ ناکامی' ضعف اور انکساری کے سبب۔

''وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ رِيْحُكُمْ '' (الانفال:۴۶)

(ترجمہ:) اور اللہ اور اس کے رسول کے حکم پر چلو اور آپس میں جھگڑا نہ کرنا (ایسا کرو گے) تو بزدل ہو جاؤ گے اور تمہارا اقبال جاتا رہے گا۔

اور اکثر لوگ اس سے لاعلم ہیں کہ مسلمان لوگوں میں بہتر ہیں' کیونکہ ان کی صف ایک ہے' جن اسباب کا ذکر پہلے کیا جا چکا ہے اور ان میں بعض کا تذکرہ ہم بیان کرتے ہیں۔

ایک ہی محلے میں ایک ہی مسجد میں باجماعت نماز پڑھنا' جبکہ دن میں پانچ بار اذان دی جاتی ہے کہ ایک ہی جگہ (مل جل کر) نماز پڑھیں' ایک دوسرے کو پہچانیں' ایک دوسرے سے مصافحہ کریں اور ایک دوسرے کو حق کی تلقین کریں اور ایک

دوسرے کو صبر کی تلقین کریں اور رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کی اتنی تاکید کی ہے کہ (باجماعت نماز) اس کو فرض قرار دے دیا۔

جمعہ کی نماز جہاں ایک بڑی تعداد جمع ہو جاتی ہے' جہاں خطبہ دیا جاتا ہے جس میں ہدف توحیدی افکار ہوتا ہے' نماز کی پابندی' عطف ومہر کی نشوونما کی جاتی ہے اور ان کے فہم کی گہرائی میں بیج بوئے جاتے ہیں' جس سے ان کی سمجھ میں استعداد پیدا ہوتی ہے۔

نمازِ عید جو سال میں دوبار ہوتی ہے' جب مسلمان شہر سے عیدگاہ کی طرف نکلتے ہیں اور خیرخواہی اور وصیتیں اس دائرہ میں وسیع تر ہوتی ہیں اور قریبی تعلقات میں اضافہ ہو جاتا ہے اور ایک ہی رسم ہوتی ہے' فکریں منتشر ہوتی ہیں' پھر سال میں ایک بار رمضان المبارک مہینہ آ جاتا ہے اور اس میں افطار کے وقت ملّی وحدت قائم ہوتی ہے اور کھانے سے رُکنا ایک ہی وقت میں ہوتا ہے اور ان میں بھلائی اور احسان کرنے' مہربانی کرنے کی نشوونما ہوتی ہے اور فقراء کے حقوق ادا کرنے میں نفس کا محاسبہ بھی ہو جاتا ہے اور اس مشارکت سے اسلامی معاشرے میں ایک خوشی کی لہر دوڑ جاتی ہے' ایک خوشی افطار کی اور ایک خوشی رب العزت سے ملاقات کی امید کی۔

پھر حج ہے' یہ ایک عظیم اسلامی مشاورت ہے' جس میں تمام مسلمان ہر جگہ سے ایک ہی جگہ جمع ہو جاتے ہیں' آپس میں تعارف ہوتا ہے۔ معارف وعلوم کا تبادلہ ہوتا ہے' معلومات کی نشر واشاعت ہوتی ہے' مشکلات واشکال کے حل کرنے میں ایک دوسرے کی مدد ہوتی ہے' رابطوں کو قوت حاصل ہوتی ہے' علم ومعرفت کا دائرہ وسیع تر ہوتا ہے' خرافات سے درگزر اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر میں اللہ کی اطاعت کی تجدید ہوتی ہے' یہ ہے مسلم کے لیے وہ فریضہ اگر اس کو چھوڑ دے تو معاشرہ سرگرداں' اس کی قوت مضمحل ہو جاتی ہے' جیسا کہ آج کل اسلامی معاشروں کا حال ہے۔

پس ہمیں سنت پر سختی سے عمل کرنے کی ضرورت ہے' یہ ہے وہ اسلامی عملی زندگی کی مثال' یہ وہ ہے جس سے قلوب کو اطمینان نصیب ہوتا ہے' کیونکہ مسلمان اس بات پر ایمان لاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف ایک رسول حق وہدایت کے ساتھ بھیجا ہے' اس نے اپنے رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قرآن دے کر بھیجا ہے جو زندگی کے اطراف میں سیاست ہو' اقتصادیات ہو' معاشرہ اور فنون ہو سب کی راہنمائی کرتا ہے۔

ہمیں چاہیے کہ ان تمام راہوں میں تحقیق کر کے توازن پیدا کریں اور یہ سب رسول اللہ ﷺ کی اتباع اور پیروی سے حاصل ہوتا ہے' جنہیں اللہ تعالیٰ نے رحمۃ للعالمین بنا کر بھیجا ہے۔

ہمیں سخت ترین ضرورت ہے کہ سنت صحیحہ کی طرف رجوع کریں' جس سے اذہان اور دلوں کے مراقبے سے فہم کے چشمے پھوٹ پڑیں۔ ایک انسان کامل ہو' جب اپنے اعمال میں کھڑا ہو اور اس عمل کے قیام کے دوران اللہ تعالیٰ کے لیے ایسا مراقبہ کرے کہ جس کے نتیجے میں فرد ایسے شہر حس میں نہ پڑے جس کا نتیجہ تکرار بغیر سمجھ کے ہو' جس میں نہ تو شوق وایثار

ہو بلکہ بغیر طمع کے اللہ کے یہاں سے ثواب کی غرض ہو اور اللہ کے عذاب الیم سے منحرف ہو کر اللہ کے احکام بجا لائیں۔

اس کا شافی علاج اللہ اور اس کے رسول کی دعوت کو قبول کرنا ہے اور یہ دعوت ہمیں اس وقت دی جب ہمیں زندگی کی نعمت سے نوازا' ہمیں شدید ترین ضرورت ہے اس بات کی کہ ایسی سنتِ صحیحہ ثابتہ پر عمل کریں جو ٹکڑے ٹکڑے ہوئے' ہوا وہوس کے میلانات سے بچنے کے قلع قمع ثابت ہو' تو معاشرہ جو تباہ وبرباد ہو چکا ہے' کیوں مزاجوں کے اختلاف اور ہوا وہوس معاشرے میں ایک ایسا پردہ حائل ہو جاتا ہے جو معاشرے کو اکائی نصیب نہیں ہونے دیتا اور زندگی کے اُمور میں تمام اُمور کی جہات مختلف ہو جاتی ہیں' تو اس کا نتیجہ پیچھے ہٹنا اور بُرے القاب سے یاد کرنا رہ جاتا ہے۔

اور اس سے ہمارے دینِ حنیف نے سختی سے روکا ہے' اسلام فرد کی حمایت اور معاشرے کی حفاظت کا شائق ہے' جو طریقوں کو منظم کرتا ہے' طبقوں کو چپکاتا ہے۔ اخلاق' رسوم وتقالید کو یکجا کرتا ہے' اگر شہر الگ الگ ہوں اور ایک جیسا کر دیتا ہے' باوجود یکہ معاشرتی وضع قطع اور اقتصادی احوال مختلف ہوں۔

پس فرد عمل مفید میں کوشاں رہے اور معاشرہ اسے آواز دے تو اپنے آپ کو بھول جائے اور معاشرہ اس فرد کا کفیل اور ضامن ہو' ہر اس چیز سے جس سے خوف لاحق ہو' چاہے کوئی معاشرہ ہو۔

نسخوں کا تعارف

(۱) النسخۃ العمریۃ' مکتبہ الاسد سے نقل کیا گیا نمبر (۱۰۶۳) سے اور گیارہ جز میں تالیف کیا گیا ہے' ہمارے نمبر کے حساب سے تقریباً ۳۷۸ صفحات پر مشتمل ہے' بڑے خوبصورت خط میں لکھا گیا ہے' کلمات کو بڑے ضبط سے تحریر کیا گیا ہے' بیس سے پچیس سطروں کے درمیان لکھا گیا ہے (یعنی ایک صفحے پر) اور ہر سطر میں (۸) آٹھ سے لے کر (۱۳) تیرہ کلمات ہیں' اور آپ کی خدمت میں اس کے ہر جز کا الگ الگ وصف بیان کیا جاتا ہے:

(الف) پہلا جز تالیف کیا گیا ہے' تیس صفحوں سے پہلے سے لے کر اور یہ غلاف ہے (کور ہے) جو اس کا نص ہے (پہلا جز مسند امام ابوبکر: عبداللہ بن زبیر القرشی' الاسدی' الحمیدی' المکی رضی اللہ عنہ۔

روایت ابی علی: بشر بن موسیٰ بن صالح بن شیخ عمیرۃ الاسدی' ان سے۔

روایت ابن علی: محمد بن احمد بن الحسن بن اسحاق الصواف' ان سے۔

اور یہ جز مسانید پر مشتمل ہے۔ ابی بکر الصدیق' عمر بن الخطاب' عثمان بن عفان' علی ابن ابی طالب' زبیر بن العوام' عبدالرحمٰن بن عوف' سعد بن ابی وقاص' سعید بن زید' عبیدہ بن الجراح اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم' اور بعض صفحوں کو نیچے رطوبت پہنچی ہے جس کی وجہ سے بعض کلمات مٹ گئے ہیں۔

(۲) دوسرا جز میں جو متن ہے (وقف ابن الحاجب مستقرہ بالضیائیۃ' بسفح جبل قاسیون' پھر ان صحابہ کا تذکرہ کیا جن کی

روایات اس جز میں لائے ہیں اور وہ ابوذر عامر بن ربیعہ' عمار' صہیب' بلال' خباب اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہم کی حدیث کی ابتداء میں جو الفاظ ہیں (بلغ علی ابن مسعود قرأة فی الاوّل) اس کے نیچے جو متن ہے' اس کو اللہ کے بندے احمد بن عبدالخالق بن محمد بن عبداللہ بن ابی ہشام القرشی رضی اللہ عنہ نے لکھا ہے۔

(۳) تیسرا جز (وقف ابن الحاجب مستقرہ بالضیائیہ بسفحہ جبل قاسیون) پھر ان صحابہ کا ذکر کیا ہے' جن کی روایات اس مسند میں بیان کی گئی ہے' اور یہ ہیں: حفصہ' اُم سلمہ' اُم حبیبہ' زینب' میمونہ' جویریہ' اسماء' اُم کلثوم' اُم ہانی' خولہ' اُم خالد' اُم الفضل' اُم ایوب' اُمیمہ' الربیع' اُم قیس' اُم کرز رضی اللہ عنہن۔ اور سیدہ عائشہ کی حدیث کے باقی کا ذکر نہیں کیا۔

اللہ کے بندے نے اس کو لکھا: احمد بن عبدالخالق بن محمد بن ابی ہشام القرشی عفی اللہ عنہ۔

(۴) چوتھا جز کا متن اس طرح ہے: (الجزء الرابع' وقف العز عمر بن الحاجب' مستقرہ بالضیائیہ' بسفح جبل قاسیون)

پھر ان صحابہ کا ذکر کیا جن کے مسانید کا اس جز میں ذکر ہے اور وہ اُم حرام' اُم شریک' بقیرہ' خولہ بنت قیس' اسماء بنت یزید' معاذ' ابوایوب' عبادہ' ابوالدرداء' زید بن ثابت' کبشہ' عمة حصین' اُم معبد' اُم سلیمان' اُم حصین' اُم عطیہ' فاطمہ بنت قیس' اسماء بنت یزید' سہل بن ابی حثمہ' سہل بن حنیف' رافع بن خدیج' عبداللہ بن زید' ابوقتادہ' ابوطلحہ' خزیمہ بن ثابت' سوید بن النعمان' قیس بن ابی عرزہ' عبیداللہ بن محصن' حذیفہ بن الیمان اور ابومسعود الانصاری رضی اللہ عنہم۔

اللہ کے بندے نے اس کو لکھا: احمد بن عبدالخالق بن محمد بن ابی ہشام القرشی' الشافعی' الدمشقی عفا اللہ عنہ۔

(۵) پانچواں جزء کے الفاظ (وقف مستقر بالضیائیہ بسفحہ جبل قاسیون' عمر بن الحاجب)

اس کے بعد ہی صحابہ کرام کے اسمائے گرامی اس جزء میں درج ہیں اور وہ یہ ہیں: العباس' الفضل' عبداللہ بن عباس' عبداللہ بن جعفر' اسامہ بن زید' ابورافع' حکیم بن حزام' جبیر بن مطعم' خالد بن ولید' عبدالرحمٰن بن ابی بکر' صفوان بن اُمیہ' عثمان بن طلحہ' عمرو بن حریث' مطیع بن الاسود' عبداللہ بن زمعہ' عمر بن ابی سلمہ' حارث بن مالک' کرز بن علقمہ' ابوشریح' ابن مربع الانصاری' مطلب' عقبہ ابن الحارث' عبداللہ بن عمرو بن العاص۔

اللہ کے بندے نے اس کو لکھا: احمد بن عبدالخالق بن محمد بن ابی ہشام القرشی عفا اللہ عنہ۔

(۶) چھٹا جزء' اس کا متن (وقف ابن الحاجب' مستقرہ بالضیائیہ بسفح جبل قاسیون)

اس کے بعد ہی ان صحابہ کرام کے نام درج ہیں جن کی روایات اس مسند میں درج ہیں اور وہ یہ: معاویہ' عبداللہ بن عمر' کعب بن عجرہ' براء بن عازب (رضی اللہ عنہم) ہیں' حدیث ابی سعید الخدری (رضی اللہ عنہ)

اس کو اللہ تعالیٰ کے فقیر: احمد بن عبدالخالق بن محمد بن ابی ہشام القرشی نے لکھا ہے' عفا اللہ عنہ۔

(۷) اس کے بعد ہی ان صحابہ کرام کے نام درج ہیں جو اس مسند میں ہیں اور وہ: ابوسعید الخدری' مغیرہ بن شعبہ' ابوموسیٰ

اشعری' جندب عبداللہ البجلی' شرید بن سوید' زید بن خالد الجہنی' قبیصہ بن المخارق' عصام المزنی' عبداللہ بن سائب' یعلیٰ بن مرۃ' سلمان بن عامر' اسامہ بن شریک' قطبہ بن مالک' حذیفہ بن اسید الغفاری' مجمع' عمران بن حصین' تمیم الداری اور مرۃ الفہری ہیں۔

اسے اللہ کے بندے: احمد بن عبدالخالق بن محمد بن ابی ہشام القرشی عفا اللہ عنہ نے لکھا ہے۔

(۸) آٹھواں جز: اس میں عروۃ البارقی' العلاء بن الحضرمی' سبرۃ' ابوواقد' ثابت بن ضحاک' عقبہ بن عامر' معاذ یا ابن معاذ' سائب بن خلاد' ابوالبداح' المستورد الفہری' سلمہ بن قیس' جرہد الاسلمی' الحکم بن عمرو' جابر الأحمسی' عمارہ' مخرش' کعب بن عاصم' سفیان بن زہیر' ابورمثہ' عبداللہ بن سرجس' قیس' یوسف' حبیب' عبداللہ بن زرقم' کعب بن مالک' عمہ یعنی کعب کے چچا' ابوثعلبہ' ایاس' حجاج' سعد بن محیصہ' عبداللہ بن زبیر' صفوان بن عسال' عبدالرحمٰن بن حسنہ' مالک الجشمی' وابصہ' وائل' عبداللہ بن معقل' عطیۃ القرظی' ابوجحیفہ' دکین' عدی بن عمیرہ' جابر سمرہ' عبدالرحمٰن بن ازہر' عمرو بن امیہ' عبدالرحمٰن بن یعمر' عروہ بن معتدس' سراقہ' ابن بحینہ' عثمان بن ابی العاص' بریدہ' ابوامامہ' بلال بن الحارث' ایاس' عدی' النعمان' بعداللہ بن اخرم' سہل بن سعد' ابن حنبش اور ابوہریرہ کے نام درج ہیں۔

(۹) نواں جزء پر جو متن ہے: (وقف العز بن الحاجب' مستقرہ بالضیائیہ' بسفحہ جبل قاسیون' اس کے بعد ہی یہ قول بقیة مسند ابو هریره)

اسے اللہ کے بندے احمد بن عبدالخالق بن محمد بن ابی ہشام القرشی' الشافعی عفا اللہ عنہ نے لکھا ہے۔

اور صفحات نمبر ۳۱۴' ۳۱۵' ۳۱۶' ۳۱۷' ۳۱۸' پر سماعات لفظوں میں آئیں گے۔ (ص ۷۷۔۸۵) انشاء اللہ تعالیٰ!

(۱۰) دسواں جز: (وقف ابن الحاجب' مستقرہ بالضیائیہ بسفحہ جبل قاسیون) اس کے ذیل میں سماع ہے' اس کے الفاظ ص ۸۵ سے آئیں گے' انشاء اللہ تعالیٰ!

اسے اللہ کے بندے: احمد بن عبدالخالق بن محمد بن ابی ہشام القرشی' الشافعی' الدمشقی نے لکھا ہے۔ عفا اللہ عنہ وغفر لہ ولوالدیہ والمسلمین اجمعین۔

(۱۱) (الجزء الحادی عشر' وقف ابن الحاجب' مستقرہ بالضیائیہ) اس کے بعد ہی سماعی الفاظ آئیں گے' هذا آخر المسند من رواية الحافظ العلم علی ابی علی: محمد بن احمد بن الحسين الصواف' علی ابی علی: بشر بن موسیٰ' عن الحمیدی (صاحب تالیف) مؤلفه اور یہاں پر ابی سعد سے سماع کا اختتام ہوتا ہے۔

ابی سعد محمد بن المطرز' علی ابی نعیم اور حافظ ابوطاہر سلفی سے سماع کا اختتام ہوتا ہے' علی ابی سعد المطرز سے' والحمد للہ حق حمدہ!

اب ہم صفحہ ۳۶۹ سے پڑھتے ہیں (اصول السنہ) کے انتہاء کے بعد کتاب کا آخر' والحمد للّٰہ رب العالمین وصلواتہ علٰی سیّدنا محمد النبی وعلٰی آلہٖ واصحابہٖ وازواجہٖ وذریتہٖ اجمعین وسلم کثیرًا ۔

اسے اللہ کے فقیر' اُمیدوارِ عفو وکرم اور خطاؤں کی طلبِ معافی کے ساتھ احمد بن عبدالخالق بن محمد بن ابی ہشام القرشی' الشافعی' الدمشقی نے لکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی' اس کے والدین کی اور تمام مسلمانوں کی مغفرت فرمائے۔

اور صرف یہی سماعات ہی نہیں جن کا ہم نے اشارۃً ذکر کیا ہے' مگر جو فخر واعتزاز اس نسخے کو حاصل ہے' اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ اس طرح کا اہتمام اور مثال کسی دوسرے نسخے کو حاصل ہی نہیں ہے۔

بے شک میں نے اسے شیوخ واساتذہ کی خدمت میں پڑھا جنہیں دنیا بھر کے لوگوں نے سنا' جن کی طرف نظریں اُٹھی ہوتی ہیں اور جن کی طرف دل مائل ہیں' ان لوگوں کے جو علم کی طلب میں ہر بلندی اور پستی سے آتے ہیں۔

اور ان شیوخ واساتذہ کو جو طلباء کو علم وطلبِ علم میں مشغول رکھتے ہیں' میں نے سنا ہے۔ جن لوگوں کو زندگی کی فریب دہی نے راہ چلنا مشکل کر دیا ہے اور اکثر وہ لوگ جو درس میں پڑھتے ہیں' ان شیوخ واساتذہ سے فوقیت لے جاتے ہیں' اور یہ تو کہا گیا ہے کہ اکثر شاگرد استاذ سے بڑھ جاتا ہے اور میں نے یہ تمام سماعیات ایک ہی جگہ بڑی ترتیب سے اصل سے لے کر جمع کر دی گئی ہیں۔ ان اشاروں کے ساتھ جو اس جگہ وارد ہیں اور حاشیے پر ان بعض شیوخ کا تذکرہ کر دیا ہے جن کے نام یہاں دیئے گئے ہیں۔ پھر مختصراً ان شیوخ وتلامذہ کا تذکرہ کر دیا ہے' جو اس کے ذیل میں آئے ہیں۔

اللہ تبارک وتعالیٰ سے عمل کی توفیق وحسن انجام کی اُمید ہے' جب وقت اجل قریب آ جائے!

سلسلۂ سماعات کی تفصیل

جس نے اس پورے جز اور اس کے بعد کو ابی بکر الحمیدی کے مسند سے شیخین' امامین' العالمین الحافظین شمس الدین ابی عبداللہ: محمد بن کمال الدین عبدالرحیم بن عبدالواحد المقدسی۔

اور جمال الدین ابی حامد: محمد بن علم الدین ابی الحسن: علی بن ابی الفتح محمود الحمودی الصابونی' ان کے سماع کے حق میں پوری کتاب شیخ موقف الدین المقدسی کی سند سے جو اس میں ہے' میں نے اس سے سنی۔

الشیخ حسین بن محمد بن مہران الستیونی اور ان کے بیٹے محمد۔

اور ابوبکر احمد ہمارے شیخ شمس الدین پہلے سننے والے اور شہاب الدین' احمد بن یونس احمد الاربلی اور حامد بن احمد البقعی۔

دمشق کے نواح میں مدرسہ الضیائیہ جو کوہِ قاسیون کے دامن میں واقع ہے' ۶۸۷ھ میں ماہِ شوال کے وسطی عشرے میں اس کی تصحیح کی گئی اور مثبت کہا گیا اور اپنے رب کی رحمت کے محتاج علی بن مسعود بن نفیس الموصلی' ثم حلبی عفا اللہ عنہ اور

اس کا رفیق ہوئے اسے لکھا' والحمد للہ!

جہاں دوسرے جز کا اختتام ہوتا ہے' سماع کا یہ متن ہے:

میں نے یہ تمام جزء اور اس سے پہلا کا: ہمارے شیخ' الشیخین' امامین' العلمین' العالمین' الزاہدین' الحافظین: جمال الدین ابی حامد: محمد بن علم الدین ابی الحسن: علی بن ابی الفتح: محمود الحمودی الصابونی کے سامنے پڑھا ہے اور شمس الدین ابی عبداللہ محمد بن کمال الدین عبدالرحیم بن عبدالواحد المقدسی (اللہ انہیں عزت دے اور اللہ اُن سے راضی ہو!)

شیخ موفق الدین رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے سماع کی ان کی سند سے' پس ؟؟؟ نے سنا۔

الشیخ حسین بن محمد بن مہران البیتونی' اور ان کے بیٹے محمد اور دونوں بیٹے دوسری دفعہ سننے والے ابوبکر احمد اور اسمار۔

اور شہاب الدین احمد بن یونس بن احمد الاربلی' شیخ عبداللہ بن مسلم الیولینی' عبداللہ بن محمد بن عبدالولی بن جبارہ' عامر بن احمد حباب المقدسیان' عبدالخالق بن عبدالرزاق بن مطر' اور ان کے بھانجے ادریس بن احمد بن محیی المکیان' صالح بن محمود بن محمد اور ان کے ماں جائے بھائی عبداللہ بن کامل بن عبداللہ البقیعان' آسیہ بنت عبداللہ' بیاض' البغدادی' حامد بن محمد بن ابی الحسن اور اسماعیل بن ابراہیم بن قاسم المجیجان ہیں۔ اور اس کی تصحیح ۶۶۸ھ کے ماہِ شوال کے دوسرے عشرے میں کوہِ قاسیون کے دامن میں واقع مدرسہ الضیائیہ میں کی گئی۔

اور اپنے رب کی رحمت کے فقیر علی بن مسعود بن نفیس موصلی ثم حلبی' عفا اللہ عنہ نے اسے لکھا ہے اور پہلے جز کو جنہوں نے سنا ہے' وہ یہ ہیں: الشیخ حسین اور ان کے بیٹے احمد' ہمارے شیخ کے بیٹے شمس الدین' شہاب الاربلی' حامد المجی نے اس کے سوا کوئی نہیں اور باقیوں نے فقط دوسرا جز سنا ہے' ان میں علی بن مسعود نے بیان کیا' اللہ ان کا ساتھی ہو اور السوعین (جن کی خدمت میں سنایا گیا) تمام سننے والوں کے روایت کرنے کی اجازت دی ہے' شرط کے ساتھ۔ (والحمد للہ!)

طویل سماع کا ذکر ہے اور صفحہ ۱۳۸۔۱۴۰' جو چوتھے جز پر ختم ہوتا ہے اور اس کا متن اس طرح ہے: (اس جز کو ان تمام نے سنا ہے اور الحمیدی کے چوتھے میں سے ہے اور وہ جو کہ اس کے بعد کے اجزاء ہیں' ہمارے شیخ محترم امام العالم' صدر کبیر' تاج الدین علم الاسلام' علامۃ العصر' فرید الدہر' ابی الیمن: زید بن الحسن بن زید الکندی' اللہ تعالیٰ نیک بختی ہمیشہ قائم رکھے! بہ حق سماع شیخ ابی محمد عبداللہ بن علی المقری ابومنصور خیاط کے خانوادے قراءت کے ذریعے ان کے صاحب الشیخ الامام المتقن محمد بن عبداللہ بن عبدالمحسن الانماطی الانصاری)۔

قاضی امام شرف الدین مسلمانوں کے چیف جسٹس ابوطالب عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن سلطان القرشی' اور ان کے بیٹے ابوالمعالی' اور ایک نوجوان مثقال بن عبداللہ الحبشی' الدکز بن عبداللہ الترکی' اور ان کے بھتیجے ابوعبداللہ: عثمان بن عبدالواحد اور بہت ائمہ مشائخ۔

ابوالفتح محمد بن ابی سعد بن ابی سعید البکری اور ان کے پوتے ابوالفضل محمد بن عمر' شہاب الدین ابوالمحامد' اسماعیل بن

حامد بن عبدالرحمٰن الانصاری القوصی' اور ان کے بھائی عمر' ابوعبداللہ محمد بن غسان الانصاری' ابوالحسن محمد اور ابوالحسین: اسماعیل ابی جعفر بن علی القرطبی کے دونوں بیٹے' ابواسحاق: ابراہیم بن محمد بن ابی بکر القفصی' ابوالفرج ابراہیم بن یوسف بن محمد بن البونی المصری' ابوالفضل: یحیٰی بن داماذ اسی طرح بن عبداللہ الناجی الکندی' اور اس کے جوان الطّوبغا بن عبداللہ الترکی' ابوعبداللہ الخضر بن عبدالرحمٰن بن الخضر السلمی' اور اس کے جوان عبداللہ الترکی' ابوالحسن علی بن المظفر بن القاسم النسی اور اس کے بیٹے ابوبکر محمد' ابوعبداللہ محمد بن میمون بن عبداللہ الشیحی' شہاب الدین ابومحمد عبدالعزیز بن عبدالملک بن تمیم الشیبانی المقری' فقیہ مودود بن محمود بن المنصور الشافعی خطیب بیت الابار' اور اس کے دونوں بیٹے ابومحمد (التکملہ: ابوحامد' عبداللہ' ابوعبداللہ: محمد' عبدالعزیز اس کے بھائی کے بیٹے ابن احمد بن یوسف المؤذن' ابوالمحامد: محمد بن علی بن محمد بن امام جمال الاسلام ابی الحسن: علی بن مسلم السلمی' ابوغالب المظفر' ابوالفتح نصر اللہ' محمد بن الیاس انصاری کے دونوں بیٹے' ابوالمکارم کے چچا کے دونوں بیٹے' تمام بن احمد بن عبداللہ' ابوالحسن: علی بن محمد بن عبدالصمد المصری السخاوی اور اس کے بیٹے محمد اور اس کے ماں جایا بھائی ابراہیم شکر بن ابراہیم السخاوی' یونس بن الخطیب' جمال الدین ابی الفضل محمد بن ابی الفضل بن زید القروسعی اور اس کے شاگرد عنقہ بن عبداللہ التوبی' ابومحمد اسماعیل' ابوعلی محمد بن اسحاق قاضی' بہاء الدین کے دونوں بیٹے' ابراہیم بن شاکر بن سلیمان التنوخی اور اس کے دو شاگرد ابن عبداللہ البرقی' عباد ورمام ابی طالب نصر بن محمد الحموی کے دونوں بیٹے۔ عرقہ بن سلطان بن محمد الحصکفی' محمد بن اسرائیل بن عبدالمعز' ابوالمحاسن سعید بن اسعد بن حمزہ التمیمی' اور اس کے بھائی کے دونوں بیٹھے ابوالحسن' ابوالمعالی اسعد اور چوتھے سال میں تھا۔ مظفر بن اسعد دونوں بیٹے' اقبال بن عبداللہ عتیق بکر بن سکر التمیمی' ابومحمد عبدالعزیز بن عثمان بن ابی طاہر' یوسف بن یعقوب کے بھائی کے بیٹے' ابوعبداللہ: الحسین بن ابی نعیم بن الحسین' اور اس کا بیٹا محمد الاربلیون' ابوالفتح' عمر بن اسعد بن المنجی التنوخی اور اس کا بیٹا ابوالفتح اسعد' عثمان بن ابراہیم بن خالد النابلسی' کامل بن عیسیٰ بن یوسف الحنفی' اس کا بیٹا علی' ابراہیم بن سالم بن کمال' نصر اللہ ابن علی بن حسین بن عبدان' ابوالحسین عبدالرحمٰن بن الخضر بن الحسین بن عبداللہ' ابومحمد بن عبداللہ بن محمد بن محمد بن الحسین' عبدان' عمر ابن عبدالرحمٰن بن عبدالواحد بن ہلال اور عبدالرحمٰن بن عبدالواحد کے بھتیجے' ابوعمیر محمد بن عبداللطیف' محمد بن رجاء بن عمر القرشی المصری' خلیل بن عبدالرحمٰن بن ابراہیم' عبدالرحمٰن بن احمد بن القاسم الاسری' الحمیصان' علی بن محمد بن زید الحسینی العبدی' ابومحمد السخاوی اور ان کے دونوں بیٹے' عبدالرحمٰن اور عبدالرحیم' علی بن یوسف بن محمد الاصبہانی المصری' عبد بن اسحاق بن عبداللہ............ علی بن ابی بکر بن الحسین التمیمی' محمد بن ابی طالب بن یوسف الموصلی' احمد بن نعیم بن احمد بن جعفر النابلسی' سلیمان بن علی بن............ الکرخی' ابوالقاسم بن احمد بن علی اللخمی' ابوبکر بن............ بن موسیٰ الدمشقی' ابوالعباس علی بن اسماعیل بن ابی الوفاء المالکی' اور اس کا بیٹا اسماعیل' عمر بن یوسف بن ابی............' ابراہیم بن ابی............' ابراہیم بن عبدان بن فائد الحنفی' ابوالقاسم بن ابراہیم بن سالم الدمشقی' علی بن عبداللہ بن ابی الفضیل الانصاری' نصر بن منصور بن نصر النابلسی'

عباس بن ابراہیم بن حسن الدمشقی' محمد بن مصلح بن عبداللہ' ابوالعباس بن عبدالعزیز بن احمد بن............' نصر اللہ بن عازم الحنفی۔

باقی ماندہ نام: ابوعبداللہ محمد بن عمر بن عبدالکریم بن مالکی' محمد بن ابراہیم بن علی الانصاری' ....' نصر اللہ بن عبدالواحد بن علی بن الایسر' اور اس کا بیٹا عبدالواحد' علی بن محمد بن علی الموصلی القاضی' اور اس کا بھائی احمد' ابوعبداللہ محمد' ابن السرح طاہر حکیم ابی الفضل کے بیٹے الفرج اور اس کے شاگرد دونوں سنجر' ....' تمام بن اسماعیل بن تمام البلخی' ابراہیم بن عبدالعلی بن ابراہیم القرشی' محمود بن لؤلؤ بن عبداللہ' یوسف بن عبداللہ التلمسانی الضریر' محمد بن احمد بن عدی الکندی' سفیان بن علی بن عمر الکلفر طابی' علی بن محمود بن ینہان اور اس کا شاگرد یاقوت بن عبداللہ الہندی' یوسف بن ابی الفرج بن المہدی' اور اس کے بیٹے عبدالعزیز اور احمد' رشید بن داؤد بن حسان الواسطی' یحییٰ بن حضر بن یحییٰ الارموی' یحییٰ بن احمد' یحییٰ بن احمد بن زبیر بن سلیمان البغدادی' علی بن خضر بن بکران' یحییٰ بن ابی الفجر بن خالد' ابراہیم بن موہوب بن یحییٰ' اور اس کا بھتیجا ابوالقاسم بن الحریون' محمد ابن سعد بن نصر بن القواس' ابراہیم بن ابی محمد بن سبع البعلبکی' ابوالبرکات بن عبدالوہاب بن ابی الفرج الدمشقی' اور اس کے دونوں بیٹے عمر اور علی' عبدالمحسن بن عبدالحلبی' عتیق سعد الدین' عمر بن............ بن عصام' عبدالوہاب بن عباس بن عمر العرضیان' اقبال بن عبداللہ عتیق' جمال الدین شکر بن مرزبان' شاکر بن عکاشہ بن مخلوف العنسی' ابوبکر بن ابی الفتح بن عبدالمولیٰ الازدی' ممدود بن علی بن مدود الأدی' صدقہ بن عبداللہ بن ابی النصر النصبی' مظفر بن احمد بن طریف اور اس کے بھائی عبدالعزیز' عبدالہادی بن عبدالرحمٰن بن ابی البقاء القرشی' محمد' ابراہیم' اسماعیل' عمر اور اولاد علی بن محمد بن جمیل المالقی' حطیب القدس' ہبۃ اللہ بن السید بن ابی الفرج البیرونی' داؤد بن علی بن ابی بکر الخلاطی' المصری اور اس کا بیٹا علی' ....بن الیاس بن مسلم بن معدان الدلال اور اس کا بھائی بیرم' مسعود بن برطش بن عبداللہ الخیاط' بریعش ابن عبداللہ الریحانی' عبدالواحد بن مسعود بن............' عمر' عثمان' علی' اولاد بریعش بن عبداللہ المطی' علی بن محمد بن ابی الفوارس المکی' ابومحمد عبدالجلیل بن عبدالجبار بن عبدالواسع الابیہوی' یسار بن ابی منصور بن بشار الابہری' ابوبکر بن عبداللہ الترکی الجمالی' حامد بن سعید بن احمد الصمدانی الصوفیون' ابومحمد: بدر بن ابی الفتح بن بدر العطا' اسماعیل بن ابی الحسنی ربیب سلیمان الاسعردی' محمد بن بدران بن شبل' عبدالعزیز' عبداللہ' دو بیٹے عبدالملک بن عثمان الفتح حنفی اور اس کا بھائی ابراہیم' سلیمان بن یوسف بن محمد الاصبہانی' محمد بن علی بن محمد الاصبہانی' محمد' ابوالقاسم دونوں بیٹے ابی المعالی' محمد بن علی بن محمد المالینی' اور ان دونوں کے بھائی منصور بھی حاضر تھے اور وہ چار سال کی عمر کے تھے' عبدالرحمٰن بن غالب بن عبدالرحمٰن العسقلانی' عبدالعزیز بن محمود بن............ المصری' سالم بن ناجی برجم المصری' حلوسیکبر بن لوری بن حکرمش الموصلی' محمد بن اسعد بن عبدالرحمٰن بن جعفر' محمد بن احمد بن عبدالسلام بن مصباح الصنہاجی المؤذن اور اس کے بیٹے احمد اور محمود اور اس کے بھتیجے عبدالعزیز بن علی بن احمد' عبداللہ بن جمعہ بن عبدالاحد' علی بن یوسف بن خضر الحلبی اور اس کے بھائی محمد' مظفر اور داؤد' عبدالکریم بن نجم بن

الحنبلی کے بیٹے' اور ان کے چچا کے بیٹے یحییٰ بن عبدالکریم بن نجم اور ان کے بھائی ابراہیم چار سال کی عمر میں حاضر تھے' حسنی بن فرح بن والی الضریر المصری' عبدالرحمٰن بن رستم بن ناصر بن عبداللہ المصری' عبدالرحمٰن بن محمد بن ابی ابکر الغرافی' عبداللہ بن جمعہ بن عبدالاحد الریحانی المصری' محمد بن سلیمان بن محمد النہاوندی' احمد بن عبداللہ بن محمد بن محمد الشریفی التمیمی' غازی ادریا بن عبداللہ السراج' وشرف بن عوض بن سوار المصری' احمد بن ابی الزبیر بن عبداللہ الحدیری' مجد اور علی بیٹے احمد بن احمد بن محمود سمرقندی' عمر بن ابراہیم بن علی النابلسی' سلیمان بن داوٗد بن احمد الجیرانی' یوسف بن ابراہیم بن نصر اللہ الشافعی' رضوان بن محمد بن عبدالکریم بن ابی الحسن الدمشقی' ہبۃ اللہ بن ابی البیان النابلسی' محمد بن اسماعیل ابن اسعد المہبار' عمر بن صالح بن ابراہیم الواسطی' سلامہ بن ہاشم بن محمد الطرائفی' ابوطالب بن ملاعب بن والی' مسعود بن علیہ بن محمد المغربی' موسیٰ بن عبداللہ بن عبدالباری الحنفی' مبارک بن عثام یا جاسم البدوی' ابوالقاسم بن ابی الزبیر بن ابی الحسن الصغار' حسن بن عبدالجبار بن یوسف' عقیل بن عمر بن عقیل التذمری' محمد بن ابی القاسم بن محمد بن اسعد بن الحکیم الغرافی' اور اس کا بھائی ابوطالب' محمد بن عبدالرشید بن المرید' یعقوب بن عبداللہ صاحب عبداللہ البدوی' اور اس کا بھائی یعقوب مجزر بن ابراہیم بن ابی بکر الکرمانی اور اس کا بیٹا محمود' موسیٰ بن یونس' ابن القاسم الواعظ الغزنوی' یوسف بن عبدالمنعم بن نعمۃ اللہ المقدسی' عبدالرحمٰن بن علی بن حسن الدلا' ایوب' یعقوب' دو بیٹے خضر بن ایوب الماردینی' عبدالجلیل بن عبداللہ الخرافی الضریر' علی بن عبدالکریم بن عبدالرحمٰن البعلبکی' محمد اور نصر دونوں بیٹے' ابی الفضل بن ناصر الانصاری' عبدالوہاب بن علی بن موسیٰ' ابوبکر ابن محمود بن کلاب' عبدالوہاب بن خالد بن ملیح العرضی' ابی الحسن بن عبدالمنعم' علی بن ابراہیم بن نصر اللہ الخیمی' عبدالکریم بن خضر بن سیدھم اور اس کا بیٹا ابوالنجم' قاسم بن حوش بن محمد۔

اس جماعت کے باقی نام جنہوں نے مسند الحمیدی کے آخری چوتھے جزء کی ان سے سماعت کی ہے' یعنی: امام' علامہ تاج ابی الیمن سے: زید بن الحسن الکندی ساتھ قراءت کے تقی الدین حافظ اسماعیل بن عبداللہ بن الانماطی سے ابو.......... الدمنی' ابراہیم ابن یوسف بن عبداللہ الحبشی' الیاس بن ابی الحسن الدمشقی............ بن ثابت' عمر بن عثمان بن محمد الضریر بن البغدادی' محاسن بن طالب بن عبداللہ......' عمر بن ابی القاسم بن نضر الانصاری' عبدالوہاب بن عبدالجبار' عمر بن احمد الشافعی' علی بن محمد بن علی العلوی البغدادی' محمد بن محمد بن احمد الشاطبی' عبدالرحمٰن بن علی بن اسماعیل الصقلی' صالح بن عثمان بن غانم الضریر المصری' ابومجوز: محمد بن ابی بکر المرستانی' اور اس کا بیٹا علی' ابراہیم بن ابی منصور بن ابی الفتح الریحانی اور اس کا بیٹا محمد' احمد بن نصر اللہ بن ابی الحسنی الدمشتی اور اس کے دونوں بیٹے محمد اور عمر............ سلطان بن علی الحلبی' ابوبکر بن ابراہیم بن علی الطامالی' عبدالرحمٰن بن بدران بن ابراہیم الحنفی' احمد بن عبدالرحمٰن بن علی' عبدالمحسن ابی حسینی بن ابی القاسم الابیناسی' ابوبکر محمد بن خلیفہ الانصاری' اور اس کے بھائی کے بیٹے ابوالمفلح' عثمان اور ابومحمد: القاسم' ابومحمد: عبدالوہاب' محمد بن برکات کی اولاد صالح بن عبد............ بن صالح' حطلباء بن عبداللہ عتیق بن الصوفی' علی بن عیسیٰ بن سیصیص' اسماعیل عش'

عتیق شیخ الدین ابی بکر المروزی' عبداللہ بن محمد بن صبرہ اور اس کا بیٹا عیش' عمر بن عمر بن بلزق' ابوبکر بن مہاجر بن عیسیٰ الصقلی' عبدالرحیم بن عبدالمنعم بن بدران المقدسی' یوسف بن ابی الغنائم بن علی' ابراہیم۔

پہلے شیخ کی اجازت سے: ابن شحنہ' شیخ ابی طالب سے' عبداللطیف بن محمد بن علی حمزہ بن القبیطی۔

اور دوسرے شیخ کی سماع کے ذریعے: حافظ جمال الدین المزی' شیخ علاء الدین سے' علی بن بلیان بن عبداللہ المشرف' الناصری' ماہ ربیع الآخر میں ۶۸۱ھ میں' کہا: ابوطالب نے خبر دی: عبداللطیف بن محمد بن علی القبیطی' جس کا ذکر پہلے کیا جا چکا ہے اس پر قراءت کی اور میں سن رہا تھا' کہا: خبر دی ہم کو شیخ ابوالمعالی احمد بن عبدالغنی بن محمد بن حنیفہ الباجرائی' میرے چچا کے قراءت کے ساتھ اور میں سن رہا تھا' رجب کی ساتویں تاریخ ۵۶۰ھ میں۔

اور ان حروف کے کاتب کے سماع کے ساتھ محمد بن محمد بن حسین بن بناتہ' شیخ رشید الدین بن عبداللہ محمد بن القاضی علم الدین ابی محمد: عبدالحق بن مکی بن صالح ابن علی بن سلطان بن الرصاص القرشی' اس کی قراءت کے ساتھ' اس پر اس کے اصل سماع سے ۶۸۵ھ کے بعض مہینوں میں بمقام مسجد شافعی' اگر والد نے سننا چاہا' مصر کے اطراف میں' خبر دی ہم کو شیخ ابوعبداللہ: محمد بن عماد بن محمد الحرانی' ان پر قراءت کی اور میں سن رہا تھا' ۶۲۷ھ میں اسکندریہ کے سرحدوں کے علاقے میں' کہا: خبر دی ہم کو شیخ ابوالحسن نے' سعد اللہ بن سعید الدجاجی' حافظ ابی محمد کی قراءت سے' عبدالعزیز بن الاخضر اور میں سن رہا تھا' اپنے ماموں ابی الثناء کے ساتھ: حماد بن ہبۃ اللہ الحرانی' ماہ محرم الحرام میں ۵۶۴ھ میں۔ دونوں نے کہا: خبر دی ہمیں ابومنصور نے: محمد بن احمد بن علی الخیاط المقری' اس پر پڑھا اور وہ سنتا تھا' ابوطاہر عبدالغفار بن جعفر بن زید المؤدب نے خبر دی۔ ابوعلی نے ہم کو خبر دی: محمد بن احمد بن صواف' ابوعلی نے خبر دی: بشر بن موسیٰ بن صالح بن شیخ بن عمیرۃ الاسدی' ابوبکر نے ہم کو خبر دی: عبداللہ بن الزبیر بن عیسیٰ الحمیدی' اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرمائے! یہ قراءت شیخ العالم الحافظ فخر الدین ابی الفرج' عبدالرحمٰن بن محمد بن عبدالرحمٰن بن محمد بعلبکی الحنبلی۔

آٹھویں جزء کے اوّل سے لے کر آخر تک اور دسواں جزء اور یہ وہ تمام سماعت کا اندازہ ہے جو اس تاریخ میں اس کتاب کی سماعت کی گئی ہے۔

اور الشیخ عالم حافظ کی قراءت میں' محبّ الدین ابی محمد عبداللہ بن احمد بن حافظ محبّ الدین احمد بن محمد بن ابراہیم المقدسی سے نوواں جز اور گیارھواں جز اور آخر کتاب تک۔

اور دوسری قراءت شیخ محبّ الدین جو شیخ فخر الدین نے پڑھا تو اسے شیخ مذکور نے مکمل کیا' پوری کتاب کا سماع کیا' قراءت اور سماع مقربین کی جماعت پہلے قاری کے دونوں بیٹے: محمد بن الفقیہ تقی الدین عبداللہ اور محمد بن فقیہ محی الدین: دو سال کی عمر میں اور ان دونوں کے چچا مذکور اور وہ مبارک بن عبداللہ الحبشی اور دونوں بیٹے ابوبکر محمد' ابوالفتح احمد' دوسرے قاری کے بیٹے' فقیہ العالم عماد الدین اسماعیل بن عمر بن کثیر بن صنوء القرشی۔ ابن حجر کی کتاب ''الدرر'' میں: القبسی الشافعی

اور ان کی زوجہ امۃ الرحیم زینب بنت ہمارے شیخ' علامہ حافظ جمال المزی' دوسرے سننے والے اور ان کی بھتیجی خدیجہ بنت الشیخ المحدث زین الدین ابی القاسم' عبدالرضی اور ان کے دسرے بیٹے اور ان کی بھتیجی خدیجہ بنت شیخ المحدث زین الدین ابی القاسم عبدالرحمٰن اور ان کے بیٹے عبداللہ بن فقیہ تقی الدین محمد بن صدرالدین سلیمان بن عبداللہ' ابوبکر ابن محمد بن محمد بن عبداللہ بن سلیمان الجعری' شیخ محدث الفاضل' شمس الدین ابوالثناء' محمود بن خلیفہ بن محمد بن خلف المنجی تم الدمشقی اور ان کے شاگرد نوح بن عبداللہ الحبشی' الشیخ بدرالدین الحسن بن علی بن محمد البغد ادی الصوفی' شیخ شہاب الدین ابوالعباس' احمد بن عبدالرحمٰن بن ابی بکر الوانی الغراء اور اس کا بیٹا موسیٰ' شیخ محدث تقی الدین احمد بن العلم بن محمود الحرانی اور ان کے دونوں بیٹے عبداللہ' بہ عمر چار سال' وہ نام جو مجھے ملے' زینب بنت علی بن الاکائی' محمد بن احمد بن علی بن احمد بن قسطہ الصغار' محمد بن محمد بن اسماعیل بن العفیف الحرانی الباجرائی' محمد بن منصور بن عمر الحداد النوذیری' محمد بن العماد بن طاہر بن یونس الواسطی' محمد ابن الفقیہ القری شمس الدین محمد بن محمود بن ناصر بن البصال امام' اس کے والد دارالحدیث اشرفیہ' واقع دمشق میں اور اس کے دونوں بھائی: علی بہ عمر چار سال اور احمد بہ عمر ایک سال اور ان کی والدہ صالحہ بنت عبداللہ' احمد بن ابی اصبیعہ' محمد بن ابی بکر بن محمد بن غزوان' اور ان کی بہن خدیجہ' یحیٰی بن عبدالرحمٰن بن یحیٰی الدرعی' عبداللہ بن یونس بن یوسف بن جریر الخیاط' محمد بن عبدالرحمٰن بن علی بن سلیمان المخدومی اور اس کا بیٹا محمد بہ عمر دو سال' اور فاطمہ بنت احمد بن ابی الفتح المراکشی' نفیسہ بنت عزالدین' عبدالعزیز بن شیخ علامہ زین الدین عبداللہ بن مروان الفارقی' الشافعی' صفیہ بنت حسن بن احمد بن منق الکنانی اور اس کی دو بیٹیاں زینب بنت احمد بن محمد بن المقدم' محمد بن سنجر بن عبداللہ الحمامی' ان کے والد عتیق الشہاب العطار' نسب بنت القاضی محی الدین یحیٰی بن عبداللہ بن علی الدرعی (رحمہ اللہ) اور ان حروف کے لکھنے والے کا پوتا اور اس کا نام محمد بن محمد النعوت بالتاج' اللہ تعالیٰ اسے توفیق اور طاقت دے۔

اور چوتھے جزء کے آخر تک اوّل کتاب سے لے کر سنتا ہے' اور ساتویں جزء سے کتاب کے آخر تک سنتا ہے' فقیہ تقی الدین محمد بن صدرالدین سلیمان بن عبداللہ الجعدی' اور ان کے بیٹے کا تذکرہ پہلے گزر چکا ہے' عبداللہ پہلے سال کی عمر میں حاضر تھا اور شیخ نے عالم حافظ صلاح الدین خلیل بن کیکلدی بن عبداللہ العلائی الشافعی نے سالم بن عبداللہ کی حدیث سے سنی ہے' اپنے والد سے (روایت کرتے ہیں) کہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام جب حج سے' عمرہ سے' غزوہ سے واپس ہوتے تو ہموار زمین پر فرماتے: ''لا الٰہ الا اللّٰہ وحدہٗ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمدُ' وھو علٰی کل شیء قدیر'' حدیث ہے اور یہ چھٹے جزء میں ہے۔ اور احادیث (مرویہ) سیدہ حفصہ بنت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہما' تیسرے جزء سے سنی ہے' کتاب کے آخر تک۔ شیخ محدث زین الدین ابوالقاسم: عبدالرحمٰن بن شیخنا (ہمارے شیخ) حافظ جمال الدین المزی سے دوسرے سننے والے اور ان کے بیٹے عمر سے (مرویات) اُم خالد بنت خالد بن العاص' تیسرے جزء سے کتاب کے آخر تک سنی ہے۔

اور اوّل کتاب سے چھٹے جزء کے آخر تک میرے بھتیجے حافظ جمال الدین المزی دوسرے سننے والے ہیں اور ابوبکر بن محمد بن عبدالرحمٰن المزی محمد بن الحاج صبیح الھواش' ظاہریہ کے دارالحدیث میں۔

اور جزء اوّل اور جزء ثانی احمد بن محمد بن بیاض الحصیری اور احمد بن عمر بن علی بن عبدالرحمٰن الصوفی' ابوبکر بن علی بن ابی المجد ربوہ کے المؤذن' قطب محمد بن محمد بن بلال............اور ان کے بھائی لؤلؤ' سہلۃ بنت ہلال بن محمد بن محمد القصیری اللوزی' شیخ صالح المقرئ ابوعبداللہ' محمد بن احمد بن عمر بن سلیمان البالسی' اور اس کا بیٹا احمد بہ عمر پانچ سال کے سنا ہے۔

پھر شیخ محمد بن احمد بن عمر المذکور' اس کے بیٹے کے علاوہ نے ابوموسیٰ اشعری کی احادیث ساتویں جزء سے کتاب کے آخر تک سنی ہے' اور تیسرے جزء کے ابتداء سے لے کر چھٹے جزء کے آخر تک میرے بھتیجے پہلے قاری بیٹے محمد بن فقیہ شمس الدین محمد بن محمد بعلبکی نے سماعت کی ہے اور میرے بیٹے کا ذکر پہلے گزر چکا ہے مکلمین کے تذکرے میں۔ اور پہلا' دوسرا جزء ساتویں جزء کے اوّل سے آخر کتاب سنی ہے' علی بن شیخ زین الدین عبدالغالب بن محمد بن عبدالقاہر الماکینی سے سنی ہے۔

اور ابتدائے کتاب سے چھٹے جزء کے آخر تک ان سے سنا ہے اور مجھ سے بنت احمد بن عسکر الدرعی' صفیہ بنت حسن بن عباس الجلادہ' عائشہ بنت علی بن محمد الرسفیہ' سویلک بنت احمد بن الفخر عمر سفار التاجر نے سنا ہے اور تیسرے جزء کے اوّل سے کتاب کے آخر تک سنا ہے: الولد احمد' بن زین الدین عمر بن الوزیر مؤذن الجحی اور ان کی بہن نے بہ عمر چار سال اور ان کے شاگرد سعید بن عبداللہ النویلی۔

اور احادیث عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی احادیث پہلے جزء سے کتاب کے آخر تک سنا ہے' الولد لناصر بشیر بن سیف الدین.....عبداللہ المجدی نے سن ا ہے۔

اور احادیث اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہما تیسرے جزء سے آخر کتاب تک سنا ہے' الطّولی بن جوہر بن عبداللہ الکاملی نے۔

اور چھٹے جزء کے ابتداء سے آخر کتاب تک سنا ہے' فقیہ فاضل شمس ابوالبرکات محمد بن............بن محمد بن اسماعیل الفارغدلی' الکافوری' المالکی اور قاضی شہاب الدین احمد بن عبدالعزیز بن عبدالرحمٰن بن ہلال؟؟؟ اور اس کے چار بیٹوں اور قانون............اور احمد' محمد نے بہ عمر دو سال اور ان کے شاگرد جلیل نے سنا ہے۔

اور احادیث زبیر بن العوام کو پہلے جزء سے آخر کتاب تک صالحہ بنت عیسیٰ بن احمد المقعین اور اس کے والد نے سنا ہے۔

اور احادیث ابورافع مولیٰ رسول اللہ ﷺ کو ابتدائے کتاب سے آخر کتاب تک زینب بنت محمد بن کثیر دمشقی نے سنا ہے۔

اوراحادیث عبداللہ ابن عمرو بن العاص پانچویں جزء کے آخر سے چھٹے جزء کے آخر تک سنا ہے۔ تقی الدین عمر بن محمد بن علی بن ابی المجد الخا تک ربوہ کے مؤذن کے بھائی اور دیگر حضرات نے سنا ہے۔

اور تیسرا سماع اور اس کے الفاظ: اور میں نے اس کا نیز مشاہدہ کیا ہے' تمام کتاب پڑھی گئی ہے اور یہ کتاب مسند الحمیدی ہے۔ شیخ امام' عالم' محدث' شہاب الدین ابی المعالی احمد بن اسحاق ابن محمد بن المؤید الابرھوقی سے' یہ سماع امام فخر الدین محمد بن ابی القاسم بن المؤید بہ سماع ابن دجاجی سے۔ پہلی سند کے ساتھ' اس کا اوّل سند کے ساتھ۔ شیخ امام' عالم' محدث' تقی الدین ابوبکر: عمر بن عبدالرحمٰن بن ابی الفتح العمری۔

اس شیخ امام النحوی......ابوالمعالی......بن عمر بن یحییٰ اور اس کے بیٹے بہاء الدین' سعد اللہ' محمد البکری التیمی اور مولیٰ نورالدین ابوالحسن علی بن امام کمال الدین محمد بن علی بن عبدالقادر بن......' الشریف محمد بن محمد بن احمد بن عروہ بن ثابت البابی الحسینی' امام محدث' بہاء الدین احمد بن ابی بکر بن طیبی بن حاتم الزبیری اور اس کے دونوں بھائی محمد' عمر' فخر الدین محمد بن احمد بن محمد الغلتونی' مقری جمال الدین قیصر بن محمد بن عمر الھلکاری' محمد بن عبدالرحمٰن بن سامہ اور اس کے خط میں۔

اور اس جماعت کا ذکر کیا' ان کے ذکر کے رہ جانے سے' میں نے ان کا ذکر چھوڑ دیا ہے' اور یہ صحیح ہوا اور مثبت ہوا' ان مجالس میں جن کا اختتام ہفتہ کے دن جب کہ رمضان کے ختم ہونے میں تین دن رہ گئے تھے' چھ سو...... چھ اور سننے والی جماعت کو سننے والے نے اس سے روایت کرنے کی اجازت دی ہے۔ میں نے اس کے خط سے نقل کیا' لیکن جن کا ذکر نہیں ہے وہ ترک کر دیا۔ اور احمد بن عسا کر نے لکھا۔

اور صفحہ ۳۷۸ کا متن (اور اس کو علی بن عمار نے بہ قراءت عبدالرحمٰن بن ارسلان بن عبداللہ الحربی سے اور میں نے اس کے لکھے کی نقل کی ہے' ربیع الاوّل پہلے عشرے میں......ابو محمد: عبدالقوی بن ابی العز بن داؤد بن ؟؟؟ ابواسحاق ابراہیم بن مرتفع بن نصر اور اس کی اولاد ابو محمد عبداللہ بن............بن اسماعیل' عبدالاحد بن معقل بن عبدالاحد الحزومی اور سننے والے کے اُم ولد جرورد۔

اور سنا ہے اس کو بہ قراءت عبدالرحمٰن بن محمد بن ارسلان' اور اس کے خط سے میں نے نقل کیا ہے۔ ماہِ شوال میں ۶۲۰ھ کو۔ سراج الدین ابواسحاق: یعقوب بن ابراہیم بن یحییٰ' محمد بن محمد بن علی حسین شیخ ابی النعم الواسطی کے پوتے' علم الدین ابوالقاسم بن علی بن عبداللہ الصنہاجی' جمال الدین محمد بن ابی العوالی مرتفع بن حرملہ المقری' عبدالرحمٰن بن حسین بن علی بن محمد الانصاری' زین الدین ابو محمد: عبدالمنعم بن رضوان بن ان کے سردار بن معاذ......' ابوالعز بن محاسن بن محاسن الحمیری' محمد بن عبدالعزیز بن بکار......' حسن بن علی بن سلیمان الصوفی' مکی بن علی بن فارس الکامی اور جرورد سمع کا اُم ولد۔

اور سنا ہے آخری مجلس شمس الدین محمد بن القاضی صفی الدین عبدالعزیز بن............جو رہ گیا ہے' اس سے......اصل میں سے اور میں نے مختصر کیا ہے تذکرہ۔

اور احمد بن عسا کر نے لکھا ہے: ''حامداً للّٰہ عزوجل ''امید کرتے ہوئے اس کے احسان اور فضل کا درود بھیجتے ہوئے اس کے نبی پر' اس کی آل پر' اس کے اصحاب پر۔

اور اس کو علی ابن عماد نے سنا ہے' ابی محمد کی قراءت کے ساتھ: عبدالعزیز بن عبدالقوی بن محمد الانصاری' اور ان کی جماعت۔

جن میں ابوالحسن بن عبدالعظیم بن ابی الحسن الھنی المصری' عبدالنصیر بن علی بن یحییٰ بن اسماعیل المربوطی۔ اور سماع اس کے خط سے' اور اس سے میں نے نقل کیا............ چوتھی تاریخ مہینہ ....اور اس کو سنا ہے' شیخ............عبداللہ بن علم الدین اسماعیل............المسلی' اور ان سے ایک جماعت نے سماع کیا: جن میں............محمد بن الحسین بن سید حافظ عزالدین ابی القاسم احمد بی............ابی عبداللہ محمد بن خلف............الحسینی' اور اسی طرح احادیث اُم حبیبہ بنت ابی سفیان' رسول اللہ ﷺ تک مرفوع' حدیث سے۔ ابراہیم ابن اسماعیل الفارقی' اور یہ ان مجالس میں سے ہے کہ اس کا آخر جمعرات کے دن............احمد بن عبدالرحمٰن بن ابی عبداللہ۔

اور اس کو ہمارے شیخ امام فخر الدین ابوعمر' عثمان بن محمد بن عثمان' یہ قراءت علی ......یوسف بن عبدالمجید بن یوسف الحموی............ابی محمد عبداللہ......ان کے سماع کے ساتھ' ابن عماد' اور اس کے بیٹے ابوالبرکات محمد' اور ایک جماعت نے قاہرہ کی جامع الظاہر میں سنا ہے۔

دوسری مجالس میں جس کا اختتام............اور اس کو ہمارے شیخ تقی الدین' عتیق بن عبدالرحمٰن بن ابی الفتح المصری نے سنا ہے' ابی محمد بن الحافظ بن الخضر' عبدالنصیر بن علی المربوطی کی خدمت میں سماع کیا ہے۔ دونوں کی سماع' ابن عماد ان مجالس میں جس کا اختتام پیر کے دن جمادی الاوّل کی ۲۵ تاریخ کو ۷۰۶ھ کے سال سنا گیا ہے۔

بعض ان حضرات کے نام جو سماعات میں پہلے وارد ہیں

(۱) یحییٰ بن خضر بن یحییٰ الاموی' ابوزکریا' الشیخ' الصالح' اس نے علی بن المسلم فقیہ وغیرہ سے سنا ہے۔ وفات ۵۹۱ھ
المنذری کی تکملہ دیکھیں! ج ۱ ص ۲۳۱' نمبر: ۲۹۱

(۲) ابراہیم بن محمد بن ابی بکر بن ہراوۃ القفصی' شیخ' فقیہ' بہت سے شیوخ سے سنا ہے۔ وفات ۶۰۹ھ

(۳) ابراہیم بن یوسف بن محمد المقری' جو ابن البونی کے نام سے پہچانے جاتے ہیں (بونہ کی نسبت سے) ساحل افریقہ کا ایک شہر ہے۔ وفات ۶۱۲ھ
المنذری کی التکملہ ملاحظہ فرمائیں! ج ۲ ص ۳۵' نمبر: ۱۴۳۲' اور ان کے حالات کے بیان میں بیشتر ماخذ ہیں۔

(۴) محمد بن محمد بن عمروک القرشی' الشریف' العالم' الصالح الزاہد' تاریخ پیدائش ۵۱۸ھ اور درسِ حدیث اخذ کیا اور بیان کیا' بغداد' مکہ مکرمہ' مصر' دمشق اور مدتوں جڑے رہے۔ وفات ۶۱۵ھ

''سیر اعلام النبلاء'' ج ۲۲ص ۸۹-۹۰' اور ''دول الاسلام'' ص ۳۲۷' اور ''التکملہ للمنذری'' ج ۲ص ۴۳۱' نمبر: ۱۵۹۷ میں دیکھیں' اوران کے علاوہ ان کے حال میں دیگر ماخذ بھی ہیں۔

(۵) عبدالعزیز بن عبدالملک بن تمیم الشیبانی' المقرئ' الدمشقی' الحافظ' ابن نجار نے ان کے بارے میں گفتگو کی ہے کہ حدیث میں ان کی تحریر نہیں ہے' تاتاریوں کے حملے میں گم ہوگئی ہے' ابن ناصر الدین کا کہنا ہے: شیبانی کی مثال مفقود ہے' عبدالعزیز الدین المبانی' یعنی: الضعیف۔ وفات: ۶۱۸ھ

''شذرات الذہب'' دیکھیں! ج ۵ص ۸۱

(۶) عمر بن یوسف بن یحیٰی ابوعبداللہ المقدسی' بیت الایار کے خطیب' بیت الایار دمشق کے دیہاتوں میں سے ایک دیہات ہے۔ ان کی تعریف کی گئی ہے' الشیخ صالح ابوحفص' اور یہ بھی کہا گیا ہے: ابوعبداللہ نے حافظ ابی القاسم حدیث کی روایت کی ہے: علی بن الحسن۔ وفات: ۶۱۸ھ

(۷) ابراہیم بن شاکر بن عبداللہ بن محمد بن عبیداللہ بن سلیمان التنوخی المصری الاصل' دمشق کی پیدائش ہے اور سکونت بھی دمشق کی ہے۔ فقیہ' خطیب' بہا کے نام سے تعریف کی گئی ہے۔ دمشق میں ۵۶۰ھ میں پیدا ہوئے' حدیث بیان کی دمشق اور مصر میں۔ وفات ۶۳ھ

المنذری کی ''التکملہ'' دیکھیں! ج ۳ص ۳۲۱' نمبر: ۲۴۴۲

(۸) اسماعیل بن احمد بن علی بن ابی بکر القرطبی' العتکی' سکونت دمشق کی ہے' برہان کے نام سے جانے گئے' جامع دمشق میں امام الکلاسہ' لوگوں سے الگ تھلگ رہے۔ ۶۳۱ھ میں وفات پائی۔

المنذری کی ''التکملہ'' دیکھئے! ج ۳ص ۳۷۳' نمبر: ۲۵۴۸

اوران کا تذکرہ الذہبی نے ''تاریخ الاسلام'' میں کیا ہے۔

(۹) یونس بن محمد بن ابی الفضل: زبدالدولعی سنا گیا۔ ۶۳۱ھ میں وفات پائی۔

دیکھئے ''التکملہ'' منذری کی' ج ۳ص ۳۷۴' نمبر: ۲۵۵۲

(۱۰) محمد بن غسال بن غاقل بن یحاد الانصاری' الخزری۔ پیدائش حمص کی ہے' سکونت دمشق میں رہی۔ الشیخ الجلیل' المسند الاسیر' جماعت پر مداومت' بہت سے شیوخ سے حدیث روایت کی اور اجزاء کو منفرد کیا' ۵۵۲ھ میں پیدا ہوئے اور ۶۳۲ھ میں وفات پائی۔ المنذری کی ''التکملہ''۔

(۱۱) عبدالعزیز بن عبدالملک' ''شذرات'' میں ابن عبداللہ بن عثمان المقدسی' فقیہ حنبلی' بہت سے شیوخ سے سماع کیا۔ پڑھایا اور حدیث بیان کی' ۶۳۴ھ میں وفات پائی۔

''شذرات الذہب'' دیکھیں! ج ۵ص ۱۶۸' اور ''تاریخ الصالحیہ'' دیکھیں! ج ۱ص ۲۵۷

(۱۲) عبداللہ بن عمر بن یوسف المقدسی' العدل' الشیخ' الخطیب' بیت الایار کے خطیب ۵۷۵ھ میں پیدا ہوئے' سنا اور سنائے گئے' دمشق میں عدول میں سے ایک تھے' خیر اور امانت میں مشہور تھے' ۶۳۵ھ میں وفات پائی۔

دیکھئے المنذری کی ''التکملہ'' ج ۳ص ۴۶۹' نمبر: ۱۸۲۳

(۱۳) الخضر بن عبدالرحمٰن بن الخضر بن عبدالرحمٰن بن علی بن الحسن السلمی' الدمشقی' ادیب' عادل' ابن دوانی کے نام سے مشہور تھے' ۵۵۲ھ میں پیدا ہوئے' بہت سے اساتذہ سے سماع کیا اور حدیث بیان کی' اور ۶۳۶ھ میں وفات پائی۔

دیکھئے منذری کی ''التکملہ'' ج ۳ص ۵۳۹' نمبر: ۲۹۴۶

(۱۴) یوسف بن عبدالمنعم بن نعمۃ بن سلطان بن سرور بن نافع بن حسن بن جعفر المقدسی' الحنبلی نے صاحبِ تقویٰ سے ان کی تعریف کی گئی ہے۔ بہت سے شیوخ سے سماعت کی ہے اور حدیث بیان کی' بہترین طریقے پر تھے۔ ۶۳۶ھ میں وفات پائی۔

المنذری کی ''التکملہ'' دیکھئے! ج ۳ص ۵۶۴' نمبر: ۲۹۹۶

(۱۵) عبدالمنعم بن رضوان بن سیدھم بن مناد بن عبدالمالک الکتامی' الشارعی' ابن زین کے نام سے پہچانے گئے۔ قرآن کریم کو قراءت کے ساتھ پڑھا اور بہت سے اساتذہ سے سماع کیا اور حدیث بیان کی اور اس مسجد کی امامت کی تولیت کی جو کہ قاہرہ کے سرور الخادم کے نام سے تھی۔ اپنی وفات تک اس میں امام رہے' ۶۳۹ھ میں وفات پائی۔

المنذری کی ''التکملہ'' دیکھئے! ج ۳ص ۵۸۰' نمبر: ۳۰۲۹

(۱۶) ابراہیم بن شکر بن ابراہیم بن علی بن حسن السخاوی' وجیہ کے نام سے معروف تھے' ۶۴۱ھ میں وفات پائی۔

المنذری کی ''التکملہ'' دیکھیں! ج ۳ص ۳۳۱' نمبر: ۳۱۳۸

(۱۷) عمر' شذرات میں' عثمان بن اسعد المنجی بن ابوالبرکات' امام' قاضی ابن قاضی الکبیر وجیہہ الدین التنوخی' المصری' الدمشقی' سماریہ کے مدرس طویل مدت تک حراۃ کے قاضی رہے' ۵۶۷ھ میں پیدا ہوئے' ایک فاضل فقیہ تھے' سنا' سنے گئے۔ ۶۴۶ھ میں وفات پائی۔

دیکھئے ''سیر اعلام النبلاء'' ج ۲۳ص ۸۰-۸۱' اور ''شذرات الذہب'' ج ۵ص ۲۱۰-۲۱۱' ''النجوم الزاہرہ'' ج ۶ص ۳۴۹ اوران کا تذکرہ دیگر مصادر میں بھی ہے۔

(۱۸) الطّونبغا بن عبداللہ الترکی' شمسی کے نام سے مشہور تھے۔ امراء میں سے ایک تھے' دبدبے کے مالک' ہمت والے اور سلطنت سے آگاہ تھے' ان کے بارے میں ایسی خبریں مشہور ہیں کہ جو ان کے تجربے اور راست پر دلالت کرتی ہیں' ۶۴۲ھ میں وفات پائی۔

المنذری کی ''التکملہ'' ملاحظہ فرمائیں! ج ۳ص ۶۴۳' نمبر: ۳۱۶۱

(۱۹) علی بن محمد بن عبدالصمد بن عطاس الہمدانی المصری السخاوی، شیخ، امام، علامہ، شیخ القراء والادباء زمانے تک لوگوں کو پڑھاتے رہے، عربی کے امام تھے، فقہ تھے، تفسیر میں بلند پایہ مفسر تھے۔ تصنیف میں ان کی شہرت کی بلندی سے فائدہ اُٹھایا گیا۔ ان سب کے علاوہ دین دار، حسن اخلاق، لوگوں میں محبوب تھے، ان کا بے حد احترام کیا جاتا تھا۔ تکلف و تصنع سے دور تھے، ان کا سوائے علوم کی اشاعت کے اور کوئی مشغلہ نہیں تھا۔ ۶۴۳ھ میں وفات پائی۔

دیکھئے ''سیر اعلام النبلاء'' ج۲۳ص ۱۲۲۔۱۲۴، نیز ''الطبقات الشافعیۃ'' ج۸ص ۲۹۷۔۲۹۸، اس امام کا تذکرہ دیگر ماخذ میں موجود ہے۔

(۲۰) احمد بن محمد بن عبدالغنی بن عبدالواحد بن علی بن سرور المقدسی، امام، فقیہ، ۵۹۱ھ میں پیدا ہوئے، سامع تھے، مستمع تھے، بہ نفس نفیس حدیث پڑھتے رہے، ۶۴۳ھ میں وفات پائی۔

حسینی نے کہا ہے: فقہ اور حدیث کے مشہور مشائخ میں سے ایک تھے۔

دیکھئے ''تاریخ الصالحیۃ'' ج۲ص ۴۷۰ اور شذرات الذہب ج۵ص ۲۱۷

(۲۱) محمد بن احمد بن علی القرطبی الدمشقی، کلاسہ کے امام اور ان کے امام کے بیٹے۔ ۵۷۵ھ میں پیدا ہوئے، سامع اور مسمع تھے، حدیث میں قابلیت کے مالک، بالغ نظر، بہت سی کتابیں لکھیں، دیانت دار و دین دار، بھلائی کرنے والے لوگوں میں محبوب تھے، ثقہ حاوی تھے، ۶۴۳ھ وفات پائی۔

دیکھئے ''سیر اعلام النبلاء'' ج۲۳ص ۲۲۱۔۲۱۸ ''النجوم الزاہرہ'' ج۸ص ۳۵۵، ''شذرات الذہب'' ج۶ص ۲۲۶ تاریخ وسیر کا تذکرہ دوسری کتابوں میں موجود ہے۔

(۲۲) اسماعیل بن حامد بن عبدالرحمٰن بن مرجی بن المؤمل بن محمد الانصاری، الخزرجی، المصری، القوصی، شیخ، امام، فقیہ، محدث، ادیب، ۵۷۴ھ میں پیدا ہوئے، ایک جماعت نے ان سے حدیث روایت کی ہے، ۶۵۶ھ میں وفات پائی۔

دیکھئے ''سیر اعلام النبلاء'' ج۲۳ص ۲۸۸، بہت سے مصادر ہیں جن میں اس فقیہ کا تذکرہ ہے۔

(۲۳) علی بن مظفر بن القاسم ابوالحسن النشبی، الدمشقی، امام، عادل، محدث، حدیث حاصل کی اور بہت سے اساتذہ سے سماعت حدیث کی اور ان سے ایک جماعت نے روایت کی ہے۔ ۶۵۶ھ میں وفات پائی۔

دیکھئے ''سیر اعلام النبلاء'' ج۲۳ص ۳۲۶، اور ان کے تذکرہ میں دیگر ماخذ بھی ہیں۔

(۲۴) اسعد بن عثمان بن المنجی بن برکات بن المؤمل التنوخی، الدمشقی، عادل، القاضی، الرئیس، ۵۹۸ھ میں پیدا ہوئے، سنا، سنے گئے اور ۶۵۷ھ میں وفات پائی۔

دیکھئے ''سیر اعلام النبلاء'' ج۲۳ص ۳۷۵ اور ''العبر'' میں ج۵ص ۳۲۹، اور تاریخ وسیر کی دیگر مصادر میں ان کا تذکرہ ہے۔

(۲۵) احمد بن عبدالرحمٰن بن ابی بکر الفراء الوانی، ۶۵۸ھ میں پیدا ہوئے اور احمد بن عبدالدائم کی خدمت میں حدیث بیان کی، ۷۳۰ھ میں وفات پائی۔ دیکھئے ''الدرر الکامنۃ'' لابن حجر ج۱ص ۱۶۶

(۲۶) احمد بن العلم بن محمود بن عمر الحرانی، الدمشقی، تقی الدین، ۶۸۴ھ میں پیدا ہوئے اور متعدد اساتذہ سے سنا۔ ذہبی کا قول ہے: خوب کوشش کی، نیت کی اور شاطبہ حفظ کیا، ان میں دین و مروت اور بھلائی کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی، ۷۴۲ھ میں وفات پائی۔

دیکھئے ''الدرر الکامنۃ'' ج۱ص ۲۰۳، لحافظ ابن حجر اور (معجم شیوخ الذہبی) ج۱ص ۷۶، نمبر: ۶۱

(۲۷) محمود بن خلیفہ بن محمد بن خلف بن عقیل المنجی، الدمشقی، ۶۸۷ھ میں پیدا ہوئے، حدیثیں سنی اور سنائیں۔ البرزالی اور ذہبی نے اپنے اپنے معاجم لکھا ہے، العدل، المحدث، الفاضل، الصادق۔ ان کی کتاب منفعہ اور یہ دین دار صاحب مروّت اور نیک کردار تھے اور صرف اس حدیث کو سنتے جس کی اصل صحیح ہے، ۷۶۷ھ میں وفات پائی۔

دیکھئے ''معجم الشیوخ الذہبی'' ج۲ص ۳۲۷۔۳۲۸، نمبر: ۹۰۱، ''الدرر الکامنۃ'' ج۴ص ۲۲۳

☆☆☆☆☆

اس نسخے کا الحمیدی کی طرف منسوب ہونے کے دلائل

اس مسند کا الحمیدی کے ہونے کے بہت سے دلائل ہیں۔

ان دلائل میں سے بعض کا تذکرہ درج ذیل ہے:

(۱) اس نسخے کے صحت اسناد اس کے مصنف الحمیدی ہی کے ہیں۔

(۲) دوسرے نسخے کے صحت اسناد کی تعریف کا تذکرہ ہو چکا۔

(۳) جس نے بھی اس محترم امام کا تذکرہ کیا ہے' انہوں نے اس مسند کا ان کے ہونے کا ذکر کیا ہے۔

(۴) الوادی آسی نے اپنے برنامج (پروگرام) میں ص: ۲۰۶ میں صفوان کے بعد ذکر کیا ہے۔ مسند ابی بکر: عبداللہ بن الزبیر بن عیسیٰ الحمیدی: میں نے پہلے مسند خلیفہ عمرو پڑھا' عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ' شیخ تقی الدین العمری المذکور مصر میں انہوں نے اسے مجھے عطا کیا اور معین طور سے اس کی اجازت دی۔

اور یہ حدیث مجھے بیان کی' وہ اس میں سے جو میں نے دو اماموں کی خدمت میں پڑھی ہے: رشید الدین ابی محمد: عبد النصیر بن علی بن یحییٰ الہمدانی الاسکندری المریوطی اور جمال الدین ابی صادق: محمد بن یحییٰ بن علی ابن عبداللہ القرشی المصری' ان دونوں کے سماع کے ساتھ ابی عبداللہ سے: محمد بن عمار بن محمد بن الحسین الحرانی۔

کہا: اور نیز شہاب الدین ابی المعالی: احمد بن اسحاق بن محمد بن المؤید بن علی الابرقوہی' یہ سماع ابی عبداللہ' محمد بن ابی القاسم بن تیمیہ' یہ سماع اس حرانی کے ساتھ ابی الحسن سے۔ سعد اللہ بن نصر بن سعد الدجاجی سے یہ روایت اس کے لیے۔ ابی منصور سے: محمد بن احمد بن علی الخیاط سے خبر دی ہم کو ابو طاہر نے: عبدالغفار بن محمد بن جعفر بن زید المؤدب' خبر دی ہم کو محمد بن احمد بن اسحاق الصواف نے' خبر دی ہم کو بشر ابن موسیٰ بن صالح بن شیخ بن عمیرۃ الاسدی نے (اخبرنا) خبر دی ہم کو الحمیدی نے۔

پھر الوادی رکتی کا کہنا ہے (اور مجھے شہاب الابرقوہی کی طرف سے اس کی اجازت بھی ملی ہے)۔

(۵) حاجی خلیفہ اپنی مشہور زمانہ کتاب ''کشف الظنون'' میں رقمطراز ہیں: ج۲ص۱۶۸۲ (مسند الحمیدی' وہ حافظ ابوبکر عبداللہ بن زبیر المکی (کی ہے) المتوفی ۲۱۹ھ۔

اسی میں نیز کہتے ہیں: ج۲ص۱۶۸۵' اور متعدد مسانید کا ذکر کرتے ہیں اور ان کو ان کے مؤلفین کی طرف منسوب

کرتے ہیں اور الحمیدی اور یہ امام ابوبکر: عبداللہ بن الزبیر الحمیدی ہیں اور ۲۱۹ھ میں وفات پائی اور ان کی مسند گیارہ اجزاء پر مشتمل ہے۔

(۶) اس مسند کی کثرت سے نقول تیار کی گئیں' اس پر اعتماد کیا گیا اور اس پر یہی گواہی کافی ہے کہ سید المحدثین امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی جامع بخاری میں سب سے پہلی حدیث الحمیدی کے طرق سے اختیار کی' اس طرق کو فضیلت دیتے ہوئے کہ یہ امام المدینہ ہیں' اور اس کے عالم ہیں کہ اس کا ذکر مقدم ہے۔ دیکھئے ''فتح الباری'' ج۱ص۱۰۔

اور یہ کہ یہ نسخہ واضح طور سے الحمیدی کا ہے' عمدہ خط وضبط اور میں نے اسے کامل وصاحب بصیرت شیوخ کی خدمت میں پڑھا ہے' اور ان اساتذہ کی خدمت میں بہت سے شاگردوں نے سنا ہے۔ اور ان تلامذہ میں بعض تو اپنے اساتذہ سے بھی فوقیت لے گئے ہیں۔ اس مسند کی سماعت اتنی طویل عرصے سے ہوتی رہی ہے کہ دسویں صدی ہجری کے نصف تک جاری رہی' اور اس نسخے کے مالکین کی طرف سے عالم اسلام کے متعدد شہر مصر' بغداد' دمشق منتقل ہوئے۔ مدرسہ الضیائیہ میں اسے استقرار حاصل ہوا' جیسا کہ پہلے گزر چکا ہے۔

اس لیے اس نسخے کو تمام نسخوں کا ہم سے امام (ماں) قرار دیا ہے' اس پر کام کیا اور اس کے رموز قائم کیے اور اس کا رمز حرف (ع) قرار دیا۔

☆☆☆☆☆

حواشی و مراجع

(۱) مسند ابوداؤد طیالسی، ج۱،ص۵۰، تحقیق ڈاکٹر محمد بن عبدالمحسن الترکی، مرکز البحوث والدراسات العربیۃ والاسلامیۃ، دار ہجر، ۱۹۹۹ء، طبع اوّل

(۲) الرسالۃ المستطرفۃ، محمد بن جعفر الکتانی، بیروت، ۱۳۳۲ھ، طبع اوّل، ص۶۳

(۳) مقدمہ ابن الصلاح، مؤسسۃ الکتب الثقافیۃ بیروت، ص۳۴

(۴) سیر اعلام النبلاء، شمس الدین الذہبی، مؤسسۃ الرسالۃ بیروت، ۱۹۹۸ء، ۹/۵۵۴

(۵) تدریب الراوی، جلال الدین سیوطی، دار الکتاب العربی، بیروت، ۱۹۹۹ء، ۲/۱۴۰

(۶) ایضاً

(۷) الکامل، ابن عدی جرجانی، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، ۱۹۹۷ء، ۹/۹۸

(۸) تاریخ بغداد، خطیب بغدادی، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، ۱۹۹۷ء، طبع اوّل، ۱۳/۳۰۸

(۹) مسند امام احمد بن حنبل، مؤسسۃ الرسالۃ بیروت، ۱۹۹۹ء، طبع دوم، ۱/۵۶

(۱۰) عمدۃ القاری، بدر الدین عینی، دار الفکر بیروت، ۲۰۰۲ء، ۱/۴۲

(۱۱) فتح الباری، ابن حجر عسقلانی، رئاسۃ ادارات البحوث العلمیۃ والافتاء والدعوۃ والارشاد سعودی عرب

(۱۲) طبقات الشافعیۃ، ابن سبکی، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، ۱۹۹۹ء، طبع اوّل

(۱۳) سیر اعلام النبلاء، ۱۰/۶۱۷

(۱۴) الجرح والتعدیل ج:۲، قسم:۲، ص:۵۷، عمدۃ القاری (۱/۴۵)، سیر اعلام النبلاء ۱۰/۶۱۷، تہذیب التہذیب، ابن حجر عسقلانی، تحقیق مصطفیٰ عبدالقادر عطا، دار الکتب العلمیۃ بیروت، ۱۹۹۴ء، طبع اوّل، ۵/۹۳

(۱۵) تہذیب التہذیب ۵/۱۹۳

(۱۶) مقدمہ مسند حمیدی، تحقیق مولانا حبیب الرحمٰن الاعظمی، مجلس علمی ڈابھیل، ۱۹۸۸ء، طبع دوم

(۱۷) کتاب الانساب، سمعانی، دار احیاء التراث العربی، بیروت، ۱۹۹۹ء، طبع اوّل، ۲/۹۲

(۱۸) بستان المحدثین، شاہ عبدالعزیز، ص۹۴

(۱۹) مقدمہ مسند حمیدی، (۱/۶۹-۷۰)

(۲۰) ایضاً

(۲۱) آثر ومعارف، قاضی اطہر مبارکپوری، ندوۃ المصنفین دہلی، ۱۹۷۱ء، ص۲۰۶

(۲۲) مقدمہ مسند حمیدی (۱/۵۳)

(۲۳) محدث ش:۳، ج:۵، ص۳۶-۳۷

(۲۴) المآثر جولائی تا ستمبر ۱۹۹۲ء ص۴۳

(۲۵) مسند حمیدی، ۲/۲۷۷-۲۷۸

(۲۶) ایضاً

(۲۷) المآثر جولائی تا ستمبر ۱۹۹۲ء ص۴۵-۴۷

(۲۸) مجلۃ المجمع العلمی العربی، ج/۳۸، جزء۴، ص۶۸۸

(۲۹) المسلمون، ج:۹، ۷-۸، ص۱۴۴-۱۴۵

(۳۰) اصول التخریج ودراسۃ الأسانید، ڈاکٹر محمود طحان، دار القرآن الکریم، بیروت ۱۹۸۱ء، طبع سوم، ص۴۲

☆☆☆☆☆

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

1 - مُسْنَدُ اَبِیْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ

1- حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ اَبُوْ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مِسْعَرُ بْنُ كِدَامٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْمُغِيْرَةِ الثَّقَفِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيْعَةَ الْوَالِبِيِّ عَنْ اَسْمَاءَ بْنِ الْحَكَمِ الْفَزَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ: كُنْتُ اِذَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثًا نَفَعَنِی اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِمَا شَاءَ اَنْ يَنْفَعَنِیْ مِنْهُ، وَاِذَا حَدَّثَنِیْ غَيْرُهُ اسْتَحْلَفْتُهُ، فَاِذَا حَلَفَ لِیْ صَدَّقْتُهُ، فَحَدَّثَنِیْ اَبُوْ بَكْرٍ - وَصَدَقَ اَبُوْ بَكْرٍ - قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لَيْسَ مِنْ عَبْدٍ يُّذْنِبُ ذَنْبًا فَيَقُوْمُ فَيَتَوَضَّاُ فَيُحْسِنُ الْوُضُوْءَ، ثُمَّ يُصَلِّیْ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ يَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ اِلَّا غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ.

2- قَالَ سُفْيَانُ وَحَدَّثَنَا عَاصِمٌ الْاَحْوَلُ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ وَزَادَ فِيْهِ اِلَّا اَنَّهٗ قَالَ: وَيَتَبَرَّرُ يَعْنِیْ يُصَلِّیْ.

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان، نہایت رحم والا ہے

مسند حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

اسماء بن حکم فزاری روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی بن طالب رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: جب میں رسول اللہ ﷺ سے کوئی حدیث سنتا تو اللہ عزوجل نے مجھے اس سے جو نفع دینا ہوتا وہ نفع دے دیتا اور اگر ان کے علاوہ کوئی شخص مجھے کوئی حدیث بیان کرتا تو میں اس سے قسم لیتا جب وہ میرے سامنے قسم اٹھا لیتا تو میں اس کی بات کی تصدیق کرتا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ حدیث سنائی اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے سچ بیان کیا، کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو بھی بندہ گناہ کرے اور پھر کھڑے ہو کر وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے پھر دو رکعت نماز ادا کرے پھر اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرے تو اللہ تعالیٰ اس کو معاف کر دیتا ہے۔

سفیان راوی کہتے ہیں: عاصم الاحول نے از حضرت حسن از نبی اکرم ﷺ اسی کی مثل روایت بیان کی، لیکن اس میں یہ اضافہ کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: وہ شخص نیکی

1- سنن الکبریٰ للنسائی، باب ما یفعل من بلی وما یقول، جلد 6، صفحہ 109، رقم: 10247
مسند ابی یعلیٰ، مسند ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ، جلد1، صفحہ 25، رقم: 15
الاربعون فی شرح العوفیة للمالینی، ذکر احمد بن جعفر بن ھانی، جلد2، صفحہ 151، رقم: 116
اربعون حدیثا لاربعین شیخا من اربعین بلدۃ، صفحہ33، رقم: 27
عمل الیوم واللیلة للنسائی، باب ما یفعل من بلی وما یقول، صفحہ315، رقم: 414

کرنے کی کوشش کرے، یعنی وہ نماز ادا کرے۔

3- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ الدِّمَشْقِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ يَقُولُ سَمِعْتُ سُلَيْمَ بْنَ عَامِرٍ يَقُولُ سَمِعْتُ أَوْسَطَ الْبَجَلِيَّ وَهُوَ عَلَى مِنْبَرِ حِمْصَ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ يَقُولُ وَهُوَ عَلَى مِنْبَرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ خَنَقَتْهُ الْعَبْرَةُ، ثُمَّ عَادَ فَخَنَقَتْهُ الْعَبْرَةُ، ثُمَّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَامَ الْأَوَّلِ: سَلُوا اللّٰهَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ، فَإِنَّهُ مَا أُوتِيَ عَبْدٌ بَعْدَ يَقِينٍ شَيْئًا خَيْرًا مِنَ الْعَافِيَةِ.

حضرت سلیم بن عامر بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت اوسط بجلی رضی اللہ عنہ کو حمص کے منبر پر یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ میں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ کے منبر پر یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا تو رونے کی وجہ سے ان کی آواز حلق میں رُک گئی پھر انہوں نے اعادہ کیا تو ان کی آواز پھر حلق میں رُک گئی۔ پھر انہوں نے فرمایا: میں نے پچھلے سال رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: تم لوگ اللہ تعالیٰ سے معافی اور عافیت مانگو بے شک کسی بھی بندے کو یقین کے بعد کوئی چیز نہیں دی گئی جو عافیت سے بہتر ہو۔

4- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ: أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ قَامَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ تَقْرَءُونَ

حضرت قیس بن ابو حازم سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے پس انہوں نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کی پھر انہوں نے فرمایا: اے لوگو! تم یہ آیت پڑھتے ہو: "اے ایمان والو!

3- سنن الكبرى للنسائي، مسألة المعاطاة وذكر اختلاف الفاظ الناقلين لخبر أبي بكر الصديق، جلد 6، صفحه 220، رقم: 10717
مسند أبي بكر للمروزي، اوسط عن أبي بكر الصديق، صفحه 164، رقم: 94
مسند الشاميين للطبراني، احاديث ابن جابر عن سليم بن عامر، صفحه 329، رقم: 579
اخبار الصلاة للمقدسي، باب الوضو، صفحه 75، رقم: 139
عمل اليوم والليلة للنسائي، مسألة المعافاة، صفحه 502، رقم: 881

4- المعجم الاوسط للطبراني، باب من اسمه ابراهيم، جلد 3، صفحه 70، رقم: 2511
جامع الاصول لابن اثير، الكتاب الرابع في الامر بالمعروف والنهى عن المنكر، جلد 1، صفحه 330، رقم: 111
صحيح ابن حبان، باب الصدق والامر بالمعروف، جلد 1، صفحه 540، رقم: 305
مسند أبي يعلى، مسند ابي بكر الصديق، جلد 1، صفحه 118، رقم: 128
مشكوة المصابيح، باب السلام، الفصل الاول، جلد 3، صفحه 115، رقم: 5142

هٰذِهِ الْآيَةَ (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنْفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ) وَإِنَّا سَمِعْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: النَّاسُ إِذَا رَأَوُا الظَّالِمَ فَلَمْ يَأْخُذُوا عَلَى يَدَيْهِ يُوشِكُ أَنْ يَعُمَّهُمُ اللّٰهُ بِعِقَابٍ.

تم پر اپنی فکر لازم ہے اگر تم ہدایت یافتہ ہو تو جو شخص گمراہ ہے وہ تمہیں کچھ نقصان نہیں پہنچائے گا۔" اور بے شک ہم نے رسول اللہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: "لوگ جب ظالم کو دیکھیں اور اس کے ہاتھ کو نہ پکڑیں تو قریب ہے کہ ان سب کو اللہ تعالیٰ عذاب میں مبتلا کر دے۔"

5- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ حَدَّثَنَا مِسْعَرُ بْنُ كِدَامٍ وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ الثَّقَفِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ الْوَالِبِيِّ عَنْ أَسْمَاءَ بْنِ الْحَكَمِ الْفَزَارِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ: كُنْتُ إِذَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثًا نَفَعَنِي اللّٰهُ بِمَا شَاءَ مِنْهُ، فَإِذَا حَدَّثَنِي غَيْرُهُ اسْتَحْلَفْتُهُ، فَإِذَا حَلَفَ لِي صَدَّقْتُهُ، وَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ حَدَّثَنِي، وَصَدَقَ أَبُو بَكْرٍ، قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنْ رَجُلٍ يُذْنِبُ ذَنْبًا فَيَتَوَضَّأُ فَيُحْسِنُ الْوُضُوءَ.

قَالَ مِسْعَرٌ: ثُمَّ يُصَلِّي.

وَقَالَ سُفْيَانُ: ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ، فَيَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ إِلَّا غُفِرَ لَهُ.

حضرت اسماء بن حکم فزاری حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: جب میں رسول اللہ ﷺ سے کوئی حدیث سنتا تو اللہ تعالیٰ جتنا چاہتا مجھے نفع عطا کر دیتا لیکن جب کوئی دوسرا شخص مجھے کوئی حدیث سناتا تو میں اس سے قسم لیا کرتا، پس جب وہ میرے سامنے قسم اٹھالیتا تو میں اس کی تصدیق کر دیتا۔ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مجھ سے یہ حدیث بیان کی اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے سچ کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو بھی شخص کوئی گناہ کرے اور پھر وہ وضو کرے اور بہترین وضو کرے۔"

مسعر نامی راوی کہتے ہیں: پھر وہ نماز ادا کرے۔

اور سفیان کہتے ہیں: پھر وہ دو رکعت نماز ادا کرے اور اللہ تعالیٰ سے بخشش طلب کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی بخشش فرما دیتا ہے۔

6- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ سَعِيدٍ

حضرت ابوسعید مقبری روایت کرتے ہیں کہ انہوں

5- اطراف المسند المعتلى، من مسند أبي بكر الصديق، جلد 6، صفحه 87، رقم: 7812
سنن الكبرى للنسائي، باب ما يفعل من بلى وما يقول، جلد 6، صفحه 110، رقم: 10250
مسند أبي بكر للمروزي، حديث على عن ابي بكر رضى الله عنه، صفحه 49، رقم: 9
مسند أبي يعلى، مسند أبي بكر الصديق، جلد 1، صفحه 23، رقم: 11
مسند امام احمد بن حنبل، مسند أبي بكر الصديق رضى الله عنه، جلد 1، صفحه 2، رقم: 2

6- امام حمیدی اس حدیث مبارکہ کو مذکورہ بالا متن کے ساتھ نقل کرنے میں متفرد ہیں۔ (اللہ ورسولہ اعلم بالصواب!)

بْنِ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْمَقْبُرِیُّ حَدَّثَنِیْ اَخِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِیْدٍ عَنْ جَدِّهٖ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْمَقْبُرِیِّ اَنَّهٗ سَمِعَ عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ یَقُوْلُ: مَا حَدَّثَنِیْ مُحَدِّثٌ حَدِیْثًا لَمْ اَسْمَعْهُ اَنَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا اَمَرْتُهٗ اَنْ یُّقْسِمَ بِاللّٰهِ لَهُوَ سَمِعَهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا اَبُوْ بَکْرٍ، فَاِنَّهٗ کَانَ لَا یَکْذِبُ .

فَحَدَّثَنِیْ اَبُوْ بَکْرٍ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: مَا ذَکَرَ عَبْدٌ ذَنْبًا اَذْنَبَهٗ فَقَامَ حِیْنَ یَذْکُرُ ذَنْبَهٗ ذٰلِكَ فَیَتَوَضَّاُ فَاَحْسَنَ وُضُوْئَهٗ، ثُمَّ صَلّٰی رَکْعَتَیْنِ، ثُمَّ اسْتَغْفَرَ اللّٰهَ لِذَنْبِهٖ ذٰلِكَ اِلَّا غُفِرَ لَهٗ .

نے حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: جب بھی کسی حدیث بیان کرنے والے نے مجھ سے کوئی ایسی حدیث بیان کی جو میں نے خود رسول اللہ ﷺ سے نہ سنی ہو تو میں اسے یہ کہا کرتا کہ وہ اللہ کی قسم اٹھائے کہ اس نے رسول اللہ ﷺ سے یہ حدیث سنی ہے۔ سوائے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے کیونکہ وہ غلط بیانی نہیں کرتے تھے۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ بات بتائی کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جب کسی شخص کو کوئی ایسا گناہ یاد آئے جو اس نے کیا ہو تو جب بھی اسے اپنا گناہ یاد آئے اور اس وقت اگر وہ اٹھ کر وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے پھر دو رکعت نماز پڑھے پھر اپنے اس گناہ کی اللہ تعالیٰ سے بخشش طلب کرے تو اس کی بخشش ہو جاتی ہے۔

7- حَدَّثَنَا الْحُمَیْدِیُّ حَدَّثَنَا یَعْلَی بْنُ عُبَیْدٍ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ اَبِی الْبَخْتَرِیِّ عَنْ اَبِیْ بَرْزَةَ قَالَ: مَرَرْتُ عَلٰی اَبِیْ بَکْرٍ الصِّدِّیْقِ وَهُوَ یَتَغَیَّظُ عَلٰی رَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِهٖ فَقُلْتُ: یَا خَلِیْفَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ مَنْ هٰذَا الَّذِیْ تَغَیَّظُ عَلَیْهِ؟ قَالَ: وَلِمَ تَسْاَلُ عَنْهُ؟ قُلْتُ: اَضْرِبُ عُنُقَهٗ. قَالَ: فَوَاللّٰهِ لَاَذْهَبَ غَضَبَهٗ مَا قُلْتُ ثُمَّ قَالَ: مَا

حضرت ابوبرزہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرا وہ اپنے اصحاب میں سے کسی پر ناراض ہو رہے تھے' میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول کے خلیفہ! یہ کون شخص ہے جس پر آپ ناراض ہو رہے ہیں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اس کے بارے میں کیوں پوچھ رہے ہو؟ میں نے عرض کیا: میں اس کی گردن اڑا دیتا ہوں۔ راوی کہتے ہیں: اللہ کی قسم! میں نے جو کہا تھا اس

7- سنن النسائی' ذکر اختلاف علی الاعمش فی هذا الحدیث' جلد7' صفحه 109' رقم:4073
المعجم الاوسط للطبرانی' من اسمه محمد' جلد 5' صفحه 307' رقم:5392
اطراف المسند المعتلی' من مسند ابی بکر الصدیق' جلد 6' صفحه 92' رقم:7823
السنن الکبری للبیهقی' باب استباحة قتل من سبه او هجاة امراة' جلد 7' صفحه 60' رقم:67
مسند امام احمد بن حنبل' مسند ابی بکر الصدیق رضی الله عنه' جلد 1' صفحه 9' رقم:54

کَانَتْ لِاَحَدٍ بَعْدَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ .

بات نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے غصے کو ختم کر دیا پھر انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے بعد کسی کو یہ حق نہیں ہے۔

8- حَدَّثَنَا الْحُمَیْدِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِیَادٍ الرَّصَاصِیُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ اَخْبَرَنِیْ یَزِیْدُ بْنُ خُمَیْرٍ قَالَ سَمِعْتُ سُلَیْمَ بْنَ عَامِرٍ رَجُلًا مِّنْ حِمْیَرَ یُحَدِّثُ عَنْ اَوْسَطَ الْبَجَلِیِّ اَبِیْ اِسْمَاعِیْلَ بْنِ اَوْسَطَ عَنْ اَبِیْ بَکْرٍ اَنَّهٗ سَمِعَهٗ حِیْنَ تُوُفِّیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْاَوَّلِ مَقَامِیْ هٰذَا، ثُمَّ بَکٰی فَقَالَ: عَلَیْکُمْ بِالصِّدْقِ فَاِنَّهٗ مَعَ الْبِرِّ، وَهُمَا فِی الْجَنَّةِ، وَاِیَّاکُمْ وَالْکَذِبَ فَاِنَّهٗ مَعَ الْفُجُوْرِ، وَاِنَّهُمَا فِی النَّارِ، وَسَلُوا اللّٰهَ الْعَافِیَةَ، فَاِنَّهٗ لَمْ یُؤْتَ عَبْدٌ بَعْدَ الْیَقِیْنِ خَیْرٌ مِّنَ الْعَافِیَةِ ثُمَّ قَالَ وَلَا تَقَاطَعُوْا، وَلَا تَدَابَرُوْا، وَلَا تَبَاغَضُوْا، وَلَا تَحَاسَدُوْا، وَکُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ اِخْوَانًا .

حضرت اوسط بجلی ابو اسماعیل بن اوسط' حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کرتے ہیں جب رسول اللہ ﷺ کا وصال ہوا' تو یہ کہتے ہوئے سنا کہ پچھلے سال رسول اللہ ﷺ اسی جگہ کھڑے ہوئے تھے جہاں میں کھڑا ہوں' پھر وہ رونے لگے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم کو سچ کہنا لازم ہے کیونکہ وہ نیکی کے ساتھ ہوتا ہے اور یہ دونوں جنت میں ہوں گی (یعنی سچ اور نیکی) اور تم کو جھوٹ سے بچنا لازم ہے کیونکہ وہ گناہوں سے ہے اور یہ دونوں جہنم میں ہوں گے (یعنی جھوٹ اور گناہ)۔ اور تم لوگ اللہ تعالیٰ سے عافیت کا سوال کیا کرو کیونکہ کسی بھی بندے کو یقین کے بعد بہترین بھلائی اللہ کی دی ہوئی عافیت ہے۔'' پھر آپ ﷺ نے یہ بات بھی ارشاد فرمائی: ''آپس میں قطع تعلق نہ کرو ایک دوسرے کی طرف پیٹھ نہ پھیرو ایک دوسرے پر غصہ نہ کرو۔ اور ایک دوسرے سے حسد نہ کرو اور اللہ کے بندو! بھائی بھائی بن کے رہو۔''

8- السنن الکبری للبیهقی' باب شهادة اهل العصبیة' جلد 10' صفحه 232' رقم:21591
مسند ابی یعلی' مسند ابی بکر الصدیق رضی الله عنه' جلد 1' صفحه 112' رقم:121
مسند امام احمد بن حنبل' مسند ابی بکر الصدیق رضی الله عنه' جلد 1' صفحه 5' رقم:17
مشکل الآثار للطحاوی' باب بیان مشکل ما روی من رسول الله فی الحسد' جلد 1' صفحه 455' رقم:388
الخطب والمواعظ لابی عبید' مواعظ ابی بکر الصدیق فی خطبته ووصایا' صفحه 185' رقم:118

2 - مُسْنَدُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ

مسند حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ

9- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا عُبَيْدٍ يَقُولُ: شَهِدْتُ الْعِيدَ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَبَدَاَ بِالصَّلَاةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ وَقَالَ: اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ صِيَامِ هٰذَيْنِ الْيَوْمَيْنِ: يَوْمِ الْفِطْرِ وَيَوْمِ الْاَضْحٰى، فَاَمَّا يَوْمُ الْفِطْرِ فَيَوْمُ فِطْرِكُمْ مِنْ صِيَامِكُمْ، وَاَمَّا يَوْمُ الْاَضْحٰى فَكُلُوا فِيهِ مِنْ لَحْمِ نُسُكِكُمْ.

حضرت ابوعبید بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ عید کی نماز میں شریک ہوا' آپ نے خطبہ دینے سے پہلے نماز ادا کی پھر فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ان دو دنوں کا روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے۔ عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کے دن کا، عیدالفطر کا دن تو تمہارے روزوں کے افطار کا دن ہے اور عیدالاضحیٰ اس دن تم اپنی قربانی کا گوشت کھاؤ۔

ثُمَّ شَهِدْتُ الْعِيدَ مَعَ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ، فَوَافَقَ ذٰلِكَ يَوْمَ جُمُعَةٍ، فَبَدَاَ بِالصَّلَاةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ، ثُمَّ قَالَ: اِنَّ هٰذَا يَوْمٌ اجْتَمَعَ فِيهِ عِيدَانِ لِلْمُسْلِمِينَ، فَمَنْ كَانَ هَا هُنَا مِنْ اَهْلِ الْعَوَالِي فَاَحَبَّ اَنْ يَذْهَبَ فَقَدْ اَذِنَّا لَهُ، وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يَمْكُثَ فَلْيَمْكُثْ.

پھر میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں عید کی نماز میں شریک ہوا تو اس دن جمعہ بھی تھا انہوں نے خطبے سے پہلے نماز ادا کی پھر فرمایا: آج وہ دن ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے لیے دو عیدیں اکٹھی کر دی ہیں (یعنی عید اور جمعۃ المبارک) تو یہاں اطراف واکناف میں رہنے والے جو لوگ موجود ہیں' ان میں سے اگر کوئی شخص جانا چاہے تو ہم اسے اجازت دیتے ہیں اور جو شخص ٹھہرنا چاہے وہ ٹھہر جائے۔

ثُمَّ شَهِدْتُ الْعِيدَ مَعَ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ فَبَدَاَ

پھر میں حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ کی

9- السنن الکبریٰ للبیهقی' باب لا یصام یوم الفطر ولایوم النحر' جلد 4' صفحه 260' رقم:8508
المنتقی لابن الجارود' باب الصیام' جلد 1' صفحه 107' رقم:401
سنن ابوداؤد' باب فی صوم العیدین' جلد 2' صفحه 294' رقم:2418
سنن ابن ماجه' باب فی النهی عن صیام یوم الفطر والاضحی' جلد 1' صفحه 547' رقم:1722
صحیح ابن خزیمه' باب النهی عن صوم یوم الفطر' جلد 4' صفحه 312' رقم:2959
مسند ابی یعلیٰ' مسند عمر بن الخطاب' جلد 1' صفحه 142' رقم:152
مسند امام احمد بن حنبل' مسند عمر بن الخطاب' جلد 1' صفحه 24' رقم:163

بِالصَّلَاةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ وَقَالَ: لَا يَاْكُلَنَّ اَحَدُكُمْ مِنْ لَحْمِ نُسُكِهِ فَوْقَ ثَلَاثٍ.

اقتداء میں عید کی نماز میں شریک ہوا تو انہوں نے خطبے سے پہلے نماز ادا کی اور یہ فرمایا کہ کوئی بھی شخص اپنی قربانی کے گوشت کو تین دن سے زیادہ ہرگز نہ کھائے۔

قَالَ اَبُو بَكْرٍ الْحُمَيْدِيُّ قُلْتُ لِسُفْيَانَ: اِنَّهُمْ يَرْفَعُونَ هٰذِهِ الْكَلِمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ. قَالَ سُفْيَانُ: لَا اَحْفَظُهَا مَرْفُوعَةً، وَهِيَ مَنْسُوخَةٌ.

حضرت سفیان سے ابوبکر حمیدی کہتے ہیں کہ محدثین نے تو یہ کلمات حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر روایت کیے ہیں۔ تو حضرت سفیان بولے: میرے حافظے کے مطابق یہ روایت مرفوع نہیں ہے' یہ روایت منسوخ ہے۔

10- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ الْاَحْوَلُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَرْجِسٍ يَقُولُ: رَاَيْتُ الْاُصَيْلِعَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اَتَى الْحَجَرَ الْاَسْوَدَ فَقَبَّلَهُ، ثُمَّ قَالَ: وَاللّٰهِ اِنِّي لَاَعْلَمُ اَنَّكَ حَجَرٌ لَا تَضُرُّ وَلَا تَنْفَعُ، وَلَوْلَا اَنِّي رَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُكَ مَا قَبَّلْتُكَ.

حضرت عبداللہ بن سرجس بیان کرتے ہیں کہ میں نے ننگے سر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو دیکھا آپ حجر اسود کے پاس آئے پس اس کو چوما' پھر وہ بولے: اللہ کی قسم! میں جانتا ہوں کہ تو ایک پتھر ہے نہ کوئی نقصان پہنچا سکتا ہے اور نہ کوئی نفع' اگر میں نے رسول اللہ ﷺ کو تمہیں چومتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں تمہیں کبھی بھی نہ چومتا۔

11- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا

حضرت معدان بن ابوطلحہ یعمری' حضرت عمر بن

10- السنن الکبریٰ للبیهقی' باب تقبیل الحجر' جلد 5' صفحه 74' رقم:9487
المستدرك للحاکم' اوّل کتاب المناسك' جلد 1' صفحه 628' رقم:1682
سنن ابن ماجه' باب استلام الحجر' جلد 2' صفحه 981' رقم:2943
مسند ابی یعلیٰ' مسند عمر بن الخطاب رضی اللّٰه عنه' جلد 1' صفحه 169' رقم:189
مسند امام احمد بن حنبل' مسند عمر بن الخطاب' جلد 1' صفحه 46' رقم:325

11- سنن ابن ماجه' باب من اکل الثوم فلا یقربن المسجد' جلد 1' صفحه 324' رقم:1014
صحیح ابن خزیمه' باب الدلیل علی أن النهی عن اتیان المسجد لاکلهن شیئا' جلد 3' صفحه 84' رقم:1666
صحیح مسلم' باب نهی من اکل ثوما او بصلا او کراثا او نحوها' جلد 2' صفحه 81' رقم:1286
مسند البزار' مسند عمر بن الخطاب رضی اللّٰه عنه' جلد 1' صفحه 77' رقم:314
مصنف ابن أبی شیبة' باب ما جاء فی خلافة عمر بن الخطاب' جلد 7' صفحه 457' رقم:37062

يَحْيَى بْنُ صَبِيحٍ الْخُرَاسَانِيُّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ الْيَعْمَرِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّهُ قَالَ: إِنِّي لَأَحْسِبُ أَنَّكُمْ تَأْكُلُونَ شَجَرَتَيْنِ - يَعْنِي خَبِيثَتَيْنِ - الْبَصَلَ وَالثُّومَ، فَإِنْ كُنْتُمْ لَا بُدَّ فَاعِلِينَ فَاقْتُلُوهُمَا بِالنُّضْجِ، ثُمَّ كُلُوهُمَا، فَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجِدُ رِيحَهُ مِنَ الرَّجُلِ فَيَأْمُرُ بِهِ فَيُخْرَجُ إِلَى الْبَقِيعِ.

خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ تم لوگ ان دو درختوں کو کھاتے ہو یعنی دو بودار درخت پیاز اور لہسن' اگر تم نے ضرور ایسا کرنا ہے تم پکا کر ان کی بو کو ختم کر دو پھر انہیں کھاؤ کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ کو کسی آدمی سے اس کی بو محسوس ہوتی تو آپ ﷺ اس کے بارے میں حکم دیتے تھے تو اسے بقیع کی طرف نکال دیا جاتا تھا۔

12- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ قَالَ سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ أَبِي الْجَعْدِ يُحَدِّثُ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ مِثْلَهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَلَمْ يَذْكُرْ حُصَيْنٌ مَعْدَانَ.

حضرت سالم بن ابوالجعد از حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ از نبی اکرم ﷺ اسی کی مثل روایت بیان کرتے ہیں' اس میں راوی حصین نے معدان راوی کا ذکر نہیں کیا۔

13- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ أَوَّلًا قَبْلَ أَنْ نَلْقَى الزُّهْرِيَّ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ قَالَ: أَتَيْتُ بِمِائَةِ دِينَارٍ أَبْغِي بِهَا صَرْفًا، فَقَالَ طَلْحَةُ: عِنْدَنَا صَرْفٌ، انْتَظِرْ يَأْتِي خَازِنُنَا مِنَ الْغَابَةِ. وَأَخَذَ مِنِّي الْمِائَةَ الدِّينَارِ.

حضرت مالک بن اوس بن حدثان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں ایک سو دینار لے کر آیا کہ مجھے اس کا کھلا چاہیے' تو حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ بولے: ہمارے پاس کھلا ہے تم ٹھہرو تاکہ خزانچی جنگل سے آجائے' انہوں نے مجھ سے ایک سو دینار لے لیے۔

فَقَالَ لِي عُمَرُ: لَا تُفَارِقْهُ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: الذَّهَبُ بِالْوَرِقِ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ، وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ،

تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا: تم اس سے الگ نہ ہونا' کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: چاندی کے بدلے میں سونے کا

13- سنن ابن ماجه' باب من اكل الثوم فلا يقربن المسجد' جلد 1' صفحه 324' رقم:1014
صحيح ابن خزيمه' باب الدليل على أن النهى عن اتيان المسجد لا كلهن شيئا' جلد 3' صفحه 84' رقم:1666
صحيح مسلم' باب نهى من اكل ثوما او بصلا او كراثا او نحوها' جلد 2' صفحه 81' رقم:1286
مسند البزار' مسند عمر بن الخطاب رضى الله عنه' جلد 1' صفحه 77' رقم:314
مصنف ابن أبى شيبة' باب ما جاء فى خلافة عمر بن الخطاب' جلد 7' صفحه 457' رقم:37062

وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ، وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ. فَلَمَّا جَاءَ الزُّهْرِيُّ لَمْ يَذْكُرْ هَذَا الْكَلَامَ.

لین دین سود ہے ماسوائے اس کے جو ہاتھ بہ ہاتھ ہو۔ گندم کے بدلے گندم کا لین دین سود ہے سوائے اس کے جو ہاتھ بہ ہاتھ ہو۔ جو کے بدلے جو کا لین دین سود ہے سوائے اس کے جو ہاتھ بہ ہاتھ ہو۔ کھجور کے بدلے میں کھجور کا لین دین سود ہے ماسوائے اس کے جو ہاتھ بہ ہاتھ ہو۔ جب زہری آئے تو راوی نے اس کلام کو نقل نہیں کیا۔

14- وَسَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ مَالِكَ بْنَ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ النَّصْرِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: الذَّهَبُ بِالْوَرِقِ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ، وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ، وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ، وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ.

اور میں نے زہری کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے' وہ کہتے ہیں کہ میں نے مالک بن اوس رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے۔ وہ کہتے ہیں: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: ''چاندی کے بدلے سونے کا لین دین سود ہے ماسوائے اس کے جو ہاتھ بہ ہاتھ ہو۔ اور گندم کے بدلے گندم کا لین دین سود ہے ماسوائے اس کے جو ہاتھ بہ ہاتھ ہو۔ اور جو کے بدلے جو کا لین دین سود ہے ماسوائے اس کے جو ہاتھ بہ ہاتھ ہو۔ اور کھجور کے بدلے کھجور کا لین دین سود ہے سوائے اس کے جو ہاتھ بہ ہاتھ ہو۔''

قَالَ الْحُمَيْدِيُّ قَالَ سُفْيَانُ: وَهَذَا أَصَحُّ حَدِيثٍ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا، يَعْنِي فِي الصَّرْفِ.

امام حمیدی بیان کرتے ہیں سفیان نے کہا کہ اس بارے یعنی صرف میں منقول احادیث میں یہ روایت از نبی اکرم ﷺ سب سے زیادہ صحیح ہے۔

14- صحيح ابن حبان' باب الرباء' جلد 11' صفحه 386' رقم:5013
المنتقى لابن الجارود' باب ما جاء فى الربا' جلد 1' صفحه 164' رقم:651
اطراف المسند المعتلى' حديث مالك بن اوس عن عمر' جلد 5' صفحه 72' رقم:6649
السنن الصغرىٰ للبيهقى' باب تحريم الربا' جلد 2' صفحه 59' رقم:1937
سنن ابن ماجه' باب صرف الذهب بالورق' جلد 2' صفحه 759' رقم:2259

15- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ أَخْبَرَنِي طَاوُسٌ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: بَلَغَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَنَّ سَمُرَةَ بَاعَ خَمْرًا، فَقَالَ: قَاتَلَ اللَّهُ سَمُرَةَ، أَلَمْ يَعْلَمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَعَنَ اللَّهُ الْيَهُودَ، حُرِّمَتْ عَلَيْهِمُ الشُّحُومُ فَجَمَلُوهَا فَبَاعُوهَا.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو یہ اطلاع ملی کہ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ شراب بیچتے ہیں تو وہ بولے: اللہ تعالیٰ سمرہ کو برباد کرے! کیا اسے علم نہیں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہے کہ ”اللہ تعالیٰ یہودیوں پر لعنت کرے کہ جب ان کے لیے چربی کو حرام قرار دیا گیا تو انہوں نے اسے پگھلا کر بیچا۔“

16- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي فُلَانٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ بِيَدِهِ عَلَى الْمِنْبَرِ هٰكَذَا - يَعْنِي يُحَرِّكُهَا يَمِينًا وَشِمَالًا - عُوَيْمِلٌ لَنَا بِالْعِرَاقِ، عُوَيْمِلٌ لَنَا بِالْعِرَاقِ خَلَطَ فِي فَيْءِ الْمُسْلِمِينَ أَثْمَانَ الْخَمْرِ وَالْخَنَازِيرِ، وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَعَنَ اللَّهُ الْيَهُودَ، حُرِّمَتْ عَلَيْهِمُ الشُّحُومُ فَجَمَلُوهَا فَبَاعُوهَا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو منبر پر اپنے ہاتھ سے اس طرح اشارہ کرتے ہوئے یعنی اپنے ہاتھ کو دائیں اور بائیں طرف حرکت دیتے ہوئے یہ کہتے ہوئے سنا عراق میں ہمارے عمال (یعنی گورنر) نے مسلمانوں کے مال فے میں شراب اور خنزیر کی قیمتیں شامل کر دی ہیں' حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ”اللہ تعالیٰ یہودیوں پر لعنت کرے اس کے لیے چربی کو حرام قرار دیا گیا تو انہوں نے اسے پگھ

15- المنتقى لابن الجارود' باب فى التجارات' جلد 1' صفحه 149' رقم:578
اتحاف الخيره المهرة للبوصيرى' باب فيمن حرمت عليهم الشحوم فباعوها فاكلوا ثمنا' جلد 3' صفحه 338' رقم:2864
السنن الصغرىٰ للبيهقى' باب الشفعة' جلد 2' صفحه 132' رقم:2232
سنن ابن ماجه' باب التجارة فى الخمر' جلد 2' صفحه 1122' رقم:3383
سنن الدارمى' باب النهى عن الخمر وشرائها' جلد 2' صفحه 156' رقم:2104

16- السنن الكبرىٰ للبيهقى' باب لا ياخذ منهم فى الجزية خمرا ولا خنزيرا' جلد 9' صفحه 205' رقم:19208
جامع الاصول لابن اثير' مسند عمر بن الخطاب' جلد 7' صفحه 283' رقم:30078
مصنف عبد الرزاق' باب بيع الخمر' جلد 8' صفحه 196' رقم:14855
جامع الاحاديث للسيوطى' مسند عمر بن الخطاب' جلد 27' صفحه 283' رقم:30078
كنز العمال للهندى' باب بيع الخمر' جلد 4' صفحه 291' رقم:9982

يَعْنِي أَذَابُوهَا.

کر فروخت کیا۔“ جمل: یعنی انہوں نے اسے پگھلا دیا۔

17- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ مَالِكَ بْنَ أَنَسٍ يَسْأَلُ زَيْدَ بْنَ أَسْلَمَ فَقَالَ زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ حَمَلْتُ عَلَى فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَرَأَيْتُهُ يُبَاعُ، فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَشْتَرِيهِ؟ فَقَالَ: لَا تَشْتَرِهِ وَلَا تَعُدْ فِي صَدَقَتِكَ.

حضرت امام مالک بن انس نے زید بن اسلم سے سوال کیا تو زید بن اسلم نے کہا کہ میں نے اپنے والد کو سنا ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے اپنا ایک گھوڑا اللہ کی راہ میں دیا پھر بعد میں نے اس گھوڑے کو فروخت ہوتے ہوئے دیکھا تو میں نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا: میں اسے خرید لوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم اسے نہ خریدو اور اپنا صدقہ واپس مت لو۔

18- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ مِثْلَهُ، إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: رَآهَا تُبَاعُ أَوْ بَعْضَ نِتَاجِهَا.

حضرت ابوبختیانی از ابن سیرین از حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اسی کی مثل روایت کی گئی ہے' البتہ اس میں یہ الفاظ ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے فروخت ہوتے ہوئے دیکھا تھا یا شائد اس کے بچوں میں سے کسی جانور کو فروخت ہوتے ہوئے دیکھا تھا۔

19- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ الْعُمَرِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرٍ

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: حج

17- صحيح بخارى' باب هل يشترى صدقته' جلد 2' صفحه 542' رقم:1419
مؤطا امام مالك' باب اشتراء الصدقة والعود فيها' جلد 1' صفحه 282' رقم:624
السنن الكبرىٰ للبيهقى' باب كراهية اتباع ما تصدق به من يدى من تصدق عليه' جلد 4' صفحه 151' رقم:7881
سنن ابوداؤد' باب الرجل يتباع صدقته' جلد 2' صفحه 21' رقم:1595
صحيح ابن حبان' باب الرجوع فى الهبة' جلد 11' صفحه 525' رقم:5124

19- مسند امام احمد بن حنبل' مسند عمر بن الخطاب' جلد 1' صفحه 25' رقم:166
مصنف عبد الرزاق' باب هل يعود الرجل فى صدقته' جلد 9' صفحه 117' رقم:16573
اطراف المسند المعتلى' حديث اسلم مولى عمر' جلد 5' صفحه 17' رقم:6528
كنز العمال للهندى' باب الرجوع عن الهبة' جلد 16' صفحه 919' رقم:46218
جامع الاحاديث للسيوطى' مراسيل محمد بن سيرين' جلد 17' صفحه 151' رقم:44517

بْنِ رَبِيْعَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : تَابِعُوا بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَاِنَّ مُتَابَعَةً بَيْنَهُمَا يَزِيْدَانِ فِي الْاَجَلِ، وَيَنْفِيَانِ الْفَقْرَ وَالذُّنُوْبَ كَمَا يَنْفِي الْكِيْرُ الْخَبَثَ .

اور عمرے کی متابعت کرو کیونکہ ان دونوں کی متابعت میں زندگی میں اضافہ ہوتا ہے اور غربت اور گناہ ختم ہوتے ہیں جس طرح بھٹی لوہے کے میل کچیل کو دور کر دیتی ہے۔

20– قَالَ سُفْيَانُ: هٰذَا الْحَدِيْثُ حَدَّثَنَاهُ عَبْدُ الْكَرِيْمِ الْجَزَرِيُّ عَنْ عَبْدَةَ عَنْ عَاصِمٍ فَلَمَّا قَدِمَ عَبْدَةُ اَتَيْنَاهُ لِنَسْاَلَهُ فَقَالَ: اِنَّمَا حَدَّثَنِيْهِ عَاصِمٌ وَّهٰذَا عَاصِمٌ حَاضِرٌ، فَذَهَبْنَا اِلٰى عَاصِمٍ فَسَاَلْنَاهُ عَنْهُ فَحَدَّثَنَا بِهٖ هٰكَذَا، ثُمَّ سَمِعْتُهُ مِنْهُ بَعْدَ ذٰلِكَ، فَمَرَّةً يَقِفُهُ عَلٰى عُمَرَ وَلَا يَذْكُرُ فِيْهِ عَنْ اَبِيْهِ، وَاَكْثَرُ ذٰلِكَ كَانَ يُحَدِّثُهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

حضرت سفیان کہتے ہیں کہ یہ روایت راوی عبدالکریم نے عبدہ راوی کے حوالے سے از عاصم بیان کی تھی۔ پس جب عبدہ آئے تو ہم اس روایت کے بارے میں جانے کے لیے ان کے پاس حاضر ہوئے تو انہوں نے بتایا: عاصم نے یہ روایت مجھے سنائی ہے اور عاصم یہ موجود ہیں تو ہم لوگ عاصم کے پاس گئے اور ان سے اس روایت کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے یہ روایت اسی طرح ہمیں سنائی۔ پھر اس کے بعد میں نے ان سے سنا کہ ایک مرتبہ انہوں نے اس روایت کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ تک موقوفاً بیان کیا اور ایک مرتبہ انہوں نے اس کی سند میں اپنے والد کا ذکر نہیں کیا۔ لیکن اکثر اوقات وہ اس روایت کو عبداللہ بن عامر از والد خود از حضرت عمر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ بیان کرتے ہیں۔

قَالَ سُفْيَانُ: وَرُبَّمَا سَكَتْنَا عَنْ هٰذِهِ الْكَلِمَةِ: يَزِيْدَانِ فِي الْاَجَلِ . فَلَا نُحَدِّثُ بِهَا مَخَافَةَ اَنْ يَّحْتَجَّ بِهَا هٰؤُلَاءِ – يَعْنِي الْقَدَرِيَّةَ – وَلَيْسَ لَهُمْ فِيْهَا حُجَّةٌ.

سفیان کہتے ہیں: بعض اوقات وہ ہمارے سامنے یہ الفاظ بھی بیان نہیں کرتے تھے۔ ''یہ دونوں زندگی میں اضافہ کرتے ہیں۔'' تو ہم ان کلمات کو حدیث میں بیان نہیں کرتے ہیں اس خوف کی وجہ سے کہ کہیں وہ لوگ

20- اتحاف الخیرہ المھرة للبوصیری' باب اتمام الحج والعمرة وفضل متابعتهما' جلد 3' صفحه 49' رقم:2482
مجمع الزوائد للهیثمی' باب المتابعة بین الحج' جلد 3' صفحه 604' رقم:5654
جامع الاحادیث للسیوطی' حرف التاء' جلد 11' صفحه 194' رقم:10548
کنز العمال' احکام العمرة من الاکمال' جلد 5' صفحه 200' رقم:12308

اس کے ذریعے استدلال نہ کریں۔ سفیان کی مراد وہ لوگ تھے جو تقدیر کا انکار کرتے ہیں حالانکہ اس روایت میں ان کے لیے کوئی دلیل نہیں ہے۔

21– حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ اَبِي لُبَابَةَ – حَفِظْنَاهُ مِنْهُ غَيْرَ مَرَّةٍ – قَالَ سَمِعْتُ اَبَا وَائِلٍ: شَقِيقَ بْنَ سَلَمَةَ يَقُوْلُ كَثِيْرًا مَا يَقُوْلُ: ذَهَبْتُ اَنَا وَمَسْرُوْقٌ اِلَى الصُّبَيِّ بْنِ مَعْبَدٍ نَسْتَذْكِرُهُ هٰذَا الْحَدِيْثَ، فَقَالَ الصُّبَيُّ: كُنْتُ رَجُلًا نَصْرَانِيًّا فَاَسْلَمْتُ فَخَرَجْتُ اُرِيْدُ الْحَجَّ، فَلَمَّا كُنْتُ بِالْقَادِسِيَّةِ اَهْلَلْتُ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ جَمِيعًا، فَسَمِعَنِيْ سَلْمَانُ بْنُ رَبِيْعَةَ وَزَيْدُ بْنُ صُوحَانَ فَقَالَا: لَهٰذَا اَضَلُّ مِنْ بَعِيرِ اَهْلِهٖ . فَكَاَنَّمَا حُمِلَ عَلَيَّ بِكَلِمَتِهِمَا جَبَلٌ، فَلَقِيتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَاَخْبَرْتُهُ فَاَقْبَلَ عَلَيْهِمَا فَلَامَهُمَا، ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيَّ فَقَالَ: هُدِيتَ لِسُنَّةِ نَبِيِّكَ، هُدِيتَ لِسُنَّةِ نَبِيِّكَ.

حضرت ابو وائل شقیق بن سلمہ روایت کرتے ہیں کہ میں اور مسروق صبی بن معبد کے پاس گئے تا کہ ان سے اس حدیث کے بارے میں تذکرہ کریں تو صبی نے کہا: میں ایک عیسائی تھا پس میں نے اسلام قبول کیا تو حج کرنے کے ارادے سے نکلا' جب میں قادسیہ پہنچا تو وہاں میں نے حج اور عمرے دونوں کا اکٹھا احرام باندھا۔ سلمان بن ربیعہ اور زید بن صوحان نے مجھے سنا تو وہ بولے یہ شخص اپنے گھر کے اونٹ سے زیادہ گمراہ ہے۔ ان کے ان کلمات کی وجہ سے گویا میرے اوپر پہاڑ ٹوٹ پڑا' جب میری ملاقات حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے ہوئی تو میں نے انہیں اس بارے میں بتایا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان دونوں کی طرف متوجہ ہوئے اور ان دونوں کو ملامت کی پھر میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ تمہارے نبی کی سنت کی طرف تمہاری رہنمائی کی گئی ہے۔ تمہارے نبی کی سنت کی طرف تمہاری رہنمائی کی گئی ہے۔

قَالَ سُفْيَانُ: يَعْنِي اَنَّهُ قَدْ جَمَعَ بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَجَازَهُ وَلَيْسَ اَنَّهُ فَعَلَهُ هُوَ .

سفیان کہتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ حج اور عمرہ اکٹھا ادا کیا تھا۔ اور رسول اللہ ﷺ نے اسے درست

21- السنن الکبری للبیهقی' باب جواز القرآن وهو الجمع بین الحج والعمرة' جلد 4' صفحه 352' رقم:9034
المعجم الاوسط للطبرانی' من اسمه علی' جلد 4' صفحه 126' رقم:3781
صحیح ابن حبان' باب القرآن' جلد 9' صفحه 219' رقم:3910
مسند امام احمد بن حنبل' مسند عمر بن الخطاب' جلد 1' صفحه 14' رقم:83
مصنف ابن ابی شیبة' باب فیمن قرن بین الحج والعمرة' جلد 3' صفحه 726' رقم:14497

قرار دیا ہے۔اس سے مراد یہ نہیں ہے کہ آپ نے خود ایسا کیا ہے۔

22- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ وَبِشْرُ بْنُ بَكْرٍ قَالاَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ اَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنِي عِكْرِمَةُ مَوْلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ وَهُوَ بِوَادِي الْعَقِيقِ: اَتَانِي اللَّيْلَةَ اٰتٍ مِنْ رَبِّي فَقَالَ: صَلِّ فِيْ هٰذَا الْوَادِي الْمُبَارَكِ وَقَالَ: عُمْرَةٌ فِيْ حَجَّةٍ ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس وقت وادی عقیق میں موجود تھے۔ ”آج رات میرے رب کی طرف سے بھیجا ہوا میرے پاس آیا اور بولا: آپ اس مبارک وادی میں نماز ادا کیجئے اور کہا کہ عمرہ حج میں ہے۔“

23- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ قَالَ سَمِعْتُ عَاصِمَ بْنَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اِذَا اَقْبَلَ اللَّيْلُ مِنْ هَا هُنَا وَاَدْبَرَ النَّهَارُ مِنْ هَا هُنَا، وَغَرَبَتِ الشَّمْسُ فَقَدْ اَفْطَرَ الصَّائِمُ۔

حضرت عاصم بن عمر بن خطاب اپنے والد سے، وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”جب رات اس طرف سے آجائے اور دن اس طرف سے چلا جائے اور سورج ڈوب جائے تو روزہ دار کو چاہیے کہ روزہ افطار کرلے۔“

22- السنن الکبری للبیهقی، باب من اختار القران وزعم ان النبی کان قارنا، جلد 5، صفحه 14، رقم: 9108
صحیح بخاری، باب قول النبی صلی اللّٰه علیه وسلم العتیق واد مبارك، جلد 2، صفحه 556، رقم: 1461
مسند امام احمد بن حنبل، مسند عمر بن الخطاب، جلد 1، صفحه 24، رقم: 161
نصب الرایة لاحادیث الهدایة، باب القران، جلد 3، صفحه 108
صحیح مسلم، باب التعریس بذی الحلیفة والصلاة بها اذا صدر من الحج او العمرة، جلد 1، صفحه 981 رقم: 1346

23- مسند البزار، احادیث عاصم بن عمر عن ابیه، جلد 1، صفحه 344، رقم: 262
السنن الصغریٰ للبیهقی، باب وقت الصوم، جلد 1، صفحه 408، رقم: 1350
جامع الاصول لابن اثیر، النوع الاوّل فی وقت الافطار، جلد 6، صفحه 371، رقم: 4549
مستخرج أبی عوانة، باب الدلیل عن ان الصائم اذا واصل کان مفطرا، جلد 4، صفحه 40، رقم: 2251
مصنف ابن ابی شیبة، باب تعجیل الافطار وما ذکر فیه، جلد 3، صفحه 11، رقم: 9034

24- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَعْمَرٍ وَغَيْرِهٖ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ حُوَيْطِبِ بْنِ عَبْدِ الْعُزّٰى عَنِ ابْنِ السَّعْدِيِّ: اَنَّهُ قَدِمَ عَلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ مِنَ الشَّامِ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: اَلَمْ اُخْبَرْ اَنَّكَ تَلِيْ اَعْمَالاً مِّنْ اَعْمَالِ الْمُسْلِمِيْنَ فَتُعْطٰى عُمَالَتَكَ فَلَا تَقْبَلُ ؟ فَقُلْتُ: اَجَلْ، اِنَّ لِيْ اَفْرَاسًا اَوْ لِيْ اَعْبُدٌ وَّاَنَا بِخَيْرٍ، وَاُرِيْدُ اَنْ يَّكُوْنَ عَمَلِيْ صَدَقَةً عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ ۔ فَقَالَ عُمَرُ: فَلَا تَفْعَلْ، فَاِنِّيْ قَدْ اَرَدْتُ مِثْلَ الَّذِيْ اَرَدْتَ، وَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعْطِيْنِي الْعَطَاءَ فَاَقُوْلُ اَعْطِهِ مَنْ هُوَ اَحْوَجُ اِلَيْهِ مِنِّيْ، وَاِنَّهُ اَعْطَانِيْ مَرَّةً مَالاً، فَقُلْتُ: اَعْطِهِ مَنْ هُوَ اَحْوَجُ اِلَيْهِ مِنِّيْ ۔ فَقَالَ: يَا عُمَرُ مَا اٰتَاكَ اللّٰهُ بِهٖ مِنْ هٰذَا الْمَالِ عَنْ غَيْرِ مَسْاَلَةٍ وَلَا اِشْرَافِ نَفْسٍ فَخُذْهُ فَتَمَوَّلْهُ وَتَصَدَّقْ بِهٖ، وَمَا لَا فَلَا تُتْبِعْهُ نَفْسَكَ ۔

حضرت ابن سعدی روایت کرتے ہیں کہ وہ شام سے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا مجھے پتہ چلا ہے تم مسلمانوں کی عمال کی ذمہ داری ادا کرتے رہے ہو؟ جب تمہیں تنخواہ دی گئی تو تم نے اسے قبول نہیں کیا میں نے جواب دیا: ہاں! میرے پاس گھوڑے ہیں۔میرے پاس غلام ہیں اور میں اچھی حالت میں ہوں۔میں تو یہ چاہتا ہوں کہ میری تنخواہ مسلمانوں کے لیے صدقہ ہو جائے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم ایسا نہ کرو کیونکہ جو ارادہ تم نے کیا ہے یہ ارادہ ایک مرتبہ میں نے بھی کیا تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب مجھے کچھ عطا کرتے تو میں یہ عرض کرتا کہ آپ یہ اسے دے دیں جس کو مجھ سے زیادہ ضرورت ہے۔ایک مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے مال دیا تو میں نے عرض کی: آپ یہ اسے عطا کر دیجئے جسے مجھ سے زیادہ اس کی ضرورت ہو، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”اے عمر! اللہ تعالیٰ مانگے بغیر اور تمہاری دلچسپی ظاہر کیے بغیر اس مال میں سے جو کچھ تمہیں عطا کرے اسے لے لو اور اس کے ذریعے اپنے مال میں اضافہ کرو اسے صدقہ کرو اور جو مال ایسا نہ ہو تو تم اس کے پیچھے اپنے آپ کو نہ لگاؤ۔“

24- سنن النسائی الکبریٰ، باب من آتاه اللّٰه مالا من غیر مسألة، جلد 2، صفحه 56، رقم: 2386
السنن الکبریٰ للبیهقی، باب اعطاء الغنی من التطوع، جلد 6، صفحه 183، رقم: 12398
سنن الدارمی، باب النهی عن رد الهدیة، جلد 1، صفحه 475، رقم: 1647
صحیح ابن خزیمة، باب اعطاء العامل علی الصدقة، جلد 4، صفحه 67، رقم: 2365
صحیح بخاری، باب رزق الحکام والعاملین علیها، جلد 6، صفحه 262، رقم: 6744
صحیح مسلم، باب الاباحة الاخذ لمن اعطی من غیر مسألة ولا اشراف، جلد 3، صفحه 98، رقم: 2452

25– حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ وَمَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّهٗ سَمِعَ مَالِكَ بْنَ اَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ: اِنَّ اَمْوَالَ بَنِی النَّضِيرِ كَانَتْ مِمَّا اَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِمَّا لَمْ يُوْجِفِ الْمُسْلِمُوْنَ عَلَيْهِ بِخَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ، فَكَانَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِصَةً، فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنْفِقُ عَلٰى اَهْلِهٖ مِنْهُ نَفَقَةَ سَنَةٍ، وَمَا بَقِیَ جَعَلَهٗ فِی الْكُرَاعِ وَالسِّلَاحِ عُدَّةً فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ۔

قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: وَكَانَ سُفْيَانُ رُبَّمَا قَالَ فِیْ هٰذَا الْحَدِيْثِ: يَحْبِسُ مِنْهُ نَفَقَةَ سَنَتِهٖ۔

حضرت مالک بن اوس بن حدثان بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ بنونضیر کا مال وہ جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو مال فے کے طور پر عطا کیا ہے۔ مسلمانوں نے ان کے لیے گھوڑے اور سواریاں نہیں دوڑائیں یہ مال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے خالص ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے اہل خانہ پر سالانہ خرچ کرتے تھے اور جو باقی بچ جاتا تھا' اسے گھوڑوں اور اسلحہ کے لیے یعنی اللہ کی راہ میں تیاری کے لیے استعمال کرتے تھے۔

امام ابوبکر حمیدی بیان کرتے ہیں کہ کبھی سفیان نے اس روایت میں یہ الفاظ کہے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس مال میں سے سال کا خرچ روک لیتے تھے۔

26– حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ السَّخْتِيَانِیُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِيْنَ عَنْ اَبِی الْعَجْفَاءِ السُّلَمِیِّ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ: اَلَا لَا تَغْلُوا صُدُقَ النِّسَاءِ، فَاِنَّهَا لَوْ كَانَتْ مَكْرُمَةً فِی الدُّنْيَا اَوْ تَقْوٰی عِنْدَ اللّٰهِ كَانَ اَوْلَاكُمْ اَوْ اَحَقَّكُمْ بِهَا النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا عَلِمْتُ

حضرت ابوعجفہ سلمی بیان کرتے ہیں میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: خبردار! تم لوگ عورتوں کے مہر زیادہ مقرر نہ کرو کیونکہ اگر یہ چیز دنیا میں معزز ہوتی یا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں تقویٰ کا ذریعہ ہوتی تو تم سے زیادہ لائق اور تم سے زیادہ حقدار نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے۔ میرے علم کے مطابق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

25- صحیح بخاری' باب المحجن ومن یتترس بترس صاحبه ' جلد 3' صفحه 106' رقم:2748
صحیح مسلم' باب حکم الفیء' جلد 3' صفحه 137' رقم:1757
السنن الکبریٰ للبیهقی' باب ما جاء فی مصرف اربعة اغماس الفی' جلد 6' صفحه 345' رقم:13349
المعجم الاوسط للطبرانی' من اسمه مفضل' جلد 9' صفحه 82' رقم:9191

26- سنن سعید بن منصور' باب ما جاء فی الصداق' جلد 1' صفحه 165' رقم:596
سنن ابوداؤد' باب الصدق' جلد 2' صفحه 199' رقم:2108
المستدرك للحاكم' كتاب النكاح' جلد 2' صفحه 472' رقم:2725
صحیح ابن حبان' باب فضل الجهاد' جلد 10' صفحه 480' رقم:4620
مسند امام احمد بن حنبل' مسند عمر بن الخطاب رضی الله عنه ' جلد 1' صفحه 40' رقم:285

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ امْرَاَةً مِّنْ نِسَائِهٖ وَلَا اَنْكَحَ ابْنَةً مِّنْ بَنَاتِهٖ عَلٰى اَكْثَرَ مِنْ ثِنْتَیْ عَشْرَةَ اُوقِيَّةً، وَاِنَّ اَحَدَكُمُ الْيَوْمَ لَيُغْلِیْ بِصَدُقَةِ الْمَرْاَةِ حَتّٰى تَكُوْنَ لَهَا عَدَاوَةٌ فِیْ نَفْسِهٖ حَتّٰى يَقُوْلَ كَلِفْتُ اِلَيْكِ عَلَقَ الْقِرْبَةِ۔ قَالَ: وَكُنْتُ غُلَامًا شَابًّا فَلَمْ اَدْرِ مَا عَلَقُ الْقِرْبَةِ۔

نے اپنی ازواج میں سے جس زوجہ کے ساتھ بھی نکاح کیا یا اپنی بیٹیوں میں سے جس بیٹی کا بھی نکاح کیا' ان میں سے کسی کا مہر بارہ اوقیہ سے زیادہ مقرر نہیں کیا لیکن آج تم اپنی بیوی کا مہر زیادہ ادا کرتے ہو' حتیٰ کہ اس کے دل میں اس عورت کے لیے بغض پیدا ہو جاتا ہے اور وہ یہ کہتا ہے تمہاری وجہ سے مجھے پریشانی کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ میں ایک نوجوان تھا مجھے یہ سمجھ نہیں آئی کہ ''علق القربة'' سے کیا مراد ہے۔

قَالَ: وَاُخْرٰی تَقُوْلُوْنَهَا لِبَعْضِ مَنْ يُّقْتَلُ فِیْ مَغَازِيكُمْ هٰذِهٖ: قُتِلَ فُلَانٌ شَهِيدًا اَوْ مَاتَ فُلَانٌ شَهِيدًا، وَلَعَلَّهٗ اَنْ يَّكُوْنَ قَدْ اَوْقَرَ دُفَّ رَاحِلَتِهٖ اَوْ عَجُزَهَا ذَهَبًا اَوْ وَرِقًا يَلْتَمِسُ التِّجَارَةَ، فَلَا تَقُوْلُوا ذَاكُمْ، وَلٰكِنْ قُوْلُوا كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ كَمَا قَالَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ قُتِلَ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَهُوَ فِی الْجَنَّةِ۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: دوسری بات یہ ہے کہ تم لوگ کسی غزوہ میں قتل ہو جانے والے کے متعلق یہ کہتے ہو: فلاں شہید ہوا ہے یا فلاں آدمی فوت ہوا' وہ شہید ہے جبکہ شاید اس نے اپنی سواری پر بوجھ لادا ہوا ہو اور وہ گر پڑی ہو یا چلنے سے عاجز آ گئی یا وہ سونے اور چاندی کے ساتھ تجارت کرنے جا رہا ہو تو تم لوگ یہ مت کہو بلکہ تم یہ کہو جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے یا جیسے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ''جو شخص اللہ کی راہ میں قتل ہوگا وہ جنت میں جائے گا۔''

قَالَ سُفْيَانُ: كَانَ اَيُّوْبُ اَبَدًا يَشُكُّ فِيْهِ هٰكَذَا، اَوْ قَالَ سُفْيَانُ: فَاِنْ كَانَ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَ بِهٖ هٰكَذَا وَاِلَّا فَلَمْ يُحْفَظْ۔

سفیان کہتے ہیں: راوی ایوب ہمیشہ اس روایت کے الفاظ میں شک میں رہے۔ یا سفیان کہتے ہیں: اگر تو حماد بن زید نے بھی اس روایت کو انہی الفاظ میں بیان کیا ہے ورنہ یہ روایت محفوظ نہیں ہے۔

27– حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِیْ

حضرت عبید اللہ بن ابو یزید بیان کرتے ہیں کہ

27- سنن الکبریٰ للبیهقی' باب الولد للفراش ما لم ینفه رب الفراش باللعان' جلد 2' صفحه 404' رقم:15722
مسند الشافعی' الباب السادس فیما جاء فی النسب' جلد 1' صفحه 37' رقم:93
مصنف عبد الرزاق' باب الحجر وبعضه من الکعبة ' جلد 5' صفحه 128' رقم:9152
الفقیه والمتفقه للخطیب' باب فی سقوط الاجتهاد مع وجود النص' جلد 2' صفحه 105' رقم:544
جامع الاحادیث للسیوطی' مسند عمر بن الخطاب' جلد 15' صفحه 365' رقم:28160

عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِیْ يَزِيْدَ اَخْبَرَنِیْ اَبِیْ قَالَ: اَرْسَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اِلٰی شَيْخٍ مِنْ بَنِیْ زُهْرَةَ مِنْ اَهْلِ دَارِنَا - قَدْ اَدْرَكَ الْجَاهِلِيَّةَ - فَجِئْتُ مَعَ الشَّيْخِ اِلٰی عُمَرَ وَهُوَ فِی الْحِجْرِ، فَسَاَلَهٗ عُمَرُ عَنْ وِلَادٍ مِنْ وِلَادِ الْجَاهِلِيَّةِ، فَقَالَ الشَّيْخُ: اَمَّا النُّطْفَةُ فَمِنْ فُلَانٍ، وَاَمَّا الْوَلَدُ فَعَلٰی فِرَاشِ فُلَانٍ۔ فَقَالَ عُمَرُ: صَدَقْتَ، وَلٰكِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰی بِالْفِرَاشِ، فَلَمَّا وَلَّی الشَّيْخُ دَعَاهُ عُمَرُ فَقَالَ: اَخْبِرْنِیْ عَنْ بِنَاءِ الْكَعْبَةِ۔ فَقَالَ: اِنَّ قُرَيْشًا تَقَوَّتْ لِبِنَاءِ الْكَعْبَةِ فَعَجَزُوْا وَاسْتَقْصَرُوْا فَتَرَكُوْا بَعْضَهَا فِی الْحِجْرِ۔ فَقَالَ عُمَرُ: صَدَقْتَ۔

مجھے میرے والد نے یہ بات بتائی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ہمارے علاقے بنوزہرہ کے ایک شیخ کو پیغام بھجوایا اس نے دورِ جاہلیت پایا تھا۔ میں اس بزرگ کے ساتھ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس وقت حطیم میں موجود تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے دورِ جاہلیت میں پیدا ہونے والے مولودوں کے بارے پوچھا اس شیخ نے کہا: جہاں تک نطفہ کا تعلق ہے تو وہ فلاں آدمی کا تھا جہاں تک پیدائش کا تعلق ہے تو وہ فلاں آدمی کے بستر پر ہوئی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے درست کہا لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بستر کے حق میں فیصلہ دیا ہے۔ جب وہ بزرگ شخص واپس چلا گیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں بلایا اور فرمایا کہ تم مجھے خانہ کعبہ کی تعمیر کے بارے میں بتاؤ۔ اس نے بتایا قریش خانہ کعبہ کی تعمیر میں تفاوت کیا تو عاجز آ گئے' ان کے پاس مال کم ہو گیا تو انہوں نے حجر والی جگہ کا کچھ حصہ چھوڑ دیا۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے سچ کہا ہے۔

28- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِیُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو منبر پر یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے بے شک اللہ تعالیٰ نے

28- سنن ترمذی' باب ما جاء فی تحقیق الرجم' جلد 4' صفحہ 38' رقم: 1432
صحیح مسلم' باب رجم الثیب فی الزنی' جلد 3' صفحہ 131' رقم: 1691
مسند امام احمد بن حنبل' مسند عمر بن الخطاب' جلد 1' صفحہ 47' رقم: 331
مصنف عبد الرزاق' باب الرجم والاحصان' جلد 7' صفحہ 315' رقم: 13329
مسند ابو عوانة' باب ذکر الخبر المبین ان الرجم فی آیة من کتاب اللّٰہ' جلد 4' صفحہ 123' رقم: 6258

عَلَی الْمِنْبَرِ يَقُوْلُ: اِنَّ اللّٰهَ بَعَثَ مُحَمَّدًا بِالْحَقِّ، وَاَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ، وَكَانَ مِمَّا اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيَةُ الرَّجْمِ، فَرَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجَمْنَا بَعْدَهٗ۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے اس نے ان پر کتاب نازل کی تو اس نازل شدہ کتاب میں رجم سے متعلق آیت نازل فرمائی۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رجم (یعنی سنگسار) کروایا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد ہم نے بھی سنگسار پر عمل کروایا ہے۔

قَالَ سُفْيَانُ فَقَدْ سَمِعْتُهٗ مِنَ الزُّهْرِیِّ بِطُوْلِهٖ فَحَفِظْتُ مِنْهُ اَشْيَاءَ، وَهٰذَا مِمَّا لَمْ اَحْفَظْ مِنْهَا يَوْمَئِذٍ۔

سفیان کہتے ہیں: میں نے یہ طویل روایت زہری سے سنی تھی اس وقت میں نے اس میں سے کچھ چیزیں یاد کرلیں اور یہ حصہ اس میں شامل ہے جسے میں نے اس دن یاد نہیں کیا تھا۔

29- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِیُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ اَتَيْنَا الزُّهْرِیَّ فِیْ دَارِ ابْنِ الْجَوَّازِ فَقَالَ: اِنْ شِئْتُمْ حَدَّثْتُكُمْ بِعِشْرِيْنَ حَدِيْثًا، وَاِنْ شِئْتُمْ حَدَّثْتُكُمْ بِحَدِيْثِ السَّقِيفَةِ، وَكُنْتُ اَصْغَرَ الْقَوْمِ، فَاشْتَهَيْتُ اَنْ لَّا يُحَدِّثَ بِهٖ لِطُوْلِهٖ، فَقَالَ الْقَوْمُ: حَدِّثْنَا بِحَدِيْثِ السَّقِيفَةِ، فَحَدَّثَنَا بِهِ الزُّهْرِیُّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ فَحَفِظْتُ مِنْهُ اَشْيَاءَ، ثُمَّ حَدَّثَنِیْ بَقِيَّتَهُ الْبَعْدَ ذٰلِكَ مَعْمَرٌ۔

حضرت سفیان کہتے ہیں: ہم ابن جواز کے گھر میں زہری کے پاس آئے تو وہ بولے: اگر تم لوگ چاہو تو میں تمہیں بیس حدیثیں سناؤں اور اگر تم چاہو تو میں تمہیں حدیث سقیفہ سناؤں! میں قوم میں سے سب سے چھوٹا تھا اس لیے میں نے چاہا کہ وہ طویل حدیث نہ سنائیں لیکن لوگوں نے کہا کہ آپ ہمیں حدیث سقیفہ سنائیں۔ تو انہوں نے از عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود از حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ از حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی جس میں سے کچھ چیزیں میں نے یاد کرلیں اور اس روایت کا بقیہ حصہ اس کے بعد معمر نے بیان کیا۔

30- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِیُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے

29- اس متن کو روایت کرنے میں امام حمیدی متفرد ہیں۔ (اللہ ورسولہ اعلم بالصواب!)

30- اتحاف الخیرة المهرة للبوصیری' باب فی تواضعه صلی اللّٰہ علیه وسلم' جلد 7' صفحہ 32' رقم: 6426
صحیح ابن حبان' باب حق الوالدین' جلد 2' صفحہ 145' رقم: 413
صحیح بخاری' باب واذکر فی الکتاب مریم اذا انتبذت من اهلها' جلد 3' صفحہ 127' رقم: 3261
مسند ابی یعلیٰ' مسند عمر بن الخطاب' جلد 1' صفحہ 142' رقم: 153
مسند امام احمد بن حنبل' مسند عمر بن الخطاب' جلد 1' صفحہ 24' رقم: 164

سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يَقُوْلُ اَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لَا تُطْرُوْنِي كَمَا اَطْرَتِ النَّصَارٰى ابْنَ مَرْيَمَ، فَاِنَّمَا اَنَا عَبْدُهُ، فَقُوْلُوْا: عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ.

ہیں کہ انہوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو منبر پر یہ بیان کرتے ہوئے سنا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: ''تم لوگ مجھے اس طرح نہ بڑھاؤ' جس طرح نصاریٰ نے ابن مریم علیہ السلام کو بڑھا دیا' میں اللہ کا بندہ ہوں پس تم لوگ مجھ کو یوں کہا کرو: اس کے بندے اور اس کے رسول۔''

31- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيُّ اَنَّهُ سَمِعَ عَلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصٍ اللَّيْثِيَّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ عَلَى الْمِنْبَرِ يُخْبِرُ بِذٰلِكَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ، وَاِنَّمَا لِكُلِّ امْرِءٍ مَا نَوَى، فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ فَهِجْرَتُهُ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ، وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ اِلَى دُنْيَا يُصِيْبُهَا اَوْ اِلَى امْرَاَةٍ يَنْكِحُهَا فَهِجْرَتُهُ اِلَى مَا هَاجَرَ اِلَيْهِ.

حضرت علقمہ بن وقاص لیثی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو منبر پر رسول اللہ ﷺ کے حوالے سے یہ روایت بیان کرتے ہوئے سنا' انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ''اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے اور ہر شخص کے لیے وہی ہے جو اس نے نیت کی ہو تو جس شخص کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہوگی تو اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کی طرف شمار ہوگی اور جس آدمی کی ہجرت دنیا کے لیے ہوگی تا کہ وہ اسے حاصل کرلے یا کسی عورت کے ساتھ شادی کرنے کے لیے ہوگی تو اس کی ہجرت اسی کی طرف شمار ہوگی جس کی نیت کر کے اس نے ہجرت کی۔''

32- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا

حضرت معدان بن طلحہ یعمری از حضرت عمر بن

31- صحیح بخاری' باب کیف کان بدء الوحی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم' جلد 1' صفحہ 6' رقم:1
صحیح مسلم' باب قولہ صلی اللہ علیہ وسلم "انما الاعمال بالنیۃ" جلد 6' صفحہ 48' رقم:5036
السنن الکبریٰ للبیھقی' باب النیۃ فی التیمم' جلد 1' صفحہ 215' رقم:1071
المنتقی لابن الجارود' باب فی النیۃ فی الاعمال' جلد 1' صفحہ 27' رقم:64
سنن ابوداؤد' باب فیما عنی بہ الطلاق والنیات' جلد 2' صفحہ 230' رقم:2203

32- المستدرک للحاکم' مناقب امیر المؤمنین عمر بن الخطاب' جلد 4' صفحہ 169' رقم:4511
صحیح مسلم' باب نھی من اکل ثوما او بصلا او کراثا او نحوھا عن حضور المسجد' جلد 2' صفحہ 81' رقم:1286

يَحْيَى بْنُ صَبِيْحٍ الْخُرَاسَانِيُّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ الْيَعْمَرِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّهُ قَالَ عَلَى الْمِنْبَرِ: رَاَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَاَنَّ دِيْكًا نَقَرَنِي ثَلَاثَ نَقَرَاتٍ، اَوْ نَقَدَنِي ثَلَاثَ نَقَدَاتٍ، فَقُلْتُ: اَعْجَمِيٌّ، وَاِنِّي قَدْ جَعَلْتُ هٰذَا الْاَمْرَ مِنْ بَعْدِي اِلَى هٰؤُلَاءِ السِّتَّةِ الَّذِيْنَ قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَنْهُمْ رَاضٍ: عُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَالزُّبَيْرُ وَطَلْحَةُ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ وَسَعْدُ بْنُ اَبِي وَقَّاصٍ، فَمَنِ اسْتُخْلِفَ فَهُوَ الْخَلِيْفَةُ.

خطاب رضی اللہ عنہ روایت بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے منبر پر یہ بات بیان فرمائی' میں نے خواب میں دیکھا کہ گویا ایک مرغ کو تین مرتبہ ٹھونگیں مارتے ہوئے دیکھا۔ میں نے کہا: عجمی میں یہ کام ان چھ کے سپرد کر کے جا رہا ہوں جن سے بوقتِ وصال رسول اللہ ﷺ راضی تھے' یہ عثمان، علی، زبیر، طلحہ، عبدالرحمٰن بن عوف اور حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم ہیں تو جس کو خلیفہ کے لیے منتخب کرلیا گیا وہی خلیفہ ہوگا۔

33- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِي اَبِي اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اِذَا صَلَّى صَلَاةً جَلَسَ لِلنَّاسِ، فَمَنْ كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ كَلَّمَهُ، وَاِنْ لَمْ يَكُنْ لِاَحَدٍ حَاجَةٌ قَامَ فَدَخَلَ، قَالَ: فَصَلَّى صَلَوَاتٍ لَا يَجْلِسُ لِلنَّاسِ فِيْهِنَّ. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَحَضَرْتُ الْبَابَ فَقُلْتُ: يَا يَرْفَا اَبِاَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ شَكَاةٌ؟ فَقَالَ: مَا بِاَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ شَكْوٰى. فَجَلَسْتُ، فَجَاءَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَجَلَسَ، فَخَرَجَ يَرْفَا فَقَالَ: قُمْ يَا ابْنَ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نماز ادا کرنے کے بعد لوگوں کے لیے بیٹھ جاتے تھے تو جس شخص کو کوئی کام ہوتا تھا وہ ان کے ساتھ بات کر لیتا اگر کسی کو کوئی کام نہیں ہوتا تھا تو وہ اٹھ کر چلے جاتے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کچھ نمازیں ادا کیں لیکن وہ ان کے بعد لوگوں سے ملاقات کے لیے نہ بیٹھے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں ان کے دروازے پر آیا میں نے کہا

جامع الاصول لابن اثیر' الباب الثانی فی ذکر الخلفاء' جلد 4' صفحہ 112' رقم:2082
مسند البزار' مسند عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ' جلد 1' صفحہ 76' رقم:314
تحفۃ الاشراف بمعرفۃ الاطراف' معدان بن أبی طلحۃ عن عمر' جلد 8' صفحہ 109' رقم:10646

33- السنن الکبریٰ للبیھقی' باب الاختیار فی التعجیل بقسمۃ مال الفیء اذا اجتمع' جلد 6' صفحہ 358' رقم:13419
المطالب العالیۃ للعسقلانی' باب النھی عن التصرف فی الغنیمۃ قبل القسمۃ' جلد 2' صفحہ 252' رقم:2051
مجمع الزوائد ومنبع الفوائد للھیثمی' باب فی الانفاق والامساک' جلد 10' صفحہ 421' رقم:17780
مسند البزار' مسند عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ' جلد 1' صفحہ 55' رقم:209

عَفَّانَ، قُمْ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ. فَدَخَلَا عَلٰى عُمَرَ فَإِذَا بَيْنَ يَدَيْهِ صُبَرٌ مِّنْ مَالٍ عَلٰى كُلِّ صُبْرَةٍ مِنْهَا كَتِفٌ، فَقَالَ عُمَرُ: اِنِّى نَظَرْتُ فِى اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ فَوَجَدْتُكُمَا مِنْ اَكْثَرِ اَهْلِهَا عَشِيرَةً، فَخُذَا هٰذَا الْمَالَ فَاقْسِمَاهُ، فَمَا كَانَ مِنْ فَضْلٍ فَرُدَّا. فَاَمَّا عُثْمَانُ فَحَثَا، وَاَمَّا اَنَا فَجَثَوْتُ لِرُكْبَتَىَّ وَقُلْتُ: وَاِنْ كَانَ نُقْصَانًا رَّدَدْتَ عَلَيْنَا. فَقَالَ عُمَرُ: شِنْشِنَةٌ مِّنْ اَخْشَنَ - يَعْنِى حَجَرًا مِّنْ جَبَلٍ - اَمَا كَانَ هٰذَا عِنْدَ اللّٰهِ اِذْ مُحَمَّدٌ وَّاَصْحَابُهُ يَاْكُلُوْنَ الْقِدَّ. فَقُلْتُ: بَلٰى وَاللّٰهِ، لَقَدْ كَانَ هٰذَا عِنْدَ اللّٰهِ وَمُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَىٌّ، وَلَوْ عَلَيْهِ فُتِحَ لَصَنَعَ فِيْهِ غَيْرَ الَّذِى تَصْنَعُ قَالَ فَغَضِبَ عُمَرُ وَقَالَ اِذًا صَنَعَ مَاذَا ؟ قُلْتُ: اِذًا لَاَكَلَ وَاَطْعَمَنَا. قَالَ: فَنَشَجَ عُمَرُ حَتّٰى اخْتَلَفَتْ اَضْلَاعُهُ ثُمَّ قَالَ وَدِدْتُ اَنِّى خَرَجْتُ مِنْهَا كَفَافًا فَلَا لِىْ وَلَا عَلَىَّ.

اے یرفأ! کیا امیر المومنین بیمار ہیں اس نے جواب دیا امیر المومنین بیمار تو نہیں ہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: میں بھی بیٹھ گیا اسی دوران حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بھی آ گئے تو وہ بھی وہاں بیٹھ گئے۔ یرفأ باہر آئے تو کہنے لگے: اے ابن عفان! اے ابن عباس! آپ اٹھیں، تو ہم لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو ان کے سامنے مال کے کچھ ڈھیر تھے اور ہر ڈھیر کے ساتھ برتن بھی رکھا ہوا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے اہل مدینہ میں سے تم کو سب سے بڑے خاندان والا پایا ہے تو یہ مال لے لو اور اپنے درمیان تقسیم کر لو، پس جو زیادہ ہو جائے مجھ کو واپس کر دو، تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے دونوں ہاتھ ملا کر جو کچھ آیا تھا وہ لے لیا لیکن میں گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا، میں نے کہا: اگر یہ کم ہوا تو آپ ہمیں اور دیں گے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بولے: سخت ترین چیز کا ٹکڑا ہے۔ اس سے مراد یہ ہے کہ پہاڑ کا پتھر ہے کہ یہ اپنی جرأت میں اور صحیح رائے پیش کرنے میں اپنے والد کی مانند ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس چیز کی کوئی قدر نہیں ہوگی کہ جب حضرت محمد ﷺ اور ان کے اصحاب سوکھا چمڑا بھی کھاتے (شعب ابی طالب میں)۔ میں نے عرض کی: قسم بخدا! ہاں! اللہ تعالیٰ کی قسم! اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں یہ بات ہے اگر رسول اللہ ﷺ زندہ ہوتے اور آپ ﷺ کو فتوحات نصیب ہوتیں تو رسول اللہ ﷺ کا طرز عمل اس سے مختلف ہوتا جو آپ کا ہے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ غصے میں آ گئے اور

جامع الاحاديث للسيوطى، مسند عمر بن الخطاب، جلد 28، صفحه 105، رقم: 20764

بولے: کیا کہا؟ تو میں نے کہا: آپ ﷺ ہمیں کھلاتے اور خود بھی کھاتے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ رونے لگے یہاں تک کہ ان کی پسلیاں حرکت کرنے لگیں پھر فرمایا: میں نے چاہا کہ اس میں سے اتنا نکالوں جو کافی ہو، پس نہ میرے لیے ہو اور نہ مجھ پر کچھ ہو۔

34- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِىُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مِسْعَرٍ وَغَيْرِهٖ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ: قَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْيَهُوْدِ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ: لَوْ عَلَيْنَا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ (اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِى وَرَضِيتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا) لَاتَّخَذْنَا ذٰلِكَ الْيَوْمَ عِيدًا. فَقَالَ عُمَرُ: اِنِّى لَاَعْلَمُ اَىَّ يَوْمٍ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ، نَزَلَتْ يَوْمَ عَرَفَةَ وَفِىْ يَوْمِ جُمُعَةٍ.

حضرت طارق بن شہاب کہتے ہیں یہودیوں سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: اگر یہ آیت ہم لوگوں پر نازل ہوئی ہوتی: ''آج کے دن ہم نے تمہارے لیے تمہارے دین کو مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت کو تمام کر دیا اور تمہارے لیے اسلام کے دین ہونے سے راضی ہو گیا۔'' تو ہم اس دن کو عید کا دن قرار دیتے۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں یہ بات جانتا ہوں کہ یہ آیت کس دن نازل ہوئی تھی، یہ آیت میدانِ عرفات میں جمعہ کے دن نازل ہوئی تھی۔

35- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِىُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ لَبِيدٍ عَنِ ابْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ: اَنَّهٗ خَطَبَ النَّاسَ بِالْجَابِيَةِ فَقَالَ:

حضرت سلیمان بن یسار کے صاحبزادے از والد خود از حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آپ نے جابیہ کے مقام پر لوگوں کو خطبہ دیتے

34- صحيح ابن حبان، باب فرض الايمان، جلد 1، صفحه 413، رقم: 185
سنن نسائى، باب ما ذكر فى يوم عرفة، جلد 5، صفحه 251، رقم: 3002
سنن ترمذى، باب ومن سورة المائدة، جلد 5، صفحه 250، رقم: 3043
السنن الكبرٰى للبيهقى، باب الامام يمر بموضع لاتقام فيه الجمعة مسافرا، جلد 3، صفحه 181، رقم: 5830
المعجم الاوسط للطبرانى، من اسمه على، جلد 4، صفحه 174، رقم: 3900

35- مسند امام احمد بن حنبل، مسند عمر بن الخطاب رضى الله عنه، جلد 1، صفحه 18، رقم: 114
صحيح ابن حبان، باب طاعة الائمة، جلد 10، صفحه 436، رقم: 4576
اتحاف الخيرة المهرة للبوصيرى، باب ما جاء فيمن صحب النبى، جلد 7، صفحه 120، رقم: 6990
السنن الكبرٰى للبيهقى، باب لا يخلو رجل بامراة اجنبية، جلد 7، صفحه 91، رقم: 13904
المستدرك للحاكم، كتاب العلم، جلد 1، صفحه 158، رقم: 387

قَامَ فِينَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَقِيَامِيْ فِيكُمْ فَقَالَ: اَكْرِمُوْا اَصْحَابِي، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ، ثُمَّ يَظْهَرُ الْكَذِبُ حَتّٰى يَشْهَدَ الرَّجُلُ وَلَمْ يُسْتَشْهَدْ وَيَحْلِفَ وَلَمْ يُسْتَحْلَفْ، اَلَا لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَاَةٍ، فَاِنَّ ثَالِثَهُمَا الشَّيْطَانُ، اَلَا وَمَنْ سَرَّتْهُ بُحْبُحَةُ الْجَنَّةِ فَلْيَلْزَمِ الْجَمَاعَةَ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ مَعَ الْفَذِّ وَهُوَ مِنْ الْاِثْنَيْنِ اَبْعَدُ، اَلَا وَمَنْ سَرَّتْهُ حَسَنَتُهُ وَسَائَتْهُ سَيِّئَتُهُ فَهُوَ مُؤْمِنٌ ۔

ہوئے فرمایا رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان کھڑے ہوئے بالکل اس طرح جس طرح میں تمہارے درمیان کھڑا ہوا ہوں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”میرے ساتھیوں کی عزت کرو پھر ان کے بعد والوں کی پھر ان کے بعد والوں کی پھر جھوٹ پھیل (یا غالب آ جائے گا) جائے گا حتیٰ کہ آدمی گواہی دے گا حالانکہ اس سے گواہی طلب نہیں کی گئی ہوگی اور وہ قسم اٹھائے گا حالانکہ اس سے قسم نہیں لی گئی ہوگی۔“ خبردار جب بھی کوئی شخص کسی عورت کے ساتھ تنہا ہوتا ہے تو ان کے ساتھ تیسرا شیطان ہوتا ہے' خبردار! جو شخص جنت کا وسط چاہتا ہو' جماعت کے ساتھ رہے کیونکہ شیطان اکیلے شخص کے ساتھ ہوتا ہے اور وہ دو آدمیوں سے زیادہ دور ہوتا ہے' خبردار! جو شخص حسنات کو پسند کرے اور برائیوں کو برا جانتا ہو' وہ مؤمن ہے۔

3 – مُسْنَدُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ

مسند حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ

36– حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ بْنُ مُوسَى اَخْبَرَنِيْ نُبَيْهُ بْنُ وَهْبٍ الْحَجَبِيُّ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَانَ بْنَ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلْمُحْرِمُ لَا يَنْكِحُ وَلَا يَخْطُبُ ۔

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے ابان اپنے والد سے رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمان روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”احرام والا شخص نکاح بھی نہیں کرسکتا اور نکاح کا پیغام بھی نہیں دے سکتا۔“

36- صحیح ابن حبان' باب حرمة المناكحة ' جلد 9' صفحه 435' رقم:4126
صحیح مسلم' باب تحريم نكاح المحرم وكراهة خطبة ' جلد 4' صفحه 157' رقم:3515
مصنف ابن ابی شيبة ' باب من كره ان يتزوج المحرم' جلد 3' صفحه 519' رقم:13125
المطالب العاليه للعسقلانى' باب ما يحرم من النساء' جلد 2' صفحه 39' رقم:1560
سنن الدارقطنى' باب المواقيت' جلد 2' صفحه 267' رقم:141

37– حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ بْنُ مُوسَى اَخْبَرَنِيْ نُبَيْهُ بْنُ وَهْبٍ قَالَ: اشْتَكَى عُمَرُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْمَرٍ عَيْنَيْهِ بِمَلَلٍ وَهُوَ مُحْرِمٌ، فَاَرْسَلَ اِلَى اَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ يَسْاَلُهُ بِاَيِّ شَيْءٍ يُعَالِجُهُ ؟ فَقَالَ لَهُ اَبَانُ بْنُ عُثْمَانَ: اضْمِدْهُمَا بِالصَّبِرِ، فَاِنِّي سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ يُخْبِرُ بِذٰلِكَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ: يَضْمِدُهَا بِالصَّبِرِ ۔

حضرت نبیہ بن وہب روایت کرتے ہیں کہ ملل کے مقام پر حضرت عمر بن عبید اللہ کی آنکھوں میں تکلیف کی شکایت ہوگئی' وہ احرام باندھے ہوئے تھے انہوں نے حضرت ابان بن عثمان بن عفان رضی اللہ عنہم کو پیغام بھیجا اور ان سے پوچھا کہ انہیں کس چیز کے ساتھ علاج کرنا چاہئے تو حضرت ابان بن عثمان نے انہیں کہا: تم اس پر صبر کا لیپ کرو کیونکہ میں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ سے یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آدمی اس پر صبر (ایک دوا ہے) کا لیپ کرے۔

38– حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ حُمْرَانَ مَوْلٰى عُثْمَانَ قَالَ: تَوَضَّاَ عُثْمَانُ عَلَى الْمَقَاعِدِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا وَقَالَ: هٰكَذَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّاُ، ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَا مِنْ رَجُلٍ يَتَوَضَّاُ فَيُحْسِنُ الْوُضُوْءَ، ثُمَّ يُصَلِّيْ اِلَّا غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الصَّلَاةِ

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے غلام حمران روایت کرتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے مقاعد کے مقام پر تین، تین مرتبہ وضو کیا اور یہ فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح وضو کرتے ہوئے دیکھا پھر بتایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ”جو شخص بہترین وضو کرے پھر نماز ادا کرے تو اللہ تعالیٰ اس نماز اور اس کے بعد والی نماز ان

37- السنن الكبرىٰ للبيهقى' باب المحرم يكتحل بما ليس بطيب' جلد 5' صفحه 62' رقم:9393
سنن ابوداؤد' باب يكتحل المحرم' جلد 2' صفحه 106' رقم:1840
صحیح مسلم' باب جواز مداواة المحرم عينيه ' جلد 4' صفحه 22' رقم:2944
جامع الاحاديث للسيوطى' الهمزة مع الضاد' جلد 4' صفحه 480' رقم:3582
جامع الاصول لابن اثير' النوع الرابع فى الحجامة ولاتداوى' جلد 3' صفحه 48' رقم:1327
38- السنن الكبرىٰ للبيهقى' باب التكرار فى مسح الرأس' جلد 1' صفحه 62' رقم:295
مؤطا امام مالك' باب جامع الوضوء' جلد 1' صفحه 30' رقم:59
سنن النسائى الكبرىٰ' باب ثواب من توضاء فاحسن الوضوء' جلد 1' صفحه 103' رقم:174
صحیح ابن حبان' باب فضل الوضوء' جلد 3' صفحه 315' رقم:1041
مسند امام احمد بن حنبل' مسند عثمان بن عفان رضى الله عنه ' جلد 1' صفحه 57' رقم:400

الْأُخْرٰی حَتّٰی یُصَلِّیَهَا ۔

کے درمیان کے اس کے گناہوں کی مغفرت کر دی ہے۔"

39- حَدَّثَنَا الْحُمَیْدِیُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِیْدٍ مَوْلٰی بَنِیْ هَاشِمٍ حَدَّثَنِیْ عِکْرِمَةُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ عَنِ ابْنِ اَبِیْ ذُبَابٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّهٗ صَلّٰی بِاَهْلِ مِنًی اَرْبَعًا فَاَنْکَرَ النَّاسُ عَلَیْهِ ذٰلِكَ، فَقَالَ: اِنِّیْ تَاَهَّلْتُ بِاَهْلِیْ بِهَا لَمَّا قَدِمْتُ، وَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: اِذَا تَاَهَّلَ الرَّجُلُ فِیْ بَلَدٍ فَلْیُصَلِّ بِهٖ صَلَاةَ الْمُقِیْمِ ۔

حضرت ابن ابوذباب اپنے والد سے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے بارے میں بیان کرتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے منیٰ میں چار رکعات نماز پڑھائی تو لوگوں نے ان پر اعتراض کیا تو انہوں نے فرمایا کہ جب سے میں یہاں آیا' میں نے اپنی اہلیہ کی وجہ سے اسے بھی اپنا گھر بنا لیا ہے' جب سے میں یہاں آیا اور میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: "جب آدمی کسی شہر میں شادی کر لے اسے وہاں مقیم شخص کی طرح نماز ادا کرنی چاہئے۔"

4 - مُسْنَدُ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ

مسند حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ

40- حَدَّثَنَا الْحُمَیْدِیُّ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِیُّ اَخْبَرَنِیْ حَسَنٌ وَعَبْدُ اللّٰهِ ابْنَا مُحَمَّدِ بْنِ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِمَا اَنَّ عَلِیًّا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لِابْنِ

حضرت محمد بن علی بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے غزوہ خیبر کے زمانے

39- مشکل الآثار للطحاوی' باب بیان مشکل ما روی عن رسول اللہ فی السبب الذی من اجله صلی عثمان' جلد 9' صفحه 215' رقم:2562

کنز العمال للهندی' الباب الثالث فی صلاة المسافر' جلد 7' صفحه 907' رقم:20170

اتحاف الخیره المهرة للبوصیری' باب صلاة بمنی وما جاء فی القصر والاتمام' جلد 2' صفحه 27' رقم:1568

40- صحیح مسلم' باب نکاح المتعة وبیان انه ابیح ثم نسخ......الخ' جلد 4' صفحه 134' رقم:3499

مسند امام احمد بن حنبل' مسند علی بن ابی طالب' جلد 1' صفحه 79' رقم:592

السنن الکبری للبیهقی' باب نکاح المتعة' جلد 7' صفحه 202' رقم:14527

المنتقی لابن الجارود' کتاب النکاح' جلد 1' صفحه 175' رقم:697

سنن النسائی' باب تحریم اکل لحوم الحمر الاهلیة' جلد 7' صفحه 202' رقم:4334

مسند أبی یعلی' مسند علی بن ابی طالب' جلد 1' صفحه 434' رقم:576

عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنْ نِکَاحِ الْمُتْعَةِ، وَعَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَهْلِیَّةِ زَمَنَ خَیْبَرَ قَالَ سُفْیَانُ یَعْنِیْ اَنَّهٗ نَهٰی عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَهْلِیَّةِ زَمَنَ خَیْبَرَ لَا یَعْنِیْ نِکَاحَ الْمُتْعَةِ

میں نکاح متعہ اور پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع کر دیا تھا۔ سفیان کہتے ہیں: اس روایت سے مراد یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوہ خیبر کے موقع پر پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع کیا تھا نہ کہ نکاح متعہ سے۔

41- حَدَّثَنَا الْحُمَیْدِیُّ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِیْ نَجِیْحٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ اَخْبَرَنِیْ مَنْ سَمِعَ عَلِیًّا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یَقُوْلُ: اَرَدْتُ اَنْ اَخْطُبَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ابْنَتَهٗ، ثُمَّ ذَکَرْتُ اَنَّهٗ لَا شَیْءَ لِیْ ثُمَّ ذَکَرْتُ عَائِدَتَهٗ وَفَضْلَهٗ فَخَطَبْتُهَا، فَقَالَ لِیْ: هَلْ عِنْدَكَ شَیْءٌ تُعْطِیْهَا اِیَّاهُ؟ ۔ قُلْتُ: لَا ۔

قَالَ: فَاَیْنَ دِرْعُكَ الْحُطَمِیَّةُ الَّتِیْ اَعْطَیْتُکَهَا یَوْمَ کَذَا وَکَذَا؟ ۔ قُلْتُ: هِیَ عِنْدِیْ ۔ قَالَ: فَائْتِ بِهَا ۔

قَالَ: فَجِئْتُ بِهَا، فَاَعْطَیْتُهٗ اِیَّاهَا فَزَوَّجَنِیْهَا،

حضرت عبداللہ بن ابونجیح اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ مجھے ان صاحب نے بتایا جنہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بیان کرتے ہوئے یہ سنا کہ میں نے یہ ارادہ کیا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آپ ﷺ کی صاحبزادی (سیدہ فاطمۃ الزہراء) کے لیے نکاح کا پیغام بھجواؤں پھر مجھے یاد آیا کہ میرے پاس تو کچھ ہے ہی نہیں۔ پھر مجھے آپ (ﷺ) کی عظمت اور فضیلت کا خیال آیا تو میں نے نکاح کا پیغام دیا تو آپ (ﷺ) نے مجھ سے پوچھا: کیا تمہارے پاس کوئی ایسی چیز ہے جسے تم اسے دو؟ میں نے عرض کی: نہیں!

فرمایا: تمہاری حطمیہ زرہ کہاں ہے جو میں نے فلاں موقع پر تمہیں دی تھی؟ میں نے عرض کی: وہ میرے پاس ہے' فرمایا: تم وہی لے آؤ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں وہ لے کر

41- سنن سعید بن منصور' باب ما جاء فی الصداق' جلد 1' صفحه 167' رقم:600

جزء یحیی بن معین' صفحه 71' رقم:70

اتحاف الخیره المهرة للبوصیری' باب تزویج فاطمة بعلی بن ابی طالب' جلد 4' صفحه 39' رقم:3271

سنن النسائی' باب ذکر قول النبی صلی اللہ علیه وسلم لعلی انت اعز علی من فاطمه' جلد 5' صفحه 150' رقم:8531

فضائل فاطمة لابن شاهین' صفحه32' رقم:29

فضائل الصحابة لاحمد بن حنبل' ومن فضائل علی رضی اللہ عنه' جلد 2' صفحه 631' رقم:1076

فَلَمَّا اَدْخَلَهَا عَلَیَّ قَالَ: لَا تُحْدِثَا شَیْئًا حَتّٰی اٰتِیَکُمَا ۔ فَجَائَنَا وَعَلَیْنَا کِسَاءٌ اَوْ قَطِیفَةٌ، فَلَمَّا رَاَیْنَاهُ تَخَشْخَشْنَا، فَقَالَ: مَکَانَکُمَا ۔ فَدَعَا بِاِنَاءٍ فِیهِ مَاءٌ، فَدَعَا فِیهِ ثُمَّ رَشَّهُ عَلَیْنَا، فَقُلْتُ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَهِیَ اَحَبُّ اِلَیْكَ اَمْ اَنَا؟ قَالَ: هِیَ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْكَ، وَاَنْتَ اَعَزُّ عَلَیَّ مِنْهَا ۔

آیا‘ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وہ زرہ دی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میری (اپنی صاحبزادی سیّدہ فاطمۃ الزہراء سلام اللہ علیہا) ان کے ساتھ شادی کر دی۔ جب ان کی رخصتی ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تک میں تم دونوں کے پاس نہیں آتا اس وقت تک تم دونوں کوئی بات چیت نہ کرنا۔ پھر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہمارے پاس تشریف لائے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک چادر یا ایک کمبل اوڑھا ہوا تھا۔ جب ہم نے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو دیکھا تو ہم اس میں داخل ہونے لگے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم دونوں اپنی جگہ پر رہو پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک برتن منگوایا جس میں پانی موجود تھا پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس میں دعا مانگی پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہ ہم پر چھڑک دیا۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا یہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک* زیادہ محبوب ہیں یا میں؟ آپ نے فرمایا: یہ میرے نزدیک تم سے زیادہ محبوب ہے اور تم میرے نزدیک اس سے زیادہ معزز ہو۔

42- قَالَ اَبُوْ عَلِیٍّ ابْنُ الصَّوَّافِ وَحَدَّثَنَا اِبْرَاهِیمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَصْرِیُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیمُ بْنُ بَشَّارٍ الرَّمَادِیُّ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَةَ عَنِ ابْنِ اَبِی نَجِیحٍ عَنْ اَبِیهِ قَالَ: اَخْبَرَنِی مَنْ سَمِعَ عَلِیَّ بْنَ اَبِی طَالِبٍ عَلٰی مِنْبَرِ الْکُوفَةِ، فَذَکَرَ مَعْنَاهُ۔

ابن ابی نجیح از والد خود روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کوفہ کے منبر پر یہ بات بیان کرتے ہوئے سنا‘ پھر اس کے ہم معنی روایت ذکر کی۔

43- حَدَّثَنَا الْحُمَیْدِیُّ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ حَدَّثَنَا

حضرت عائش بن انس بیان کرتے ہیں کہ میں نے

42- مسند امام احمد بن حنبل‘ حدیث عمار بن یاسر رضی اللّٰه عنه‘ جلد 4‘ صفحه 320‘ رقم:18912

معرفة السنن والآثار للبیهقی‘ باب اذا وجد المذی دون المنی‘ جلد 1‘ صفحه 440‘ رقم:378

جامع الاحادیث للسیوطی‘ مسند علی بن ابی طالب‘ جلد 31‘ صفحه 412‘ رقم:34461

کنز العمال للهندی‘ فصل فی نواقض الوضوء‘ جلد 9‘ صفحه 874‘ رقم:27062

43- السنن الکبرٰی للبیهقی‘ باب فیمن لا قصاص بینه باختلاف الدینین‘ جلد 8‘ صفحه 28‘ رقم:16331

عَمْرُو بْنُ دِیْنَارٍ اَخْبَرَنِی عَطَاءُ بْنُ اَبِی رَبَاحٍ سَمِعْتُ عَائِشَ بْنَ اَنَسٍ یَقُوْلُ: سَمِعْتُ عَلِیَّ بْنَ اَبِی طَالِبٍ عَلٰی مِنْبَرِ الْکُوفَةِ یَقُوْلُ: کُنْتُ اَجِدُ مِنَ الْمَذْیِ شِدَّةً فَاَرَدْتُ اَنْ اَسْاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَکَانَتِ ابْنَتُهُ عِنْدِی، فَاسْتَحْیَیْتُ اَنْ اَسْاَلَهُ، فَاَمَرْتُ عَمَّارًا فَسَاَلَهُ فَقَالَ: اِنَّمَا یَکْفِی مِنْهُ الْوُضُوْءُ ۔

حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ کو کوفہ کے منبر پر یہ بات بیان کرتے ہوئے سنا۔ میری مذی شدت سے خارج ہوا کرتی تھی‘ میں اس بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کرنا چاہتا تھا لیکن آپ کی صاحبزادی میری اہلیہ تھیں اس لیے مجھے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ سوال کرتے ہوئے حیا آتی تھی تو میں نے عمار کو بھیجا‘ انہوں نے آپ سے یہ سوال کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس پر صرف وضو کر لینا کافی ہے۔

44- حَدَّثَنَا الْحُمَیْدِیُّ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ حَدَّثَنَا مُطَرِّفُ بْنُ طَرِیفٍ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِیَّ یَقُوْلُ اَخْبَرَنِی اَبُوْ جُحَیْفَةَ قَالَ قُلْتُ لِعَلِیِّ بْنِ اَبِی طَالِبٍ: هَلْ عِنْدَكَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ شَیْءٌ سِوَی الْقُرْاٰنِ؟ فَقَالَ: لَا، وَالَّذِی فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَاَ النَّسَمَةَ، اِلَّا اَنْ یُّعْطِیَ اللّٰهُ عَبْدًا فَهْمًا فِی کِتَابِهٖ، اَوْ مَا فِی الصَّحِیفَةِ ۔ قُلْتُ: وَمَا فِی الصَّحِیفَةِ؟ قَالَ: الْعَقْلُ وَفِکَاكُ الْاَسِیرِ، وَاَنْ لَّا یُقْتَلَ مُسْلِمٌ بِکَافِرٍ۔

حضرت ابو جحیفہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ سے کہا کیا آپ کے پاس قرآن کے علاوہ کوئی اور ایسی چیز ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملی ہو تو انہوں نے جواب دیا: نہیں۔ اس ذات کی قسم جس نے دانے کو چیرا ہے اور جان کو پیدا کیا ہے! صرف وہ چیز ہے جو اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے کو اپنی کتاب کے بارے میں فہم عطا کر دیتا ہے یا وہ کچھ ہے جو اس صحیفے میں موجود ہے میں نے پوچھا: اس صحیفے میں کیا ہے؟ تو آپ نے فرمایا: یہ ہے کہ دیت اور قیدی کی رہائی پر کوئی مسلمان کسی کافر کے بدلے میں قتل نہیں کیا جائے گا۔

مسند الشافعی‘ کتاب الدیات‘ جلد 1‘ صفحه 146‘ رقم:347

مصنف عبد الرزاق‘ باب قود المسلم بالذمی‘ جلد 10‘ صفحه 100‘ رقم:18508

جامع بیان العلم وفضله لابن عبد البر‘ جلد 1‘ صفحه 311‘ رقم:293

44- السنن الکبرٰی للبیهقی‘ باب التوکیل فی المال وطلب الحقوق وقفائها‘ جلد 6‘ صفحه 80‘ رقم:11765

سنن ابن ماجه‘ باب من جلل البدنة‘ جلد 2‘ صفحه 103‘ رقم:3099

صحیح بخاری‘ باب ما یعطی الجزار من الهدی شیئاً‘ جلد 2‘ صفحه 613‘ رقم:1629

مسند أبی یعلٰی‘ مسند علی بن ابی طالب‘ جلد 1‘ صفحه 329‘ رقم:508

جامع الاحادیث للسیوطی‘ مسند علی بن ابی طالب‘ جلد 29‘ صفحه 334‘ رقم:32281

45- حَدَّثَنَا الْحُمَیْدِیُّ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْکَرِیْمِ الْجَزَرِیُّ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا یَقُوْلُ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ اَبِیْ لَیْلٰی یَقُوْلُ سَمِعْتُ عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ یَقُوْلُ: اَمَرَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَقُوْمَ عَلٰی بُدْنِهٖ، وَاَنْ اَقْسِمَ جِلَالَهَا وَجُلُوْدَهَا، وَاَنْ لَّا اُعْطِیَ الْجَازِرَ مِنْهَا شَیْئًا، وَقَالَ: نَحْنُ نُعْطِیْهِ مِنْ عِنْدِنَا.

حضرت عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے یہ حکم فرمایا ہے کہ میں آپ ﷺ کے قربانی کے جانوروں کی نگرانی کروں۔ اور ان پر ڈالے جانے والے کپڑے اور ان کی کھالوں کو تقسیم کردوں اور ان میں سے کوئی بھی چیز قصاب کو نہ دوں۔ اور ارشاد فرمایا کہ ہم اسے اپنے پاس سے (ذبح کی اُجرت کی) ادائیگی کریں گے۔

46- حَدَّثَنَا الْحُمَیْدِیُّ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ نَجِیْحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَیْلٰی عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ قَالَ: اَمَرَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَقُوْمَ عَلٰی بُدْنِهٖ، وَاَنْ اَقْسِمَ جِلَالَهَا وَجُلُوْدَهَا.

قَالَ الْحُمَیْدِیُّ قَالَ سُفْیَانُ: لَمْ یَزِدْنِیْ ابْنُ اَبِیْ نَجِیْحٍ عَلٰی هٰذَا، فَاَمَّا عَبْدُ الْکَرِیْمِ فَحَدَّثَنَا اَتَمَّ مِنْ هٰذَا.

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے یہ حکم دیا کہ میں آپ ﷺ کی قربانی کے جانوروں کی نگرانی کروں اور ان پر ڈالے جانے والے کپڑوں اور ان کی کھالوں کو تقسیم کروں۔

امام حمیدی بیان کرتے ہیں کہ سفیان نے یہ کہا ہے کہ ابن ابونجیح نے میرے سامنے صرف یہی الفاظ بیان کیے تھے جہاں تک راوی عبدالکریم کا تعلق ہے تو انہوں

45- السنن الکبریٰ للبیہقی' باب التوکیل فی المال وطلب الحقوق وقفائها' جلد 6' صفحه 80' رقم:11765
سنن ابن ماجه' باب من جلل البدنة ' جلد 2' صفحه 103' رقم:3099
صحیح بخاری' باب ما یعطی الجزار من الهدی شیئًا' جلد 2' صفحه 613' رقم:1629
مسند أبی یعلیٰ' مسند علی بن ابی طالب' جلد 1' صفحه 329' رقم:508
جامع الاحادیث للسیوطی' مسند علی بن ابی طالب' جلد 29' صفحه 334' رقم:32281

46- صحیح بخاری' باب خادم المرأة' جلد 5' صفحه 205' رقم:5047
سنن ابن ماجه ' باب دعاء رسول الله صلی الله علیه وسلم' جلد 2' صفحه 125' رقم:3831
اتحاف الخیره المهرة للبوصیری' باب مایقال فی دبر الصلوات وحین یأوی الی فراشه ' جلد 6' صفحه 394' رقم:6080
المستدرك للحاكم' ذكر مناقب بنت رسول الله صلی الله علیه وسلم' جلد 4' صفحه 260' رقم:4741
المعجم الاوسط' باب من اسمه ابراهیم' جلد 3' صفحه 160' رقم:2798

نے اس سے زیادہ مکمل روایت بیان کی۔

47- حَدَّثَنَا الْحُمَیْدِیُّ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ اَخْبَرَنِیْ عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِیْ یَزِیْدَ اَنَّهٗ سَمِعَ مُجَاهِدًا یَقُوْلُ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ اَبِیْ لَیْلٰی یُحَدِّثُ عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ: اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَسْاَلُهٗ خَادِمًا. فَقَالَ: اَلَا اُخْبِرُكِ بِمَا هُوَ خَیْرٌ لَّكِ مِنْهُ؟ تُسَبِّحِیْنَ اللّٰهَ عِنْدَ مَنَامِكِ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِیْنَ، وَتَحْمَدِیْنَ اللّٰهَ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِیْنَ، وَتُکَبِّرِیْنَ اللّٰهَ اَرْبَعًا وَّثَلَاثِیْنَ.

ثُمَّ قَالَ سُفْیَانُ: اِحْدَاهُنَّ اَرْبَعٌ وَّثَلَاثُوْنَ. قَالَ عَلِیٌّ: فَمَا تَرَکْتُهَا مُنْذُ بَعْدُ سَمِعْتُهَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ. فَقَالُوْا لَهٗ: وَلَا لَیْلَةَ صِفِّیْنَ. قَالَ: وَلَا لَیْلَةَ صِفِّیْنَ.

حضرت عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت سیدہ فاطمہ بنت رسول اللہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں تاکہ آپ ﷺ سے کوئی خادم مانگ لیں تو آپ (ﷺ) نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسی چیز کے بارے میں نہ بتاؤں جو تمہارے لیے اس سے زیادہ بہتر ہو تم سوتے وقت تینتیس مرتبہ سبحان اللہ، تینتیس مرتبہ الحمدللہ اور چونتیس مرتبہ اللہ اکبر پڑھ لیا کرو۔

پھر سفیان نے کہا: ان میں سے کوئی ایک کلمہ چونتیس مرتبہ ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب سے میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ بات سنی ہے میں نے انہیں کبھی ترک نہیں کیا۔ لوگوں نے آپ سے پوچھا: کیا جنگ صفین کی رات بھی نہیں؟ فرمایا: جنگ صفین کی رات بھی نہیں (چھوڑا)۔

48- حَدَّثَنَا الْحُمَیْدِیُّ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ حَدَّثَنَا

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے

47- صحیح بخاری' باب خادم المرأة' جلد 5' صفحه 205' رقم:5047
سنن ابن ماجه ' باب دعاء رسول الله صلی الله علیه وسلم' جلد 2' صفحه 125' رقم:3831
اتحاف الخیره المهرة للبوصیری' باب مایقال فی دبر الصلوات وحین یأوی الی فراشه ' جلد 6' صفحه 394' رقم:6080
المستدرك للحاكم' ذكر مناقب بنت رسول الله صلی الله علیه وسلم' جلد 4' صفحه 260' رقم:4741
المعجم الاوسط' باب من اسمه ابراهیم' جلد 3' صفحه 160' رقم:2798

48- صحیح ابن حبان' باب آداب النوم' جلد 12' صفحه 339' رقم:5529
سنن النسائی' باب التسبیح والتحمید والتکبیر عند النوم' جلد 6' صفحه 203' رقم:10650
سنن الدارمی' باب فی التسبیح عند النوم' جلد 2' صفحه 377' رقم:2685
جامع الاحادیث للسیوطی' مسند علی بن ابی طالب' جلد 29' صفحه 245' رقم:32078
صحیح مسلم' باب التسبیح اول النهار' جلد 8' صفحه 83' رقم:7089

عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ اَبِیهِ عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِی طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ فَاطِمَةَ اَتَتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَسْاَلُهُ خَادِمًا، فَقَالَ: لَا اُعْطِیكِ خَادِمًا وَاَدَعُ اَهْلَ الصُّفَّةِ تُطْوٰی بُطُونُهُمْ مِنَ الْجُوعِ، اَلَا اُخْبِرُكِ بِمَا هُوَ خَیْرٌ لَكِ مِنْهُ. ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ حَدِیثِ عُبَیْدِ اللّٰهِ الْاَوَّلِ اِلٰی اٰخِرِهِ.

ہیں کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں خادم مانگنے کے لیے حاضر ہوئیں تو آپ نے ارشاد فرمایا: ”میں تمہیں خادم نہیں دوں گا۔ کیا میں اہل صفہ کو بھوکا پیٹ چھوڑ دوں۔ کیا میں تمہیں اس چیز کے بارے میں نہ بتاؤں جو تمہارے لیے اس سے زیادہ بہتر ہے۔ پھر اس کے بعد راوی نے عبید اللہ کی پہلی روایت کی مثل آخر تک روایت بیان کی ہے۔

49- حَدَّثَنَا الْحُمَیْدِیُّ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ حَدَّثَنَا حُصَیْنٌ عَمَّنْ حَدَّثَهُ قَالَ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُتْبَةَ: وَلَا لَیْلَةَ صِفِّینَ قَالَ وَلَا لَیْلَةَ صِفِّینَ ذَكَرْتُهَا مِنْ اٰخِرِ اللَّیْلِ.

حضرت عبداللہ بن عتبہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا کہ جنگ صفین کی رات بھی نہیں؟ تو آپ (حضرت علی رضی اللہ عنہ نے) فرمایا: میں نے رات کے آخری حصے میں انہیں پڑھ لیا تھا۔

50- حَدَّثَنَا الْحُمَیْدِیُّ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ حَدَّثَنَا یَزِیدُ بْنُ اَبِی زِیَادٍ اَنَّهُ سَمِعَ الْقَاسِمَ بْنَ مُخَیْمِرَةَ یُحَدِّثُ عَنْ شُرَیْحِ بْنِ هَانِئٍ قَالَ: سَاَلْتُ عَائِشَةَ عَنِ الْمَسْحِ عَلَی الْخُفَّیْنِ، فَقَالَتِ ائْتِ عَلِیَّ بْنَ اَبِی طَالِبٍ فَاسْاَلْهُ، فَاِنَّهُ كَانَ یَغْزُو مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی

حضرت شریح بن ہانی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے موزوں پر مسح کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا: تم علی بن ابو طالب کے پاس جا کر ان سے سوال کرو کیونکہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جنگوں میں شریک ہوتے رہے

49- صحیح مسلم، باب التوقیت فی المسح علی الخفین، جلد 1، صفحہ 159، رقم: 661
سنن الدارمی، باب التوقیت فی المسح، جلد 1، صفحہ 195، رقم: 714
سنن الدارقطنی، باب الرخصة فی المسح علی الخفین، جلد 1، صفحہ 197، رقم: 18
اتحاف الخیرہ المهرة للبوصیری، باب فی المسح علی الخفین، جلد 1، صفحہ 106، رقم: 705
السنن الکبری للبیهقی، باب التوقیت فی المسح علی الخفین، جلد 1، صفحہ 275، رقم: 1351
سنن ابن ماجه، باب ما جاء فی التوقیت فی المسح للمقیم والمسافر، جلد 1، صفحہ 184، رقم: 554
50- سنن الکبری للنسائی، باب المسح علی الرجلین، جلد 1، صفحہ 90، رقم: 120
مسند امام احمد بن حنبل، مسند علی بن ابی طالب، جلد 1، صفحہ 114، رقم: 120
معرفة السنن والآثار للبیهقی، باب الاختیار فی مسح الرأس وما جاء فی غسل الرجلین، جلد 1، صفحہ 213، رقم: 177
تحفة الاشراف بمعرفة الاطراف، عبد خیر بن یزید عن علی، جلد 7، صفحہ 418، رقم: 10204

اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ. قَالَ فَسَاَلْتُ عَلِیًّا فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُولُ: یَوْمٌ وَلَیْلَةٌ لِلْمُقِیمِ، وَثَلَاثَةُ اَیَّامٍ وَلَیَالِیهِنَّ لِلْمُسَافِرِ.

ہیں۔ پس میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ سوال کیا تو انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ مقیم کے لیے اس کی میعاد ایک دن اور ایک رات ہے جبکہ مسافر کے لیے تین دن اور تین راتیں ہیں۔

51- حَدَّثَنَا الْحُمَیْدِیُّ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ حَدَّثَنِی اَبُو السَّوْدَاءِ: عَمْرُو النَّهْدِیُّ عَنِ ابْنِ عَبْدِ خَیْرٍ عَنْ اَبِیهِ قَالَ: رَاَیْتُ عَلِیَّ بْنَ اَبِی طَالِبٍ یَمْسَحُ ظُهُورَ قَدَمَیْهِ وَیَقُولُ: لَوْلَا اَنِّی رَاَیْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ عَلٰی ظُهُورِهِمَا لَظَنَنْتُ اَنَّ بُطُونَهُمَا اَحَقُّ.

حضرت ابن عبد خیر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ کو پاؤں کے اوپر مسح کرتے ہوئے دیکھا وہ یہ فرما رہے تھے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ان کے اوپر مسح کرتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میرا یہ خیال ہے کہ ان کا نیچے والا حصہ اس بات کا زیادہ حقدار ہے کہ اس پر مسح کیا جائے۔

52- قَالَ اَبُو بَكْرٍ: اِنْ كَانَ عَلَی الْخُفَّیْنِ فَهُوَ سُنَّةٌ، وَاِنْ كَانَ عَلٰی غَیْرِ الْخُفَّیْنِ فَهُوَ مَنْسُوخٌ.

ابوبکر حمیدی بیان کرتے ہیں کہ اگر تو یہ موزوں پر مسح کے لیے ہے تو یہ سنت ہے اور اگر موزوں کے علاوہ ہے تو پھر یہ حکم منسوخ ہے۔

53- حَدَّثَنَا الْحُمَیْدِیُّ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ حَدَّثَنِی اَبُو اِسْحَاقَ الْهَمْدَانِیُّ عَنْ زَیْدِ بْنِ یُثَیْعٍ قَالَ: سَاَلْنَا عَلِیًّا: بِاَیِّ شَیْءٍ بُعِثْتَ ذَا الْحَجَّةِ؟ قَالَ: بُعِثْتُ

حضرت زید بن یثیع روایت کرتے ہیں کہ ہم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ حج کے موقع پر آپ کو کس چیز کے ساتھ بھیجا گیا تھا؟ تو انہوں نے بتایا:

51- السنن الکبری للبیهقی، باب لا یقرب المسجد الحرام وهو الحرام کله مشرکه، جلد 9، صفحہ 207، رقم: 19214
اخبار مکة للازرقی، باب ما جاء فی فتح الکعبة، جلد 1، صفحہ 226، رقم: 190
جامع الاحادیث للسیوطی، مسند علی بن ابی طالب، جلد 30، صفحہ 420، رقم: 33473
کنز العمال للهندی، باب تفسیر سورة التوبة، جلد 2، صفحہ 332، رقم: 4402
تفسیر من سنن سعید بن منصور، جلد 3، صفحہ 298، رقم: 952
52- صحیح بخاری، باب ومن سورة الممتحنة، جلد 4، صفحہ 185، رقم: 4608
سنن ابوداؤد، باب فی حکم الجاسوس اذا کان مسلما، جلد 3، صفحہ 1، رقم: 2652
السنن الکبری للبیهقی، باب المسلم یدل المشرکین علی عورة المسلمین، جلد 9، صفحہ 146، رقم: 18900
سنن ترمذی، باب ومن سورة الممتحنة، جلد 5، صفحہ 409، رقم: 3305
مسند الشافعی، کتاب المناقب، جلد 1، صفحہ 316، رقم: 701
53- اس متن کو نقل کرنے میں امام عبداللہ بن الزبیر ابوبکر الحمیدی متفرد ہیں۔

بِأَرْبَعٍ: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا نَفْسٌ مُؤْمِنَةٌ، وَلَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ، وَلَا يَجْتَمِعُ مُسْلِمٌ وَمُشْرِكٌ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا، وَمَنْ كَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدٌ فَعَهْدُهُ إِلٰى مُدَّتِهِ، وَمَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ عَهْدٌ فَأَجَلُهُ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ .

مجھے چار چیزوں کے ساتھ بھیجا گیا تھا' جنت میں صرف مومن داخل ہو گا اور کوئی شخص برہنہ ہو کر بیت اللہ کا طواف نہیں کرے گا' مسلمان اور مشرکین اس سال کے بعد مسجد حرام میں اکٹھے نہیں ہو سکیں گے۔ اور جس شخص کا رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کوئی معاہدہ ہو تو وہ معاہدہ اپنی معین مدت تک ہو گا۔ اور جس شخص کے ساتھ کوئی معاہدہ نہیں ہے تو اس کی مہلت چار ماہ ہے۔

54- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ أَنَّهُ سَمِعَ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ أَبِي رَافِعٍ كَاتِبَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ يَقُولُ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ يَقُولُ: بَعَثَنِي مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَالزُّبَيْرَ وَالْمِقْدَادَ فَقَالَ: انْطَلِقُوا حَتّٰى تَأْتُوا رَوْضَةَ خَاخٍ، بِهَا ظَعِينَةٌ مَعَهَا كِتَابٌ فَخُذُوهُ مِنْهَا . فَانْطَلَقْنَا تَعَادَى بِنَا خَيْلُنَا حَتّٰى أَتَيْنَا الرَّوْضَةَ، فَإِذَا نَحْنُ بِالظَّعِينَةِ فَقُلْنَا: أَخْرِجِي الْكِتَابَ. فَقَالَتْ: مَا مَعِي مِنْ كِتَابٍ . فَقُلْنَا: لَتُخْرِجِنَّ الْكِتَابَ أَوْ لَتُلْقِيَنَّ الثِّيَابَ. فَأَخْرَجَتْهُ مِنْ عِقَاصِهَا، فَأَتَيْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا فِيهِ: مِنْ حَاطِبِ بْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ إِلٰى نَاسٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ مِمَّنْ بِمَكَّةَ يُخْبِرُهُمْ بِبَعْضِ أَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا هٰذَا يَا حَاطِبُ ؟ . فَقَالَ حَاطِبٌ: لَا تَعْجَلْ عَلَيَّ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، فَإِنِّي كُنْتُ

حضرت عبید اللہ بن ابو رافع جو حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ کے کاتب تھے' وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے حضرت زبیر اور حضرت مقداد کو بھیجا اور فرمایا تم لوگ جاؤ اور خاخ کے باغ تک پہنچو وہاں ایک عورت ہو گی جس کے پاس ایک خط ہو گا تم وہ اس سے لے لینا۔ ہم لوگ روانہ ہوئے۔ ہم اپنے گھوڑے دوڑاتے ہوئے اس باغ تک آئے تو وہاں ایک عورت موجود تھی ہم نے کہا تم خط نکالو۔ اس نے کہا میرے پاس کوئی خط نہیں ہے ہم نے کہا تم خط نکالو ورنہ ہم تمہاری چادر اتار دیں گے تو اس نے اپنے بالوں کے جوڑے میں سے خط نکالا پس اسے ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لے کر حاضر ہوئے تو اس میں یہ لکھا تھا: ''یہ حاطب بن ابو بلتعہ کی طرف سے مکہ میں رہنے والے کچھ مشرکین کے لیے تھا جس میں انہیں نبی اکرم ﷺ کے ہجرت کرنے کے بارے میں بتایا گیا

54- مؤطا امام مالك' باب الوقوف للجنائز والجلوس على المقابر' جلد 1' صفحه 323' رقم:962

سنن ابو داؤد' باب القيام للجنازة' جلد 3' صفحه 329' رقم:3175

سنن النسائى' باب الوقوف للجنائز' جلد 4' صفحه 77' رقم:4106

امْرَأً مُلْصَقًا فِي قُرَيْشٍ وَلَمْ أَكُنْ مِنْ أَنْفُسِهِمْ، وَكَانَ مَنْ كَانَ مَعَكَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ لَهُمْ قَرَابَاتٌ يَحْمُونَ بِهَا أَهَالِيَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ بِمَكَّةَ، فَأَحْبَبْتُ إِذْ فَاتَنِي ذٰلِكَ مِنَ النَّسَبِ فِيهِمْ أَنْ أَتَّخِذَ عِنْدَهُمْ يَدًا يَحْمُونَ بِهَا قَرَابَتِي، وَمَا فَعَلْتُ ذٰلِكَ كُفْرًا وَلَا ارْتِدَادًا عَنْ دِينِي، وَلَا رِضًا بِالْكُفْرِ بَعْدَ الْإِسْلَامِ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّهُ قَدْ صَدَقَكُمْ . فَقَالَ عُمَرُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ دَعْنِي أَضْرِبْ عُنُقَ هٰذَا الْمُنَافِقِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّهُ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا، وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ اللّٰهَ قَدِ اطَّلَعَ عَلٰى أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ: اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ، فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ . قَالَ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ: وَنَزَلَتْ فِيهِ (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ) الْآيَةَ.

تھا'' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے حاطب! یہ کیا ہے؟ حضرت حاطب رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ میرے بارے میں جلدی نہ کیجئے میں ایسا شخص ہوں جو قریش کے ساتھ مل کر رہ رہا ہوں لیکن میں ان کا حصہ نہیں ہوں۔ آپ ﷺ کے ساتھ جو دیگر مہاجرین ہیں ان کی وہاں رشتے داریاں ہیں جن کی وجہ سے مکہ میں ان کے گھر والے اور ان کی زمینیں محفوظ ہیں۔ میں یہ چاہتا تھا کیونکہ میرا قریش کے ساتھ کوئی نسبی تعلق نہیں ہے تو میں ان پر کوئی احسان کر دوں جس کی وجہ سے وہ میرے رشتے داروں کی حفاظت کریں میں نے کفر کرتے ہوئے یا اپنے دین سے مرتد ہوتے ہوئے یا اسلام قبول کرنے کے بعد کفر سے راضی رہتے ہوئے یہ عمل نہیں کیا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس نے تمہارے ساتھ سچ بات کہی ہے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ مجھے اجازت دیجئے کہ میں اس منافق کی گردن اڑا دوں تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا یہ بدر میں شریک ہوا ہے تمہیں کیا پتہ شائد اللہ تعالیٰ نے اہل بدر کو مخاطب کر کے کہا ہو تم جو چاہو عمل کرو میں نے تمہاری مغفرت کر دی ہے۔ حضرت عمرو بن دینار کہتے ہیں کہ اسی بارے میں یہ آیت نازل ہوئی: ''اے ایمان والو! تم میرے اور اپنے دشمن کو دوست نہ بناؤ''

قَالَ سُفْيَانُ: فَلَا أَدْرِي أَذٰلِكَ فِي الْحَدِيثِ أَمْ قَوْلًا مِنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ؟

حضرت سفیان کہتے ہیں کہ مجھے یہ نہیں معلوم کہ یہ حدیث ہے یا حضرت عمرو بن دینار کا قول ہے۔

سنن ترمذی' باب الرخصة فی ترک القیام للجنازة' جلد 4' صفحه 117' رقم:1044

55- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ اَبِي سُلَيْمٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ اَبِي مَعْمَرٍ: عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَخْبَرَةَ الْاَزْدِيِّ قَالَ: كَانُوا عِنْدَ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ فَمَرَّتْ بِهِمْ جَنَازَةٌ فَقَامُوْا لَهَا، فَقَالَ عَلِيٌّ: مَا هٰذَا؟ فَقَالُوا: اَمْرُ اَبُوْ مُوسَى الْاَشْعَرِيُّ . فَقَالَ عَلِيٌّ: اِنَّمَا قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً وَاحِدَةً وَلَمْ يَعُدْ.

حضرت عبداللہ بن سخبرہ ازدی روایت کرتے ہیں کہ لوگ حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے تھے کہ ان کے پاس سے ایک جنازہ گزرا تو لوگ اس کے لیے کھڑے ہو گئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پوچھا: یہ کیا طریقہ ہے؟ لوگوں نے عرض کی حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ اس کا حکم دیتے ہیں تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ ﷺ ایک مرتبہ اس کے لیے کھڑے ہوئے تھے اور آپ ﷺ نے اعادہ نہیں کیا۔

56- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ وَاقِدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ مَسْعُوْدِ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ عَلِيٍّ اَنَّهُ قَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا قَامَ مَرَّةً وَاحِدَةً ثُمَّ لَمْ يَعُدْ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جنازے کے لیے ایک مرتبہ کھڑے ہوئے پھر آپ ﷺ نے اعادہ نہیں کیا۔

قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ الْحُمَيْدِيُّ: وَكَانَ سُفْيَانُ رُبَّمَا حَدَّثَنَا بِهِ عَنِ ابْنِ اَبِي نَجِيحٍ وَلَيْثٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ اَبِي مَعْمَرٍ، فَاِذَا وَقَّفْنَاهُ عَلَيْهِ لَمْ يُدْخِلْ فِي حَدِيْثِ

امام ابوبکر حمیدی بیان کرتے ہیں کہ سفیان بعض اوقات ہم سے اس روایت کو ابن ابو نجیح اور لیث کے حوالے سے از مجاہد از ابو معمر بیان کرتے تھے تو جب ہم

55- مسند البزار' مسند علی بن ابی طالب' جلد 1' صفحه 101' رقم: 475
سنن النسائی الکبریٰ' باب النهی عن الحاتم فی السبابة' جلد 5' صفحه 455' رقم: 9536
الفقیه و المتفقه للخطیب' باب آداب التدریس اذا اراد الفقیه الخروج' جلد 3' صفحه 53' رقم: 932
جامع الاحادیث للسیوطی' مسند علی بن ابی طالب' جلد 31' صفحه 219' رقم: 34115
کنز العمال للهندی' حرف الهمزة' جلد 4' صفحه 258' رقم: 4894

56- المستدرك للحاکم' ذکر اسلام امیر المؤمنین علی بن ابی طالب' جلد 4' صفحه 238' رقم: 4678
اتحاف الخیره المهرة' باب ما جاء فی قتله رضی اللّٰه عنه' جلد 7' صفحه 214' رقم: 6692
الاحاد و المثانی لابن ابی عاصم' من ذکر علی بن أبی طالب' جلد 1' صفحه 144' رقم: 172
صحیح ابن حبان' باب اخباره صلی اللّٰه علیه وسلم' جلد 15' صفحه 127' رقم: 6733
مسند أبی یعلیٰ' مسند علی بن ابی طالب' جلد 1' صفحه 381' رقم: 491

ابْنِ اَبِي نَجِيحٍ اَبَا مَعْمَرٍ وَكَانَ لَا يَقُوْلُ حَدَّثَنَا اِلَّا اَنْ يَقُوْلَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا.

نے اس پر وقوف کیا تو انہوں نے ابن ابو نجیح کی روایت میں ابو معمر کو بھی شامل کر دیا اور وہ لفظ حدثنا صرف اس وقت کہتے تھے جب دونوں راویوں میں سے ہر ایک نے لفظ حدثنا استعمال کیا ہو۔

57- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ سَمِعَهُ مِنَ ابْنِ اَبِي مُوسَى قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا وَبَعَثَ اَبَا مُوسَى وَاَمَرَهُ بِشَيْءٍ مِنْ حَاجَتِهِ، فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ قَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا عَلِيُّ سَلِ اللّٰهَ الْهُدَى وَالسَّدَادَ، وَاَعْنِي بِالْهُدَى: هِدَايَةَ الطَّرِيقِ، وَالسَّدَادِ تَسْدِيدَكَ السَّهْمَ . قَالَ: وَنَهَانِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْقَسِّيِّ وَالْمِيثَرَةِ الْحَمْرَاءِ، وَاَنْ اَلْبَسَ خَاتَمِي فِي هٰذِهِ اَوْ فِي هٰذِهِ . وَاَشَارَ اِلَى السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطَى .

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے بیٹے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو سنا انہوں نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو کسی کام کے لیے بھیجا اور انہیں اس کام کے بارے میں کسی چیز کی ہدایت کی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے یہ فرمایا: اے علی! تم اللہ تعالیٰ سے ہدایت اور سیدھے رہنے کا سوال کرنا۔ ہدایت سے میری مراد راستے کی ہدایت ہے اور صراط سے مراد تمہارا اپنے تیر کو ٹھیک کرنا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ بھی بتایا: اور رسول اللہ ﷺ نے مجھے قسی اور سرخ میثرہ استعمال کرنے سے منع کیا اور مجھے اس بات سے بھی منع کیا کہ میں اپنی اس اور اس انگلی میں انگوٹھی پہنوں۔ اور آپ نے شہادت کی انگلی اور درمیانی انگلی کی طرف اشارہ کر کے یہ بات کہی تھی۔

قَالَ الْحُمَيْدِيُّ: وَكَانَ سُفْيَانُ يُحَدِّثُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ اَبِي مُوسَى، فَقِيلَ لَهُ: اِنَّمَا يُحَدِّثُوْنَهُ عَنْ اَبِي بُرْدَةَ . فَقَالَ: اَمَّا الَّذِي حَفِظْتُ اَنَا فَعَنْ اَبِي بَكْرٍ، فَاِنْ خَالَفُوْنِي فِيهِ فَاجْعَلُوْهُ

امام حمیدی بیان کرتے ہیں: سفیان اس روایت کو عاصم کے حوالے سے حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کے بیٹے ابوبکر سے بیان کرتے ہیں' ان سے یہ کہا گیا کہ دیگر محدثین نے تو اس روایت کو حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ

57- مصنف ابن ابی شیبة' باب ما قالوا فی زکاة الخیل' جلد 3' صفحه 151' رقم: 10237
مصنف عبد الرزاق' باب الخیل' جلد 4' صفحه 34' رقم: 6880
السنن الکبریٰ للبیهقی' باب لا صدقة فی الخیل' جلد 4' صفحه 117' رقم: 7656
سنن ابو داؤد' باب فی زکاة السائمة' جلد 2' صفحه 11' رقم: 1576
سنن ابن ماجه' باب زکاة الورق والذهب' جلد 1' صفحه 570' رقم: 1790

عَنِ ابْنِ اَبِیْ مُوسَی. فَکَانَ سُفْیَانُ بَعْدَ ذٰلِکَ رُبَّمَا قَالَ: عَنِ ابْنِ اَبِیْ مُوسَی، وَرُبَّمَا نَسِیَ فَحَدَّثَ بِهٖ عَلٰی مَا سَمِعَ عَنْ اَبِیْ بَکْرٍ.

کے بیٹے ابو بردہ کے حوالے سے بیان کیا ہے۔ تو انہوں نے کہا میں نے تو اس روایت کو اسی طرح یاد رکھا ہے کہ یہ ابوبکر بن ابوموسیٰ سے منقول ہے۔ لیکن اگر دوسرے لوگ مجھ سے مختلف روایت کر رہے ہیں تو تم یہ الفاظ شامل کر لو کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے ایک صاحبزادے سے یہ بات منقول ہے۔

58- حَدَّثَنَا الْحُمَیْدِیُّ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِکِ بْنُ اَعْیَنَ سَمِعَهٗ مِنْ اَبِیْ حَرْبِ بْنِ اَبِی الْاَسْوَدِ الدِّیْلِیِّ یُحَدِّثُهٗ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ سَمِعْتُ عَلِیًّا یَقُوْلُ: اَتَانِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ، وَقَدْ اَدْخَلْتُ رِجْلِیْ فِی الْغَرْزِ فَقَالَ لِیْ: اَیْنَ تُرِیْدُ؟ فَقُلْتُ: الْعِرَاقَ. فَقَالَ: اَمَا اِنَّکَ اِنْ جِئْتَهَا لَیُصِیْبَنَّکَ بِهَا ذُبَابُ السَّیْفِ. فَقَالَ عَلِیٌّ: وَایْمُ اللّٰهِ لَقَدْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَهٗ یَقُوْلُهٗ. فَقَالَ اَبُوْ حَرْبٍ: فَسَمِعْتُ اَبِیْ یَقُوْلُ: فَعَجِبْتُ مِنْهُ وَقُلْتُ: رَجُلٌ مُّحَارِبٌ یُحَدِّثُ مِثْلَ هٰذَا عَنْ نَفْسِهٖ.

حضرت ابواسود دیلی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا: میرے پاس حضرت عبداللہ بن سلام آئے میں اس وقت اپنا پاؤں رکاب میں داخل کر چکا تھا انہوں نے مجھ سے کہا: آپ کا کہاں کا ارادہ ہے؟ میں نے جواب دیا: عراق کا۔ تو انہوں نے کہا: اگر آپ وہاں چلے گئے تو ضرور آپ کو تلوار کی دھار لگے گی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! اس سے پہلے میں رسول اللہ ﷺ کو بھی یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سن چکا ہوں۔ ابوحرب کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے یہ سنا تو مجھے ان پر تعجب ہوا اور میں نے کہا: ایک جنگجو آدمی اپنے بارے میں ایسی بات کہتا ہے۔

59- حَدَّثَنَا الْحُمَیْدِیُّ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ حَدَّثَنَا

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول

58- المنتقی لابن الجارود، باب ما جاء فی الوصایا، جلد 1، صفحہ 239، رقم: 950
المستدرك للحاکم، کتاب الفرائض، جلد 6، صفحہ 367، رقم: 7967
اتحاف الخیرہ المهرة، باب ما جاء فی الکلالة، جلد 3، صفحہ 137، رقم: 4047
السنن الکبریٰ للبیهقی، باب ترتیب العصبة، جلد 6، صفحہ 239، رقم: 12749
سنن ابن ماجه، باب الدین قبل الوصیة، جلد 2، صفحہ 906، رقم: 2715
59- مسند أبی یعلیٰ، مسند علی بن ابی طالب، جلد 1، صفحہ 257، رقم: 300
اطراف المسند المعتلی، الحارث بن عبد الله الهمدانی عن علی، جلد 4، صفحہ 389، رقم: 6177
سنن ترمذی، باب ما جاء فی میراث الاخوة من الاب والام، جلد 4، صفحہ 231، رقم: 2122

اَبُوْ اِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: قَدْ تَجَاوَزْتُ لَکُمْ عَنْ صَدَقَةِ الْخَیْلِ وَالرَّقِیْقِ.

اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے تم سے گھوڑے کے صدقہ کرنے اور غلام کے صدقہ کرنے کو ختم کر دیا ہے۔

60- حَدَّثَنَا الْحُمَیْدِیُّ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِیٍّ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَضٰی: اَنَّ اَعْیَانَ بَنِی الْاُمِّ یَتَوَارَثُوْنَ دُوْنَ بَنِی الْعَلَّاتِ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ فرمایا کہ عینی (حقیقی) بھائی وراثت کے حق دار ہوتے ہیں علاتی (ماں کی طرف سے) بھائی وارث نہیں ہوتے۔

61- حَدَّثَنَا الْحُمَیْدِیُّ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ قَالَ: قَضٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِالدَّیْنِ قَبْلَ الْوَصِیَّةِ وَاَنْتُمْ تَقْرَءُوْنَ الْوَصِیَّةَ قَبْلَ الدَّیْنِ.

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے وصیت سے پہلے قرض (دینے) کا فیصلہ فرمایا اور تم وصیت کے بارے قرض (کی ادائیگی) کے متعلق پڑھتے ہو۔

62- حَدَّثَنَا الْحُمَیْدِیُّ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ قرآن کی

السنن الکبریٰ للبیهقی، باب تبدیة الدین علی الوصیة، جلد 6، صفحہ 267، رقم: 12937
مسند امام احمد بن حنبل، مسند علی بن ابی طالب، جلد 1، صفحہ 144، رقم: 1221
60- صحیح ابن حبان، باب مرأة القرآن، جلد 3، صفحہ 80، رقم: 800
معرفة السنن والآثار للبیهقی، باب قرأة القران، جلد 1، صفحہ 256، رقم: 214
مجموع فیه مصنفات أبی جعفر البختری، المجلس الخامس علی الولاء، صفحہ78، رقم: 88
البدر المنیر لابن الملقن، جلد2، صفحہ553
61- مسند امام احمد بن حنبل، مسند علی بن ابی طالب، جلد 1، صفحہ 128، رقم: 1062
المعجم الاوسط للطبرانی، من اسمه عبد الرحمٰن، جلد 5، صفحہ 87، رقم: 4751
المسند المستخرج علی صحیح الامام مسلم، باب الدین النصیحة، جلد 1، صفحہ 158، رقم: 237
جامع الاحادیث للسیوطی، مسند علی بن ابی طالب، جلد 29، صفحہ 354، رقم: 32316
سنن الکبریٰ للنسائی، باب الفرق بین المؤمن والمنافق، جلد 5، صفحہ 137، رقم: 8486
62- المطالب العالیه للعسقلانی، باب اخبار الخوارج، جلد 4، صفحہ 433، رقم: 4435
اتحاف الخیرہ المهرة، باب فیما کان فی زمن علی بن ابی طالب، جلد 8، صفحہ 7، رقم: 7388
سنن الکبریٰ للنسائی، ذکر اختلاف علی أبی اسحاق فی هذا الحدیث، جلد 5، صفحہ 161، رقم: 8566
جامع الاحادیث للسیوطی، مسند علی بن أبی طالب، جلد 31، صفحہ 434، رقم: 34498

مِسْعَرٍ وَابْنِ اَبِیْ لَیْلٰی وَشُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَلِیٍّ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَمْ یَكُنْ یَحْجُبُهُ عَنْ قِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ اِلَّا اَنْ یَكُوْنَ جُنُبًا۔

تلاوت سے رسول اللہ ﷺ کو کوئی چیز نہیں روکتی تھی سوائے اس کے کہ آپ ﷺ جنابت کی حالت میں ہوتے۔

63- حَدَّثَنَا الْحُمَیْدِیُّ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ عِیسَی حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ حَدَّثَنَا عَدِیُّ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَیْشٍ قَالَ قَالَ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ: لَقَدْ عَهِدَ اِلَیَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْاُمِّیُّ: اِنَّهُ لَا یُحِبُّكَ اِلَّا مُؤْمِنٌ، وَلَا یُبْغِضُكَ اِلَّا مُنَافِقٌ۔

حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی امی ﷺ نے مجھ سے یہ عہد لیا تھا کہ تم سے مومن محبت کرے گا اور تم سے منافق بغض رکھے گا۔

64- حَدَّثَنَا الْحُمَیْدِیُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ اِبْرَاهِیمَ حَدَّثَنِیْ اِسْمَاعِیلُ بْنُ مُسْلِمٍ الْعَبْدِیُّ حَدَّثَنِیْ اَبُو كَثِیرٍ قَالَ: كُنْتُ مَعَ سَیِّدِیْ - یعنی عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ - حِیْنَ قَتَلَ اَهْلَ النَّهْرَوَانِ، فَكَاَنَّ النَّاسَ قَدْ وَجَدُوْا فِیْ اَنْفُسِهِمْ مِنْ قَتْلِهِمْ، فَقَالَ عَلِیٌّ: یَا اَیُّهَا النَّاسُ اِنَّ نَبِیَّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنِیْ: اَنَّ نَاسًا یَخْرُجُوْنَ مِنَ الدِّیْنِ كَمَا

حضرت ابوکثیر بیان کرتے ہیں میں اپنے آقا یعنی حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا اس وقت جب انہوں نے نہروان کے لوگوں کے ساتھ جنگ کی تھی کچھ لوگوں کو تو انہیں قتل کرنے کے بارے میں الجھن محسوس ہوئی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے لوگو! اللہ کے نبی ﷺ نے مجھے یہ بات بتائی ہے کہ ”بے شک کچھ لوگ دین سے یوں نکل جائیں گے

مسند امام احمد بن حنبل' مسند علی بن ابی طالب' جلد 1' صفحہ 88' رقم:672

63- سنن ترمذی' باب من سورۃ الزمر' جلد 5' صفحہ 236' رقم:3236
اتحاف الخیرہ المہرۃ ' تفسیر سورۃ الزمر' جلد 6' صفحہ 261' رقم:5804
مستدرک للحاکم' تفعیر سورۃ الزمر' جلد 3' صفحہ 301' رقم:3626
جامع الاصول لابن اثیر' تفسیر سورۃ الزمر' جلد 3' صفحہ 336' رقم:786
مجمع الزوائد للهیثمی' باب سورۃ الزمر' جلد 7' صفحہ 223' رقم:11311
مسند امام احمد بن حنبل' مسند الزبیر بن العوام' جلد 1' صفحہ 164' رقم:1405

64- مسند أبی یعلی' من مسند الزبیر بن العوام' جلد 2' صفحہ 37' رقم:676
مسند امام احمد بن حنبل' حدیث محمود بن لبید' جلد 5' صفحہ 429' رقم:23690
مسند البزار' مسند الزبیر بن العوام' جلد 1' صفحہ 176' رقم:963
مجمع الزوائد للهیثمی' باب سورۃ الهاكم' جلد 7' صفحہ 297' رقم:11518

یَخْرُجُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِیَّةِ، وَلَا یَعُوْدُوْنَ فِیْهِ اَبَدًا، اَلَا وَاِنَّ اٰیَةَ ذٰلِكَ اَنَّ فِیْهِمْ رَجُلًا اَسْوَدَ مُخْدَجَ الْیَدِ اِحْدَی یَدَیْهِ كَثَدْیِ الْمَرْاَةِ لَهَا حَلَمَةٌ كَحَلَمَةِ الْمَرْاَةِ. قَالَ: وَاَحْسِبُهُ قَالَ: حَوْلَهَا سَبْعُ هَلَبَاتٍ. فَالْتَمِسُوْهُ فَاِنِّیْ لَا اُرَاهُ اِلَّا فِیْهِمْ، فَوَجَدُوْهُ عَلٰی شَفِیْرِ النَّهْرِ تَحْتَ الْقَتْلٰی، فَقَالَ: صَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ. وَاِنَّ عَلِیًّا لَمُتَقَلِّدٌ قَوْسًا لَهُ عَرَبِیَّةً یَطْعَنُ بِهَا فِیْ مُخْدَجَتِهِ قَالَ فَفَرِحَ النَّاسُ حِیْنَ رَاَوْهُ وَاسْتَبْشَرُوْا، وَذَهَبَ عَنْهُمْ مَا كَانُوْا یَجِدُوْنَ.

جس طرح تیر نشانے سے پار ہو جاتے ہیں اور وہ لوگ دین میں واپس کبھی نہیں آئیں گے یاد رکھنا ان کی مخصوص نشانی یہ ہے کہ ان کے درمیان ایک سیاہ فام شخص ہوگا جو ایک ہاتھ سے معذور ہوگا' اس کا ایک ہاتھ عورت کی چھاتی کی طرح ہوگا اور وہ یوں حرکت کرے گا جس طرح عورت حرکت کرتی ہے۔“ راوی کہتے ہیں میرا خیال ہے روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں کہ اس کے اردگرد سات بال ہوں گے ۔تم لوگ اسے تلاش کرنا کیونکہ میرا خیال ہے وہ ان میں ہوگا تو لوگوں نے نہر کے کنارے قتل کیے گئے لوگوں میں اس شخص کو پا لیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے سچ فرمایا ہے۔اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے گلے میں عربی کمان لٹکائی ہوئی تھی انہوں نے وہ کمان اس کے معذور ہاتھ کو چھوتے ہوئے یہ بات کہی۔راوی کہتے ہیں: جب لوگوں نے اسے دیکھا تو خوش ہو گئے اور انہوں نے اس سے خوشخبری حاصل کی اور جو الجھن انہیں محسوس ہوئی تھی وہ ختم ہو گئی۔

5 - مُسْنَدُ الزُّبَیْرِ بْنِ الْعَوَّامِ

مسند حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ

65- حَدَّثَنَا الْحُمَیْدِیُّ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ حَدَّثَنَا

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے

65- سنن ترمذی' باب من سورۃ الزمر' جلد 5' صفحہ 236' رقم:3236
اتحاف الخیرہ المہرۃ ' تفسیر سورۃ الزمر' جلد 6' صفحہ 261' رقم:5804
مستدرک للحاکم' تفسیر سورۃ الزمر' جلد 3' صفحہ 301' رقم:3626
جامع الاصول لابن اثیر' تفسیر سورۃ الزمر' جلد 3' صفحہ 336' رقم:786
مجمع الزوائد للهیثمی' باب سورۃ الزمر' جلد 7' صفحہ 223' رقم:11311
مسند امام احمد بن حنبل' مسند الزبیر بن العوام' جلد 1' صفحہ 164' رقم:1405

مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَاطِبٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قَالَ الزُّبَيْرُ: لَمَّا نَزَلَتْ (ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ) قَالَ الزُّبَيْرُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُكَرَّرُ عَلَيْنَا الْخُصُوْمَةُ بَعْدَ الَّذِى كَانَ بَيْنَنَا فِى الدُّنْيَا؟ فَقَالَ: نَعَمْ. فَقُلْتُ: اِنَّ الْاَمْرَ اِذًا لَشَدِيْدٌ۔

ہیں کہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جب یہ آیت نازل ہوئی: ''پھر بے شک تم لوگ قیامت کے دن اپنے پروردگار کی بارگاہ میں ایک دوسرے کے ساتھ بحث کرو گے۔'' تو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا دنیا میں جو ہمارے درمیان اختلاف ہے یہ بعد میں دوبارہ ہمارے درمیان ہو گا؟ تو آپ نے فرمایا: ہاں! تو میں نے عرض کی: پھر تو اس وقت معاملہ بہت سخت ہو گا۔

66- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَاطِبٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قَالَ الزُّبَيْرُ: لَمَّا نَزَلَتْ (ثُمَّ لَتُسْاَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ) قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاَىُّ نَعِيْمٍ نُسْاَلُ عَنْهُ؟ وَاِنَّمَا هُمَا الْاَسْوَدَانِ: التَّمْرُ وَالْمَاءُ۔ قَالَ: اَمَا اِنَّ ذَاكَ سَيَكُوْنُ۔

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جب یہ آیت نازل ہوئی: ''پھر تم سے نعمتوں کے بارے میں ضرور ضرور سوال کیا جائے گا۔'' تو میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! کون سی نعمتوں کے بارے میں ہم سے سوال کیا جائے گا؟ حالانکہ ہمیں تو یہی دو سیاہ چیزیں ملتی ہیں کھجور اور پانی۔ آپ نے ارشاد فرمایا: ایسا ضرور ہو گا۔

قَالَ الْحُمَيْدِيُّ: وَكَانَ سُفْيَانُ رُبَّمَا قَالَ قَالَ الزُّبَيْرُ وَرُبَّمَا قَالَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ يَقُوْلُ فَقَالَ الزُّبَيْرُ۔

امام حمیدی بیان کرتے ہیں کہ راوی سفیان نے کبھی یہ الفاظ روایت کیے ہیں کہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اور کبھی یہ الفاظ بیان کیے کہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے یہ منقول ہے، پھر وہ کہنے لگے کہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے یہ کہا۔

67- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ ضَمْرَةَ

حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ بیان کرتے

66- اخبار مکة للفاکھی، ذکر المواضع التی دخلها رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم، جلد 7، صفحه 468، رقم:2846
السنن الکبرٰی للبیهقی، باب کراهیة قتل الصید وقطع الشجر بوج من الطائف، جلد 5، صفحه 200، رقم:10269
مسند امام احمد بن حنبل، مسند زبیر بن العوام، جلد 3، صفحه 32، رقم:1416
67- الالمام باحادیث الاحکام، باب الجزیة والمهادنة، جلد 2، صفحه 788، رقم:1530
السنن الصغرٰی للبیهقی، باب الجزیة، جلد 3، صفحه 135، رقم:4053

اَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ اللَّيْثِىُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَاطِبٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ (ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ) قَالَ الزُّبَيْرُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُكَرَّرُ عَلَيْنَا الَّذِى كَانَ بَيْنَنَا فِى الدُّنْيَا مَعَ خَوَاصِّ الذُّنُوْبِ؟ فَقَالَ: نَعَمْ، حَتّٰى يُؤَدّٰى اِلٰى كُلِّ ذِى حَقٍّ حَقُّهُ۔

ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی: ''پھر قیامت کے دن تم لوگ اپنے پروردگار کے سامنے ایک دوسرے سے بحث کرو گے۔'' تو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ! دنیا میں ہمارے درمیان یہ جو اختلاف ہے تو کیا یہ خواص ذنوب کے ساتھ دوبارہ ہم پر آئے گا تو آپ نے فرمایا: ہاں! جب تک تم میں سے ہر حقدار کو اس کا حق نہیں مل جاتا۔

68- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَارِثِ الْمَخْزُوْمِىُّ حَدَّثَنِى مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اِنْسَانَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ الزُّبَيْرِ قَالَ: اَقْبَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ لِيَّةَ حَتّٰى اِذَا كُنَّا عِنْدَ السِّدْرَةِ وَقَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى طَرَفِ الْقَرْنِ الْاَسْوَدِ حَذْوَهَا، فَاسْتَقْبَلَ نَخِبًا بِبَصَرِهٖ وَوَقَفَ حَتّٰى اتَّقَفَ النَّاسُ ثُمَّ قَالَ: اِنَّ صَيْدَ وَجٍّ وَعِضَاهَهُ حَرَمٌ مُحَرَّمٌ لِلّٰهِ۔ وَذٰلِكَ قَبْلَ نُزُوْلِهِ الطَّائِفَ وَحِصَارِهٖ ثَقِيْفًا۔

حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ لیہ طائف کی ایک نواحی آبادی سے آ رہے تھے یہاں تک کہ جب ہم سدرہ کے پاس پہنچے تو رسول اللہ ﷺ قرن اسود کے پاس ٹھہر گئے۔ آپ ﷺ اس کے مدمقابل ٹھہرے اور آپ ﷺ نے نخب کی طرف رخ کیا۔ آپ ﷺ ٹھہرے رہے حتیٰ کہ لوگ بھی ٹھہرے رہے پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک کسی بھی جانور کا شکار اور یہاں کے کانٹے دار درخت بھی حرم کا حصہ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے احترام والا بنایا ہے۔ (راوی کہتے ہیں:) یہ آپ (ﷺ) کے طائف میں پڑاؤ کرنے اور قبیلہ ثقیف کا محاصرہ کرنے سے پہلے کا واقعہ ہے۔

المنتقی لابن الجارود، باب الجزیة، جلد 1، صفحه 278، رقم:1105
سنن ابوداؤد، باب فی اخذ الجزیة من المجوس، جلد 3، صفحه 133، رقم:3045
سنن ترمذی، باب ما جاء فی أخذ الجزیة من المجوس، جلد 4، صفحه 146، رقم:1586
68- الادب المفرد للبخاری، باب فضل صلة الرجم، جلد 1، صفحه 33، رقم:53
المعجم الاوسط للطبرانی، من اسمه عبید اللّٰه، جلد 5، صفحه 37، رقم:4606
مسند أبی یعلٰی، مسند عبد الرحمٰن بن عوف، جلد 1، صفحه 376، رقم:2301
مسند امام احمد بن حنبل، مسند عبد الرحمٰن بن عوف، جلد 1، صفحه 194، رقم:1681
البر والصلة للمروزی، باب صلة الرحم وقطیعتها، جلد 1، صفحه 57، رقم:112

6 - مُسْنَدُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ

مسند حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ

69- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ بَجَالَةَ يَقُولُ: وَلَمْ يَكُنْ عُمَرُ اَخَذَ الْجِزْيَةَ مِنَ الْمَجُوسِ حَتّٰى شَهِدَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَهَا مِنْ مَجُوسِ اَهْلِ هَجَرَ.

حضرت بجالہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجوسیوں سے جزیہ وصول نہیں کیا۔ حتیٰ کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے اس بات کی گواہی دی کہ رسول اللہ ﷺ نے ہجر (ایک مقام کا نام) کے مجوسیوں سے اسے وصول کیا تھا۔

70- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ: اشْتَكٰى اَبُو الرَّدَّادِ فَعَادَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ، فَقَالَ اَبُو الرَّدَّادِ: اِنَّ اَخْيَرَهُمْ وَاَوْصَلَهُمْ – مَا عَلِمْتُ – اَبُوْ مُحَمَّدٍ. فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: يَقُوْلُ اللّٰهُ: اَنَا اللّٰهُ وَاَنَا الرَّحْمٰنُ، خَلَقْتُ الرَّحِمَ وَاشْتَقَقْتُ لَهَا اسْمًا مِّنَ اسْمِيْ، فَمَنْ وَصَلَهَا وَصَلْتُهُ، وَمَنْ قَطَعَهَا بَتَتُّهُ.

حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں ابورداد بیمار ہو گئے تو حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ ان کی عیادت کے لیے آئے ابورداد نے کہا: میرے علم کے مطابق لوگوں میں سب سے زیادہ بہتر اور سب سے زیادہ رشتہ داری کے حقوق کا خیال رکھنے والے ابومحمد ہیں۔ تو حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ''اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے میں اللہ ہوں میں رحمٰن ہوں میں نے رحم کو پیدا کیا ہے اور میں نے اس کا نام اپنے نام کے مطابق رکھا ہے تو جو اسے ملائے گا میں اسے ملاؤں گا اور جو اسے کاٹے گا میں اسے جڑ سے ختم کر دوں گا۔''

69- السنن الكبرى للبيهقي، باب الوصية بالثلث، جلد 6، صفحه 268، رقم: 12943
المنتقى لابن الجارود، باب ما جاء في الوصايا، جلد 1، صفحه 238، رقم: 947
سنن ابوداؤد، باب ما جاء في لا يجوز للموصى في ماله، جلد 3، صفحه 71، رقم: 2866
سنن الدارمي، باب الوصية بالثلث، جلد 2، صفحه 499، رقم: 3196
سنن النسائي، باب الوصية بالثلث، جلد 6، صفحه 241، رقم: 3626

70- المنتقى لابن الجارود، باب ما جاء في الاطعمة، جلد 1، صفحه 223، رقم: 882
سنن ابوداؤد، باب لزوم السنة، جلد 2، صفحه 612، رقم: 4610
صحيح مسلم، باب وجوب اتباعه صلى الله عليه وسلم، جلد 7، صفحه 92، رقم: 6265
مسند امام احمد بن حنبل، مسند سعد بن ابى وقاص، جلد 1، صفحه 911، رقم: 1546
مسند ابى يعلى، مسند سعد بن ابى وقاص، جلد 2، صفحه 105، رقم: 762

7 - مُسْنَدُ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ

مسند حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ

71- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ اَخْبَرَنِيْ عَامِرُ بْنُ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: مَرِضْتُ بِمَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ مَرَضًا اَشْفَيْتُ مِنْهُ عَلَى الْمَوْتِ، فَاَتَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُنِيْ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لِيْ مَالًا كَثِيْرًا وَلَيْسَ يَرِثُنِيْ اِلَّا ابْنَتِيْ، اَفَاَتَصَدَّقُ بِثُلُثَيْ مَالِيْ؟ قَالَ: لَا . فَقُلْتُ: فَالشَّطْرُ؟ قَالَ: لَا . قُلْتُ: فَبِالثُّلُثِ؟ قَالَ: الثُّلُثُ، وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ، اِنَّكَ اَنْ تَتْرُكَ وَرَثَتَكَ اَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِّنْ اَنْ تَتْرُكَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُوْنَ النَّاسَ، وَاِنَّكَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً اِلَّا اُجِرْتَ عَلَيْهَا حَتَّى اللُّقْمَةَ تَرْفَعُهَا اِلٰى فِيْ امْرَاَتِكَ . فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُخَلَّفُ عَلٰى هِجْرَتِيْ؟ فَقَالَ: اِنَّكَ لَنْ تُخَلَّفَ بَعْدِيْ فَتَعْمَلَ عَمَلًا تُرِيْدُ بِهٖ وَجْهَ اللّٰهِ تَعَالٰى اِلَّا ازْدَدْتَ بِهٖ رِفْعَةً وَدَرَجَةً، وَلَعَلَّكَ اَنْ تُخَلَّفَ بَعْدِيْ حَتّٰى يَنْتَفِعَ بِكَ اَقْوَامٌ وَيُضَرَّ بِكَ اٰخَرُوْنَ، اَللّٰهُمَّ اَمْضِ لِاَصْحَابِيْ هِجْرَتَهُمْ، وَلَا تَرُدَّهُمْ عَلٰى اَعْقَابِهِمْ

حضرت عامر بن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ از والد خود روایت کرتے ہیں کہ فتح مکہ کے موقع پر میں مکہ میں بیمار ہو گیا ایسا بیمار ہوا کہ موت کے کنارے پر پہنچ گیا۔ پس رسول اللہ ﷺ میری عیادت کے لیے تشریف لائے میں نے عرض کی یا رسول اللہ! میرے پاس بہت سا مال ہے اور میری وارث صرف میری ایک بیٹی ہے تو کیا میں اپنا دو تہائی مال صدقہ کر دوں تو آپ نے فرمایا: نہیں! میں نے عرض کی: آدھا کر دوں؟ فرمایا: نہیں! میں نے عرض کی: ایک تہائی کر دوں؟ تو آپ نے فرمایا: ایک تہائی کر دو اور ایک تہائی بھی بہت ہے۔ اگر تم اپنے ورثاء کو خوشحال چھوڑ کر جاؤ تو یہ اس سے زیادہ بہتر ہے کہ تم انہیں کسمپرسی میں چھوڑ کے جاؤ کہ وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے پھریں۔ اور تم جو کچھ بھی خرچ کرو گے تمہیں اس کا اجر ملے گا حتیٰ کہ تم اپنی بیوی کے منہ میں جو لقمہ ڈالو گے۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا میں اپنی ہجرت سے پیچھے کر دیا جاؤں گا؟ تو آپ

71- صحيح مسلم، باب تألف قلب من يخاف على ايمانه لضعفه والنهى، جلد 1، صفحه 91، رقم: 395
معرفة السنن والآثار للبيهقي، بيان اهل الصدقات، جلد 3، صفحه 177، رقم: 4251
سنن ابوداؤد، باب الدليل على زيادة الايمان ونقصانه، جلد 4، صفحه 354، رقم: 4687
المسند المستخرج على صحيح الامام المسلم، باب الدين النصيحة، جلد 1، صفحه 214، رقم: 376
جامع الاصول لابن اثير، الفرع الثاني في النفل، جلد 2، صفحه 684، رقم: 1183

۔ وَلٰكِنِ الْبَائِسُ سَعْدُ ابْنُ خَوْلَةَ يَرْثِي لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ مَاتَ بِمَكَّةَ. قَالَ سُفْيَانُ: وَسَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ.

نے فرمایا: تمہیں میرے بعد پیچھے نہیں کیا جائے گا تم جو بھی عمل کرو گے جس کے ذریعے تم نے اللہ کی رضا چاہی ہوگی تو اس کے نتیجے میں تمہاری رفعت اور مرتبے میں اضافہ ہوگا اور ہو سکتا ہے کہ تم میرے بعد بھی زندہ رہو حتی کہ بہت سے لوگ تم سے نفع حاصل کریں اور بہت سے لوگوں کو تم سے نقصان ہو۔'' اے اللہ! میرے صحابہ کی ہجرت کو باقی رکھنا اور تو انہیں ان کی ایڑیوں پر واپس نہ لوٹانا لیکن سعد بن خولہ پر افسوس ہے۔'' رسول اللہ ﷺ نے ان پر افسوس کا اظہار اس لیے کیا کیونکہ ان کا انتقال مکہ میں ہو گیا تھا۔ سفیان کہتے ہیں کہ حضرت سعد بن خولہ رضی اللہ عنہ کا تعلق بنو عامر بن لوی سے تھا۔

72- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَعْظَمُ الْمُسْلِمِيْنَ فِي الْمُسْلِمِيْنَ جُرْمًا مَنْ سَاَلَ عَنْ اَمْرٍ لَمْ يُحَرَّمْ، فَحُرِّمَ عَلَى النَّاسِ مِنْ اَجْلِ مَسْاَلَتِهِ۔

حضرت عامر بن سعد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسلمانوں میں سے سب سے بڑا مجرم وہ ہوتا ہے جو کسی ایسے معاملے میں سوال کرے جسے حرام نہیں کیا گیا تھا اور پھر اس کے سوال کرنے کی وجہ سے وہ لوگوں کے لیے حرام ہو جائے۔

73- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ:

حضرت عامر بن سعد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کچھ تقسیم کیا تو میں نے عرض

72- صحیح مسلم، باب تألف قلب من یخاف علی ایمانه لضعفه والنهی، جلد 1، صفحه 91، رقم: 395
معرفة السنن والآثار للبیهقی، بیان اهل الصدقات، جلد 3، صفحه 177، رقم: 4251
سنن ابوداؤد، باب الدلیل علی زیادة الایمان ونقصانه، جلد 4، صفحه 354، رقم: 4687
المسند المستخرج علی صحیح الامام المسلم، باب الدین النصیحة، جلد 1، صفحه 214، رقم: 376
جامع الاصول لابن اثیر، الفرع الثانی فی النفل، جلد 2، صفحه 684، رقم: 1183

73- صحیح مسلم، باب فضل عتر المدینة، جلد 6، صفحه 123، رقم: 5460
سنن ابوداؤد، باب فی عترة العجوة، جلد 2، صفحه 400، رقم: 3876
الآداب للبیهقی، باب التداوی بالحجامة وغیرها، جلد 1، صفحه 426، رقم: 699
مسند أبی یعلیٰ، مسند سعد بن أبی وقاص، جلد 2، صفحه 120، رقم: 787
مسند امام احمد بن حنبل، مسند سعد بن أبی وقاص، جلد 1، صفحه 181، رقم: 1571

قَسَمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسْمًا فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَعْطِ فُلَانًا فَاِنَّهُ مُؤْمِنٌ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَوْ مُسْلِمٌ. فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَعْطِ فُلَانًا فَاِنَّهُ مُؤْمِنٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَوْ مُسْلِمٌ. فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَعْطِ فُلَانًا فَاِنَّهُ مُؤْمِنٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَوْ مُسْلِمٌ. ثُمَّ قَالَ: اِنِّي لَاُعْطِي الرَّجُلَ وَغَيْرُهُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْهُ مَخَافَةَ اَنْ يَكُبَّهُ اللّٰهُ فِي النَّارِ.

کی: یارسول اللہ! فلاں کو بھی کچھ دیجئے وہ مومن ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یا مسلمان ہے، میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ فلاں کو بھی کچھ عطا کیجئے کیونکہ وہ مومن ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یا مسلمان ہے، میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! فلاں کو کچھ عطا کیجئے کیونکہ وہ مومن ہے، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بعض اوقات میں کسی کو کچھ دیتا ہوں حالانکہ دوسرا شخص میرے نزدیک اس سے زیادہ محبوب ہوتا ہے لیکن میں اس اندیشے کی وجہ سے اسے دیتا ہوں تا کہ اللہ تعالیٰ اسے منہ کے بل جہنم میں داخل نہ کر دے۔

74- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِ هٰذَا الْحَدِيْثِ، وَزَادَ فِيْهِ: قَالَ الزُّهْرِيُّ: فَنُرٰى اَنَّ الْاِسْلَامَ الْكَلِمَةُ، وَاَنَّ الْاِيْمَانَ الْعَمَلُ.

حضرت عامر بن سعد از والد خود از نبی اکرم ﷺ اسی کی مثل حدیث روایت کرتے ہیں، تاہم اس میں یہ الفاظ زائد ہیں۔ زہری کہتے ہیں کہ ہم یہ بات جان گئے ہیں کہ اسلام سے مراد کلمات کہنا ہے اور ایمان سے مراد عمل ہے۔

75- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ وَاَبُوْ ضَمْرَةَ قَالَا حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ هَاشِمِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ تَصَبَّحَ بِسَبْعِ تَمَرَاتٍ عَجْوَةٍ لَمْ يَضُرَّهُ ذٰلِكَ الْيَوْمَ سَمٌّ وَّلَا سِحْرٌ.

حضرت عامر بن سعد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص صبح کے وقت سات عجوہ کھجوریں کھا لے اس دن اس پر زہر یا جادو اثر نہیں کرے گا۔''

74- سنن ابن ماجه، فضل علی بن أبی طالب، جلد 1، صفحه 45، رقم: 121
السنن الکبریٰ للبیهقی، باب الامام یغزی من اهل دار من المسلمین، جلد 9، صفحه 40، رقم: 18350
اطراف المسند المعتلی، ومن مسند سعد بن ابی وقاص، جلد 2، صفحه 435، رقم: 2555
المستدرک للحاکم، ومن مناقب امیر المؤمنین علی بن ابی طالب، جلد 3، صفحه 117، رقم: 4575
المعجم الاوسط للطبرانی، باب من اسمه ابراهیم، جلد 3، صفحه 138، رقم: 2728

75- مسند أبی یعلیٰ، مسند سعد بن ابی وقاص، جلد 2، صفحه 88، رقم: 741

76- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُوْلُ: بَلَغَنِیْ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ هٰذَا الْحَدِيْثُ ثُمَّ لَقِيتُ سَعْدًا فَحَدَّثَنِیْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِيِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ: اَمَا تَرْضٰى اَنْ تَكُوْنَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰى.

حضرت سعید بن مسیّب بیان کرتے ہیں کہ [illegible] تک حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے [illegible] روایت پہنچی تو میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے ملا انہوں نے مجھے یہ حدیث سنائی کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ سے یہ فرمایا تھا: "کیا [illegible] اس بات سے راضی نہیں ہو کہ تمہاری مجھ سے وہی نسبت ہو جو حضرت ہارون علیہ السلام کی حضرت موسیٰ علیہ السلام سے تھی۔"

77- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ السُّوَائِيَّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ لِسَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ: وَاللّٰهِ لَقَدْ شَكَاكَ اَهْلُ الْكُوْفَةِ فِیْ كُلِّ شَیْءٍ حَتّٰى زَعَمُوْا اَنَّكَ لَا تُحْسِنُ تُصَلِّیْ بِهِمْ. فَقَالَ سَعْدٌ: اَمَا وَاللّٰهِ مَا كُنْتُ اٰلُوْ بِهِمْ صَلَاةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِی الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ، اَرْكُدُ فِی الْاُوْلَيَيْنِ وَاَحْذِفُ فِی الْاُخْرَيَيْنِ. قَالَ فَسَمِعْتُ عُمَرَ يَقُوْلُ: ذٰلِكَ الظَّنُّ بِكَ، ذٰلِكَ الظَّنُّ بِكَ.

حضرت جابر بن سمرہ سوائی رضی اللہ عنہ [illegible] کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی [illegible] عنہ کو حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے یہ [illegible] ہوئے سنا: اللہ کی قسم! اہل کوفہ نے تمہاری ہر معاملے [illegible] شکایت کی ہے حتیٰ کہ انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ تم [illegible] صحیح طریقے سے نماز نہیں پڑھاتے ہو تو حضرت سعد [illegible] اللہ عنہ نے کہا اللہ کی قسم ظہر اور عصر کی نماز میں رسول [illegible] ﷺ کے طریقہ کے مطابق نماز پڑھانے کے حوالے سے میں ان کے ساتھ کوئی کوتاہی نہیں کرتا۔ میں پہلی [illegible] رکعات لمبی پڑھتا ہوں اور آخری دو رکعات مختصر کرتا ہوں۔ (راوی کہتے ہیں:) پس میں نے حضرت عمر [illegible] اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا تمہارے بارے میں یہی گمان تھا' تمہارے بارے میں یہی گمان تھا۔

78- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے اسی کی [illegible]

76- اس حدیث مبارکہ کو نقل کرنے میں امام عبداللہ بن الزبیر ابوبکر حمیدی متفرد ہیں۔

77- المسند الشاشی' احادیث بکر بن قرواش عن سعد' جلد 1' صفحہ 202' رقم: 159

مشائخ الدقاق للامام الصبهانی' جلد 1' صفحہ 102' رقم: 96

78- السنن الکبریٰ للبیهقی' باب ما جاء فی النهی عن بیع الرطب' جلد 5' صفحہ 294' رقم: 10337

الْحَمِيدِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ مِثْلَهُ اِلَّا اَنَّهُ قَالَ: ذٰلِكَ الظَّنُّ بِكَ يَا اَبَا اِسْحَاقَ. زَادَ فِيهِ سُفْيَانُ: فَاَمَرَ بِهِ عُمَرُ اَنْ يُّوقَفَ لِلنَّاسِ، فَجَعَلَ لَا يَمُرُّ عَلٰى قَبِيلَةٍ اِلَّا اَثْنَوْا خَيْرًا حَتّٰى مَرَّ بِمَجْلِسٍ لِبَنِیْ عَبْسٍ فَانْبَرٰى شَقِیٌّ مِّنْهُمْ يُكْنٰى اَبَا سَعْدَةَ فَقَالَ: اَنَا اَعْلَمُهُ لَا يَعْدِلُ فِی الرَّعِيَّةِ، وَلَا يَخْرُجُ فِی السَّرِيَّةِ، وَلَا يَقْسِمُ بِالسَّوِيَّةِ. فَقَالَ سَعْدٌ: اَمَا وَاللّٰهِ لَادْعُوَنَّ بِثَلَاثٍ اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ كَذَّابًا فَاَطِلْ عُمُرَهُ، وَاَكْثِرْ وَلَدَهُ، وَابْتَلِهِ بِالْفَقْرِ، وَافْتِنْهُ. قَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ فَاَنَا رَاَيْتُهُ بَعْدُ شَيْخًا كَبِيرًا يَغْمِزُ الْجَوَارِیَ فِی الطُّرُقِ، فَيُقَالُ لَهُ فِیْ ذٰلِكَ، فَيَقُوْلُ: شَيْخٌ كَبِيرٌ فَقِيرٌ مَفْتُوْنٌ اَصَابَتْهُ دَعْوَةُ الرَّجُلِ الصَّالِحِ سَعْدٍ، لَا تَكُوْنُ فِتْنَةٌ اِلَّا وَثَبَ فِيهَا.

روایت ہے البتہ اس میں یہ الفاظ ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اے ابو اسحاق! تمہارے بارے میں یہی گمان تھا۔ سفیان نے اس میں یہ الفاظ بھی زائد کیے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں یہ ہدایت کی کہ وہ لوگوں کے سامنے پیش کریں تو حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ جس بھی قبیلے کے پاس سے گزرے ان لوگوں نے ان کی تعریف کی۔ یہاں تک کہ جب وہ بنو عبس کی محفل کے پاس سے گزرے تو ایک بدبخت ان کے سامنے آیا اس کی کنیت ابو سعدہ تھی وہ بولا: میں جانتا ہوں کہ یہ صاحب اپنی رعایا کے بارے میں انصاف سے کام نہیں لیتے۔ کسی غزوہ کے لیے نہیں نکلتے اور صحیح طور پر تقسیم نہیں کرتے۔ تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! میں تین دعائیں ضرور کروں گا' اے اللہ! اگر یہ جھوٹ بول رہا ہے تو اس کی عمر کو لمبا کر دے اس کی اولاد کو زیادہ کر دے اسے غربت میں مبتلا کر دے اور اسے آزمائش میں ڈال دے۔ عبدالملک بن عمیر کہتے ہیں: میں نے اسے دیکھا کہ وہ بڑی عمر کا بوڑھا تھا جو راستے میں نوجوان لڑکیوں کو چھیڑا کرتا تھا۔ اس سے اس بارے میں بات کی جاتی تو وہ یہ کہا کرتا تھا ایک عمر رسیدہ بوڑھا جو غریب بھی ہے آزمائش میں بھی مبتلا ہے اسے ایک نیک آدمی حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی بددعا لگ گئی ہے۔ کوئی ایسی آزمائش نہیں ہے جس کا وہ

سنن الدارقطنی' کتاب البیوع' جلد 3' صفحہ 50' رقم: 3040

صحیح ابن حبان' باب البیع المنهی عنه' جلد 11' صفحہ 372' رقم: 4997

مسند امام احمد بن حنبل' مسند سعد بن ابی وقاص' جلد 1' صفحہ 175' رقم: 1515

المسند الشاشی' احادیث ابوعیاش عن سعد' جلد 1' صفحہ 198' رقم: 156

شکار نہ ہوا ہو۔

79- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ أَبِي الْعَبَّاسِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا الطُّفَيْلِ يُحَدِّثُ عَنْ بَكْرِ بْنِ قِرْوَاشٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ: ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَا الثُّدَيَّةِ، فَقَالَ: شَيْطَانُ الرَّدْهَةِ رَاعِي الْخَيْلِ أَوْ رَاعِي الْجَبَلِ يَحْتَدِرُهُ رَجُلٌ مِنْ بَجِيلَةَ يُقَالُ لَهُ الْأَشْهَبُ، أَوِ ابْنُ الْأَشْهَبِ، عَلَامَةٌ فِي قَوْمٍ ظَلَمَةٍ . قَالَ سُفْيَانُ: فَأَخْبَرَنِي عَمَّارٌ الدُّهْنِيُّ أَنَّهُ جَاءَ بِهِ رَجُلٌ مِنْهُمْ يُقَالُ لَهُ الْأَشْهَبُ أَوِ ابْنُ الْأَشْهَبِ .

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ذوثدیہ (چھاتیوں والا) کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: وہ ردھہ کا شیطان ہے جو گھوڑوں کا چرواہا ہوگا پہاڑوں پر جانور چراتا ہوگا۔ بجیلہ قبیلے کا ایک آدمی اسے اوپر سے کھینچ کر نیچے لائے گا اس کا نام اشہب ہوگا' یا ابن اشہب ہوگا' وہ تاریک قوم میں علامت ہوگا۔ سفیان کہتے ہیں: عمار دھنی نے مجھے یہ بات بتائی ہے کہ وہ اپنے ساتھ اپنے قبیلے کا ایک آدمی لے کے آیا جس کا نام اشہب تھا یا ابن اشہب تھا۔

80- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ عَيَّاشٍ قَالَ: تَبَايَعَ رَجُلَانِ عَلَى عَهْدِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ بِسُلْتٍ وَشَعِيرٍ، فَقَالَ سَعْدٌ: تَبَايَعَ رَجُلَانِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَمْرٍ وَرُطَبٍ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلْ يَنْقُصُ الرُّطَبُ إِذَا يَبِسَ؟ . قَالُوا: نَعَمْ . قَالَ: فَلَا

ابن عیاش روایت کرتے ہیں کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے دورِ حکومت میں دو آدمیوں نے جو اور چھلکے کے بغیر جو کا لین دین کیا تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ اقدس میں دو آدمیوں نے تازہ اور خشک کھجوروں کا لین دین کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تازہ کھجور جب خشک ہو جائے تو کم ہو جاتی ہے' لوگوں نے جواب دیا: ہاں!

79- السنن الكبرى للبيهقي' باب تحسين الصوت بالقرآن' جلد 10' صفحه 230' رقم:21528
سنن ابوداؤد' باب استحباب الترتيل في القراة' جلد 1' صفحه 548' رقم:1471
سنن الدارمي' باب التغني بالقرآن' جلد 1' صفحه 417' رقم:1490
مسند امام احمد بن حنبل' مسند سعد بن ابی وقاص' جلد 1' صفحه 172' رقم:1476
مسند البزار' مسند سعد بن ابی وقاص' جلد 1' صفحه 217' رقم:1234

80- اخبار مكة للفاكهي' ذكر رباع بني مخزوم بن يقظة' جلد 5' صفحه 384' رقم:2077
اتحاف الخيره المهرة' باب الرجل يتخذ الغلام والجارية المغنيين' جلد 5' صفحه 159' رقم: 4952
المستدرك للحاكم' كتاب فضائل القرآن' جلد 2' صفحه 238' رقم:2091
سنن ابوداؤد' باب استحباب الترتيل في القراة' جلد 1' صفحه 548' رقم:1473
سنن الدارمي' باب التغني بالقرآن' جلد 1' صفحه 417' رقم:1491

إِذًا .

آپ نے فرمایا: یہ ٹھیک نہیں ہے۔

81- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي نَهِيكٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَتَغَنَّ بِالْقُرْآنِ . قَالَ سُفْيَانُ: يَعْنِي يَسْتَغْنِي بِهِ .

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ''جو شخص قرآن خوش الحانی کے ساتھ نہیں پڑھتا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔'' سفیان کہتے ہیں اس سے مراد اچھی آواز میں پڑھنا ہے۔

82- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي نَهِيكٍ قَالَ: لَقِيَنِي سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ فِي السُّوقِ فَقَالَ: أَتُجَّارٌ كَسَبَةٌ، أَتُجَّارٌ كَسَبَةٌ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:: لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَتَغَنَّ بِالْقُرْآنِ .

حضرت عبیداللہ بن ابونہیک روایت کرتے ہیں کہ مجھ سے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی بازار میں ملاقات ہوئی تو انہوں نے فرمایا: کیا تاجر لوگ کمائی کرنے والے ہیں؟ کیا تاجر لوگ کمائی کرنے والے ہیں؟ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص قرآن خوش الحانی سے نہیں پڑھتا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

83- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ قَيْسَ بْنَ أَبِي

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں وہ پہلا شخص ہوں جس نے اللہ کی راہ میں تیر

81- المستدرك للحاكم' ذكر مناقب أبي اسحاق سعد بن أبي وقاص' جلد 3' صفحه 570' رقم:6115
المعجم الاوسط للطبراني' من اسمه محمد' جلد 5' صفحه 378' رقم:5612
سنن الدارمي' باب من ادعى الى غير ابيه' جلد 2' صفحه 442' رقم:2860
مسند امام احمد بن حنبل' مسند سعد بن ابی وقاص' جلد 1' صفحه 174' رقم:1497
مصنف ابن ابی شيبة' باب ما جاء في سعد بن ابی وقاص' جلد 12' صفحه 89' رقم:32818

82- المسند المستخرج على صحيح الامام مسلم' كتاب الصلاة' جلد 2' صفحه 136' رقم:1179
مسند أبي عوانة' باب المعارض للتطبق المبين انه منسوخ والدليل على ان الجماعة......الخ' جلد 1' صفحه 478' رقم:1808

83- اطراف المسند المعتلى' من مسند سعد بن ابی وقاص' جلد 2' صفحه 444' رقم:2574
سنن النسائي الكبرى' باب التسبيح والتكبير والتهليل' جلد 6' صفحه 45' رقم:9980
صحيح ابن حبان' باب الاذكار' جلد 3' صفحه 108' رقم:825
صحيح مسلم' باب فضل التهليل والتسبيح' جلد 8' صفحه 71' رقم:7027
مسند امام احمد بن حنبل' مسند سعد بن ابی وقاص' جلد 1' صفحه 180' رقم:1563

حَازِمٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ اَبِیْ وَقَّاصٍ يَقُوْلُ: اَنَا اَوَّلُ مَنْ رَمٰی بِسَهْمٍ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَقَدْ رَاَيْتُنِیْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَابِعَ سَبْعَةٍ، وَمَا لَنَا طَعَامٌ اِلَّا الْحُبْلَةَ وَوَرَقَ السَّمُرِ حَتّٰی لَقَدْ قَرِحَتْ اَشْدَاقُنَا، حَتّٰی اِنْ كَانَ اَحَدُنَا لَيَضَعُ مِثْلَ مَا تَضَعُ الشَّاةُ، مَا لَهٗ خِلْطٌ، ثُمَّ اَصْبَحَتْ بَنُو اَسَدٍ تُعَزِّرُنِیْ عَلَى الدِّيْنِ. لَقَدْ ضَلَلْتُ اِذًا وَخَابَ عَمَلِی.

پھینکا تھا اور مجھے اپنے بارے میں یہ بات یاد ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کا ساتھ دینے والا ساتواں آدمی تھا اور اس وقت ہمارے پاس کھانے کے لیے صرف پتے وغیرہ ہوتے تھے جس سے ہمارے منہ میں زخم ہو جایا کرتے' حتیٰ کہ ہم میں سے کوئی شخص اس طرح پاخانہ کرتا تھا جس طرح بکری مینگنیاں کرتی ہے۔ اس میں کوئی چیز ملی ہوئی نہیں ہوتی تھی۔ اب بنو اسد دینی معاملات میں مجھ پر تنقید کرتے ہیں اگر ایسا ہو تو میں تو گمراہ ہو گیا اور میرا عمل ضائع ہو گیا۔

84- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِیُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا اَبُوْ يَعْفُوْرٍ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ قَالَ: صَلَّيْتُ اِلٰی جَنْبِ اَبِیْ، فَطَبَّقْتُ فَنَهَانِیْ وَقَالَ: قَدْ كُنَّا نَفْعَلُهٗ فَنُهِيْنَا، يَعْنِی النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے بیٹے مصعب بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے والد کے پہلو میں نماز پڑھی تو میں نے اپنے دونوں ہاتھ گھٹنوں کے درمیان رکھ لیے انہوں نے مجھے ایسے کرنے سے منع کیا اور کہا: ہم پہلے ایسے کیا کرتے تھے پھر ہمیں اس سے منع کر دیا گیا' یعنی نبی اکرم ﷺ نے ہمیں منع فرما دیا۔

85- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِیُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُوْسَى الْجُهَنِیِّ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ

حضرت مصعب بن سعد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: کیا کوئی

84- الاحاد والمثانی لاحمد الشيبانی' ومن ذكر سعيد بن زيد بن عمرو' جلد 1' صفحه 178' رقم: 227
الادب للبيهقی' باب التداوی بالحجامة وغيرها' جلد 1' صفحه 426' رقم: 698
المعجم الصغير للطبرانی' باب الحاء من اسمه الحسن' صفحه 215' رقم: 344
سنن ابن ماجه' باب الكماة والعجوة' جلد 2' صفحه 114' رقم: 3453
صحيح مسلم' باب فضل الكماة ومداوة' جلد 4' صفحه 124' رقم: 5463
85- اطراف المسند المعتلی' شهر بن حوشب رضی الله عنه' جلد 6' صفحه 256' رقم: 8254
سنن ابن ماجه' باب الكماة والعجوة' جلد 2' صفحه 1143' رقم: 3455
سنن ترمذی' باب ما جاء فی الكماة والعجوة' جلد 4' صفحه 401' رقم: 2068
سنن الدارمی' باب فی العجوة' جلد 2' صفحه 436' رقم: 2840
مسند امام احمد بن حنبل' مسند ابی سعيد الخدری' جلد 3' صفحه 48' رقم: 11471

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَيَعْجِزُ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّكْسِبَ كُلَّ يَوْمٍ اَلْفَ حَسَنَةٍ يُّسَبِّحُ مِائَةً اَوْ يُكَبِّرُ مِائَةً، فَهِیَ اَلْفُ حَسَنَةٍ.

شخص یہ نہیں کر سکتا کہ وہ روزانہ ایک ہزار نیکیاں کمایا کرے' فرمایا: سو مرتبہ سبحان اللہ پڑھے، سو مرتبہ اللہ اکبر پڑھے تو اس سے وہ ایک ہزار نیکیاں کما لے گا۔

8 - مُسْنَدُ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرٍو

مسند حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ

86- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِیُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ حُرَيْثٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْكَمْاَةُ مِنَ الْمَنِّ الَّذِیْ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰی بَنِیْ اِسْرَائِيْلَ، وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ.

حضرت عمرو بن حریث کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کھمبی اس من کا حصہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل پر نازل کیا تھا اور اس کا پانی آنکھوں کے لیے شفا ہے۔

87- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِیُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ شِمْرِ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْكَمْاَةُ مِنَ الْمَنِّ، وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ، وَالْعَجْوَةُ نَزَلَ بَعْلُهَا مِنَ الْجَنَّةِ، وَفِيْهَا شِفَاءٌ مِّنَ السُّمِّ.

حضرت شہر بن حوشب بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "کھمبی من کا حصہ ہے اس کا پانی آنکھ کے لیے شفا ہے اور عجوہ کھجور کی اصل جنت سے نازل ہوئی ہے اس میں زہر کی شفا موجود ہے۔"

86- الآداب للبيهقی' باب الغضب' جلد 2' صفحه 129' رقم: 2223
المعجم الكبير للطبرانی' من اسمه يعلیٰ بن مرة الثقفی' جلد 22' صفحه 271' رقم: 18547
سنن الدارمی' باب من اخذ شبرا من الارض' جلد 2' صفحه 347' رقم: 2606
صحيح ابن حبان' كتاب الغضب' جلد 11' صفحه 567' رقم: 5163
مسند امام احمد بن حنبل' مسند سعيد بن زيد' جلد 1' صفحه 189' رقم: 1641
87- مسند امام احمد بن حنبل' مسند سعيد بن زيد' جلد 1' صفحه 188' رقم: 1631
سنن ابو داؤد' باب فی الخلفاء' جلد 4' صفحه 343' رقم: 4651
المعجم الاوسط للطبرانی' من اسمه عبد الله' جلد 4' صفحه 339' رقم: 4374
سنن ابن ماجه' فضائل العشرة رضی الله عنهم' جلد 1' صفحه 48' رقم: 133
مصنف ابن ابی شيبة' باب ما ذكر فی ابی بكر الصديق رضی الله عنهم' جلد 6' صفحه 350' رقم: 31946

88- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ أَخْبَرَنِي طَلْحَةُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَوْفٍ بْنِ أَخِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ ظَلَمَ مِنَ الْأَرْضِ شِبْرًا طُوِّقَهُ مِنْ سَبْعِ أَرَضِينَ، وَمَنْ قُتِلَ دُونَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ.

حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص ایک بالشت کے برابر زمین بطور ظلم ہتھیا لے گا اسے سات زمینوں جتنا وزنی طوق پہنایا جائے گا اور جو شخص اپنے مال کی حفاظت کرتے ہوئے مارا جائے وہ شہید ہے۔

حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قِيلَ لِسُفْيَانَ: فَإِنَّ مَعْمَرًا يُدْخِلُ بَيْنَ طَلْحَةَ وَبَيْنَ سَعِيدٍ رَجُلًا. فَقَالَ سُفْيَانُ: مَا سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ أَدْخَلَ بَيْنَهُمَا أَحَدًا.

امام حمیدی بیان کرتے ہیں سفیان سے یہ کہا گیا معمر نے طلحہ اور سعید کے درمیان ایک اور شخص داخل کیا ہے تو سفیان نے کہا میں نے زہری کو نہیں سنا کہ انہوں نے ان دونوں کے درمیان کسی اور کا ذکر کیا ہو۔

89- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا حُصَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيُّ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنِ ابْنِ ظَالِمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَشَرَةٌ مِّنْ قُرَيْشٍ فِي الْجَنَّةِ: أَنَا فِي الْجَنَّةِ، وَأَبُو بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ، وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ، وَعُثْمَانُ فِي الْجَنَّةِ،

حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”قریش کے دس افراد جنتی ہیں میں جنتی ہوں، ابوبکر رضی اللہ عنہ جنتی ہے، عمر رضی اللہ عنہ جنتی ہے، عثمان رضی اللہ عنہ جنتی ہے، علی رضی اللہ عنہ جنتی ہے، زبیر رضی اللہ عنہ جنتی ہے، طلحہ رضی اللہ عنہ جنتی ہے، عبدالرحمن بن عوف

88- مسند أبی یعلی' مسند ابی عبیدة بن الجراح' جلد 2' صفحه 177' رقم: 872
اتحاف الخیره المهرة للبوصیری' باب النهی عن اتخاذ القبور مساجد' جلد 2' صفحه 60' رقم: 1035
السنن الصغری للبیهقی' باب الصلح علی غیر الدینار' جلد 3' صفحه 140' رقم: 4070
الاحاد والمثانی لاحمد الشیبانی' ومن ذکر ابی عبیدة وهو عامر بن عبد الله' جلد 1' صفحه 185' رقم: 235
مسند امام احمد بن حنبل' حدیث ابی عبیدة بن الجراح' جلد 1' صفحه 195' رقم: 1694

89- سنن الکبری للبیهقی' باب من قتل خنزیرا او کسر ملیبا' جلد 6' صفحه 101' رقم: 11330
سنن الکبری للنسائی' تفسیر سورة الاسراء' جلد 6' صفحه 382' رقم: 11297
اتحاف الخیره المهرة' باب ما جاء فی غزوة الفتح' جلد 5' صفحه 90' رقم: 4604
المعجم الاوسط للطبرانی' باب من اسمه ابراهیم' جلد 3' صفحه 7' رقم: 2303
سنن ترمذی' باب ومن سورة بنی اسرائیل' جلد 5' صفحه 303' رقم: 3138

وَعَلِيٌّ فِي الْجَنَّةِ، وَالزُّبَيْرُ فِي الْجَنَّةِ، وَطَلْحَةُ فِي الْجَنَّةِ، وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ فِي الْجَنَّةِ، وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ فِي الْجَنَّةِ. ثُمَّ سَكَتَ سَعِيدٌ فَقَالُوا: مَنِ الْعَاشِرُ؟ فَقَالَ سَعِيدٌ: أَنَا.

رضی اللہ عنہ جنتی ہے اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ جنتی ہے۔“ پھر حضرت سعید رضی اللہ عنہ خاموش ہو گئے تو لوگوں نے پوچھا: دسواں کون ہے؟ تو حضرت سعید رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: میں ہوں۔

9 - مُسْنَدُ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ

مسند حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ

90- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَيْمُونٍ مَوْلَى آلِ سَمُرَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَمُرَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَخْرِجُوا يَهُودَ الْحِجَازِ مِنَ الْحِجَازِ.

حضرت سعد بن سمرہ از والد خود از حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ، رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمان بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”حجاز کے یہودیوں کو حجاز سے نکال دو۔“

10 - مُسْنَدُ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ

مسند حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

91- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ فتح مکہ کے وقت نبی اکرم ﷺ جب مکہ میں

90- الاسماء والصفات للبیهقی' باب ما جاء فی اثبات صفة السمع' جلد 1' صفحه 188' رقم: 377
صحیح بخاری' باب قول الله وما کنتم تستترون ان یشهد علیکم سمعکم' جلد 6' صفحه 273' رقم: 7083
صحیح مسلم' باب صفات المنافقین واحکامهم' جلد 8' صفحه 121' رقم: 7205
التوحید لابن منده' صفحه 140' رقم: 108
السنة لابن ابی عاصم' جلد 2' صفحه 160' رقم: 509

91- اخبار مکة للفاکهی' ذکر مسجد الخیف وفضله وفضل الصلاة فیه' جلد 7' صفحه 112' رقم: 2535
المستدرك للحاکم' کتاب العلم' جلد 1' صفحه 119' رقم: 294
المعجم الاوسط للطبرانی' من اسمه بشر' جلد 3' صفحه 256' رقم: 3072
سنن الدارمی' باب الاقتداء بالعلماء' جلد 1' صفحه 86' رقم: 228
مجمع الزوائد للهیثمی' باب فی سماع الحدیث وتبلیغه' جلد 1' صفحه 356' رقم: 590

اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: دَخَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ یَوْمَ الْفَتْحِ وَحَوْلَ الْبَیْتِ ثَلَاثُمِائَةٍ وَسِتُّوْنَ نُصُبًا، فَجَعَلَ یَطْعَنُهَا بِعُوْدٍ فِیْ یَدِهٖ وَیَقُوْلُ: (جَاءَ الْحَقُّ وَمَا یُبْدِءُ الْبَاطِلُ وَمَا یُعِیْدُ) (جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا).

داخل ہوئے تو اس وقت خانہ کعبہ کے ارد گرد تین سو ساٹھ بت نصب تھے تو آپ نے اپنے دست مبارک میں موجود چھڑی سے انہیں مارنا شروع کیا تو آپ ﷺ یہ فرماتے جا رہے تھے: ”حق آ گیا اور باطل نہ آغاز کرتا ہے اور نہ ہی دوبارہ آتا ہے۔ حق آ گیا اور باطل رخصت ہو گیا بے شک باطل نے رخصت ہونا ہی تھا۔“

92- حَدَّثَنَا الْحُمَیْدِیُّ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ نَجِیْحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ اَبِیْ مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: انْشَقَّ الْقَمَرُ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِشِقَّتَیْنِ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اشْهَدُوا اشْهَدُوا.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ اقدس میں چاند دو ٹکڑے ہو گیا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ گواہ ہو جاؤ تم لوگ گواہ ہو جاؤ۔

حَدَّثَنَا الْحُمَیْدِیُّ قَالَ قَالَ سُفْیَانُ اَثْبَتَ لَنَا ابْنُ اَبِیْ نَجِیْحٍ هٰذَیْنِ الْحَدِیْثَیْنِ عَنْ اَبِیْ مَعْمَرٍ.

امام حمیدی بیان کرتے ہیں کہ سفیان نے یہ بیان کیا ہے کہ ابن ابو نجیح نے یہ دو روایات ابو معمر کے حوالے سے ہمیں بتائی ہیں۔

93- حَدَّثَنَا الْحُمَیْدِیُّ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ حَدَّثَنَا مَنْصُوْرٌ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ اَبِیْ مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: اجْتَمَعَ عِنْدَ الْبَیْتِ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ قُرَشِیَّانِ وَثَقَفِیٌّ اَوْ ثَقَفِیَّانِ وَقُرَشِیٌّ، قَلِیْلٌ فِقْهُ قُلُوْبِهِمْ كَثِیْرٌ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں خانہ کعبہ کے پاس تین آدمی اکٹھے ہوئے اس میں سے دو قریشی تھے اور ایک قبیلہ ثقیف سے تھا یا دو قبیلہ ثقیف کے تھے اور ایک قریشی تھا ان کے دلوں میں سمجھ

92- المسند الشاشی، ابو ماجد الحنفی عن عبد الله، جلد 2، صفحه 312، رقم: 717
السنن الکبری للبیهقی، باب ما جاء فی الستر علی اهل الحدود، جلد 8، صفحه 331، رقم: 18067
اتحاف الخیره المهرة، باب اقامة الحدود، جلد 4، صفحه 264، رقم: 3532
مسند ابی یعلی، مسند عبد الله بن مسعود، جلد 9، صفحه 87، رقم: 5155

93- سنن ابن ماجه، باب ما انزل الله داء الا انزل له شفاء، جلد 2، صفحه 1138، رقم: 3438
اتحاف الخیره المهرة، باب ما جاء فی البان البقر، جلد 4، صفحه 429، رقم: 3880
المعجم الاوسط للطبرانی، باب من اسمه ابراهیم، جلد 3، صفحه 75، رقم: 2534
سنن النسائی الکبری، باب کتاب الطهارة، جلد 4، صفحه 193، رقم: 6863
مسند امام احمد بن حنبل، مسند عبد الله بن مسعود، جلد 1، صفحه 413، رقم: 3922

شَحْمُ بُطُوْنِهِمْ، فَقَالَ اَحَدُهُمْ: اَتُرَوْنَ اللّٰهَ یَسْمَعُ مَا نَقُوْلُ؟ فَقَالَ الْاٰخَرُ: یَسْمَعُ اِنْ جَهَرْنَا وَلَا یَسْمَعُ اِنْ اَخْفَیْنَا فَقَالَ الْاٰخَرُ: اِنْ كَانَ یَسْمَعُ اِذَا جَهَرْنَا فَاِنَّهٗ یَسْمَعُ اِذَا اَخْفَیْنَا.

داری کم تھی اور ان کے پیٹ پر چربی زیادہ تھی۔ ان میں سے ایک نے کہا اللہ تعالیٰ کے بارے میں تم لوگوں کی کیا رائے ہے؟ ہم جو کہتے ہیں وہ اسے سن لیتا ہے؟ تو دوسرے نے کہا اگر ہم بلند آواز میں کہیں تو پھر وہ سن لے گا اگر ہم پست آواز میں بات کریں تو پھر وہ نہیں سنے گا تو تیسرے نے کہا اگر وہ ہماری بلند آواز کو سن لیتا ہے تو وہ ہماری پست آواز کو بھی سن لے گا۔

قَالَ: فَاَنْزَلَ اللّٰهُ (وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ اَنْ یَّشْهَدَ عَلَیْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَا اَبْصَارُكُمْ) الْاٰیَةَ.

(راوی کہتے ہیں:) پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ”اور تم جو کچھ چھپاتے ہو اس کے بارے میں تمہاری سماعت تمہاری بصارت تمہارے خلاف گواہی دیں گے۔“

وَكَانَ سُفْیَانُ اَوَّلًا یَقُوْلُ فِیْ هٰذَا الْحَدِیْثِ: حَدَّثَنَا مَنْصُوْرٌ اَوِ ابْنُ اَبِیْ نَجِیْحٍ اَوْ حُمَیْدٌ الْاَعْرَجُ اَحَدُهُمْ اَوِ اثْنَانِ مِنْهُمْ. ثُمَّ ثَبَتَ عَلٰی مَنْصُوْرٍ فِیْ هٰذَا الْحَدِیْثِ.

سفیان اس روایت میں پہلے یہ کہا کرتے تھے کہ اسے منصور یا ابن ابو نجیح یا حمید نے ہم سے بیان کیا ہے یا ان میں سے کسی ایک نے یا ان میں سے کسی دو نے بیان کیا ہے لیکن پھر وہ اعتماد کے ساتھ یہ کہنے لگے کہ یہ روایت منصور سے بیان کی گئی ہے۔

94- حَدَّثَنَا الْحُمَیْدِیُّ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَیْرٍ غَیْرَ مَرَّةٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: نَضَّرَ اللّٰهُ عَبْدًا سَمِعَ مَقَالَتِیْ فَوَعَاهَا وَحَفِظَهَا وَبَلَّغَهَا، فَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ غَیْرِ فَقِیْهٍ،

حضرت عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اپنے والد سے رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمان بیان کرتے ہیں کہ ”اللہ تعالیٰ اس بندے کو خوش رکھے جو ہماری کوئی بات سن کر اسے محفوظ کر لے اسے یاد رکھے اور پھر اس کو پھیلائے کیونکہ بعض اوقات علم حاصل کرنے

94- المستدرك للحاكم، كتاب فضائل القرآن، جلد 2، صفحه 218، رقم: 2032
صحیح مسلم، باب الامر بتعهد القرآن وکراهه قول نسیت، جلد 2، صفحه 192، رقم: 1880
مسند امام احمد بن حنبل، حدیث ابی موسی الاشعری، جلد 4، صفحه 397، رقم: 19564
جامع الاحادیث للسیوطی، حرف التاء، جلد 11، صفحه 286، رقم: 10795
مصنف ابن ابی شیبة، باب فی تعاهد القرآن، جلد 10، صفحه 478، رقم: 30616

وَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ اِلٰى مَنْ هُوَ اَفْقَهُ مِنْهُ، ثَلَاثٌ لَا يُغِلُّ عَلَيْهِنَّ قَلْبُ مُسْلِمٍ: اِخْلَاصُ الْعَمَلِ، وَمُنَاصَحَةُ اَئِمَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ، وَلُزُومُ جَمَاعَتِهِمْ، فَاِنَّ الدَّعْوَةَ تُحِيطُ مِنْ وَرَائِهِمْ ۔

والا شخص عالم نہیں ہوتا اور بعض اوقات علم حاصل کرنے والا شخص اس تک منتقل کر دیتا ہے جو اس سے زیادہ علم رکھتا ہے۔ تین چیزیں ایسی ہیں جن کے بارے میں مسلمان کا دل دھوکے کا شکار نہیں ہوتا۔ خالص عمل، مسلمان حکمرانوں کی خیر خواہی اور جماعت کے ساتھ رہنا کیونکہ دعوت ان کے پچھلے افراد کو بھی گھیرے ہوئے ہوتی ہے۔

95- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْجَابِرُ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا مَاجِدٍ الْحَنَفِيَّ يَقُوْلُ: كُنْتُ عِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ، فَاَتَاهُ رَجُلٌ بِشَارِبٍ، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: تَرْتِرُوْهُ اَوْ مَزْمِزُوْهُ وَاسْتَنْكِهُوْهُ قَالَ: فَتُرْتِرَ اَوْ مُزْمِزَ وَاسْتُنْكِهَ فَاِذَا هُوَ سَكْرَانُ، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ: احْبِسُوْهُ ۔ فَحُبِسَ، فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ جِيءَ بِهٖ وَجِئْتُ، فَدَعَا عَبْدُ اللّٰهِ بِسَوْطٍ، فَاُتِيَ بِسَوْطٍ لَهٗ ثَمَرَةٌ فَاَمَرَ بِهَا فَقُطِعَتْ، ثُمَّ دُقَّ طَرَفُهُ حَتّٰى اٰضَتْ لَهٗ مِخْفَقَةً – قَالَ – فَاَشَارَ بِاُصْبُعِهٖ كَذَا وَقَالَ لِلَّذِي يَضْرِبُ: اضْرِبْ وَارْجِعْ يَدَكَ، وَاَعْطِ كُلَّ عُضْوٍ حَقَّهٗ۔

حضرت ابو ماجد حنفی بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھا ایک شخص ایک شرابی کو لے کر آیا تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا اسے ذرا ہلا جلا کر دیکھو یا اس کا منہ سونگھو۔ (راوی کہتے ہیں:) اسے ہلایا جلایا گیا اور اس کا منہ سونگھا گیا تو وہ نشے میں تھا۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اسے قید کر دو پس اسے قید کر دیا گیا۔ اگلے دن اس شخص کو وہاں لایا گیا میں بھی وہاں موجود تھا تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کوڑا منگوایا تو ان کے پاس ایک ایسا کوڑا لایا گیا جس پر پھل لگا ہوا تھا ان کے حکم پر اس کے پھل کو اتار لیا گیا پھر اس کے کنارے کو باریک کیا گیا حتیٰ کہ وہ درہ بن گیا۔ (راوی کہتے ہیں کہ) انہوں نے اپنی انگلی کے ذریعے اس طرف اشارہ کیا اور کوڑے مارنے والے سے یہ کہا کہ تم اسے مارو اور اپنا ہاتھ لے کے جاؤ اور ہر عضو کو اس کا حق دو۔

وَجَلَدَهٗ وَعَلَيْهِ قَمِيصٌ وَّاِزَارٌ اَوْ قَمِيصٌ وَّسَرَاوِيلُ، ثُمَّ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: اِنَّهٗ لَا يَنْبَغِي لِوَالِيْ اَمْرٍ

انہوں نے اسے کوڑے اس طرح لگوائے کہ اس نے قمیض پہنی ہوئی تھی اور تہبند بھی تھا یا قمیض اور شلوار

95- الآداب للبيهقي، باب التغليظ في اللعن، جلد 1، صفحه 198، رقم: 335

اتحاف الخيره المهرة، باب في الامر للنساء بالصدقة، جلد 3، صفحه 43، رقم: 2142

اَنْ يُّؤْتٰى بِحَدٍّ اِلَّا اَقَامَهٗ، اللّٰهُ عَفُوٌّ يُحِبُّ الْعَفْوَ ۔ فَقَالَ الرَّجُلُ: يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اِنَّهٗ لَابْنُ اَخِي وَمَا لِي مِنْ وَلَدٍ، وَاِنِّي لَاَجِدُ لَهٗ مِنَ اللَّوْعَةِ مَا اَجِدُ لِوَلَدِي، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: بِئْسَ لَعَمْرُ اللّٰهِ اِذًا وَالِي الْيَتِيمِ اَنْتَ، مَا اَحْسَنْتَ الْاَدَبَ وَلَا سَتَرْتَ الْخَرْبَةَ ۔ ثُمَّ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: اِنِّي لَاَعْلَمُ اَوَّلَ رَجُلٍ قَطَعَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِرَجُلٍ مِنَ الْاَنْصَارِ قَدْ سَرَقَ فَقَطَعَهٗ، فَكَاَنَّمَا اُسِفَّ فِي وَجْهِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّمَادُ ۔ وَاَشَارَ سُفْيَانُ بِكَفِّهٖ اِلٰى وَجْهِهٖ وَقَبَضَهَا شَيْئًا ۔ فَقَالُوا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَاَنَّكَ كَرِهْتَ ۔ فَقَالَ: وَمَا يَمْنَعُنِي اَنْ تَكُوْنُوا اَعْوَانًا لِلشَّيْطَانِ عَلٰى اَخِيكُمْ، اِنَّهٗ لَا يَنْبَغِي لِوَالِيْ اَمْرٍ اَنْ يُّؤْتٰى بِحَدٍّ اِلَّا اَقَامَهٗ، وَاللّٰهُ عَفُوٌّ يُحِبُّ الْعَفْوَ ۔ ثُمَّ قَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (وَلْيَعْفُوا وَلْيَصْفَحُوا اَلَا تُحِبُّوْنَ قَالَ سُفْيَانُ: اَتَيْتُ يَحْيَى الْجَابِرَ، فَقَالَ لِي: اَخْرِجِ الْوَاحَكَ ۔ فَقُلْتُ: لَيْسَتْ مَعِيَ الْوَاحٌ، فَحَدَّثَنِي بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَاَحَادِيْثَ مَعَهٗ، فَلَمْ اَحْفَظْ هٰذَا الْحَدِيْثَ حَتّٰى اَعَادَهٗ عَلَيَّ ۔ قَالَ سُفْيَانُ: فَحَفِظْتُهٗ فِي مَرَّتَيْنِ۔

پہنی ہوئی تھی۔ پھر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا جو بھی شخص ذمہ دار ہو اس کے لیے یہ بات مناسب نہیں ہے کہ جب اس کے پاس کوئی قابل حد مجرم لایا جائے تو وہ حد جاری نہ کرے باقی اللہ تعالیٰ معاف کرنے والا ہے وہ معاف کرنے کو پسند کرتا ہے۔ ایک آدمی نے کہا: اے ابو عبدالرحمٰن! یہ میرا بھتیجا ہے میری کوئی اولاد نہیں ہے لیکن مجھے اس کے لیے اپنے دل میں وہ محبت محسوس نہیں ہوتی جو مجھے اپنی اولاد کے لیے محسوس ہوتی ہے تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بولے: اللہ کی قسم! پھر تو تم یتیم کے انتہائی برے نگران ہو نہ تم نے اس کی اچھی تربیت کی اور نہ اس کی خرابی پر پردہ رکھا۔ پھر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: بے شک مجھے یہ علم ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سب سے پہلے جس شخص کا ہاتھ کٹوایا تھا وہ انصاری تھا' اس نے چوری کی تھی تو رسول اللہ ﷺ نے اس کا ہاتھ کٹوا دیا تو اس وقت آپ ﷺ کی کیفیت یہ تھی جیسے آپ ﷺ کے چہرے پر پریشانی کے آثار ہوں۔ یہاں سفیان نے اپنی ہتھیلی کے ذریعے اپنے چہرے کی طرف اشارہ کیا اور اپنی ہتھیلی کو کچھ بند کر لیا۔ لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ کو شائد یہ بات پسند نہیں آئی' آپ نے فرمایا: میرے لیے کیا چیز رکاوٹ ہے لیکن تم اپنے بھائی کے خلاف شیطان کے مددگار نہ بنو۔ کیونکہ کسی والی کے لیے یہ بات مناسب نہیں ہے کہ اس کے پاس حد والا کوئی مقدمہ لایا

المستدرك للحاكم، كتاب الاهوال، جلد 7، صفحه 219، رقم: 8783

سنن النسائي، باب ما ذكر في النساء، جلد 5، صفحه 397، رقم: 9255

صحيح ابن حبان، باب صفة النار واهلها، جلد 16، صفحه 520، رقم: 7478

جائے اور وہ اسے قائم نہ کرے باقی اللہ معاف کرنے والا ہے اور وہ معاف کرنے کو پسند کرتا ہے' پھر رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی: ''انہیں چاہیے کہ وہ معاف کر دیں اور درگزر سے کام لیں کیا تم لوگ اس بات کو پسند نہیں کرتے ہو کہ اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت کر دے۔'' سفیان کہتے ہیں: میں یحییٰ الجابر کے پاس آیا تو انہوں نے مجھ سے فرمایا تم اپنی تختی نکالو میں نے کہا میرے پاس کوئی تختی نہیں ہے اس وقت انہوں نے یہ حدیث مجھے سنائی اور اس کے ساتھ اور حدیثیں بھی سنائیں تو مجھے یہ حدیث یاد نہیں ہوئی حتیٰ کہ انہوں نے دوبارہ مجھے یہ حدیث سنائی۔ سفیان کہتے ہیں: پس میں نے دومرتبہ اس حدیث کو یاد کیا ہے۔

96- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ - وَكُنَّا لَقِينَاهُ بِمَكَّةَ - قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ أَعُودُهُ، فَأَرَادَ غُلَامٌ لَهُ أَنْ يُدَاوِيَهُ فَنَهَيْتُهُ، فَقَالَ: دَعْهُ فَإِنِّي سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُودٍ يُخْبِرُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: مَا أَنْزَلَ اللّٰهُ دَاءً إِلَّا أَنْزَلَ لَهُ دَوَاءً. وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ: شِفَاءً عَلِمَهُ مَنْ عَلِمَهُ، وَجَهِلَهُ مَنْ جَهِلَهُ.

حضرت سفیان بیان کرتے ہیں کہ عطاء بن سائب کے ساتھ ہماری مکہ میں ملاقات ہوئی تو انہوں نے کہا: ہم ابوعبدالرحمٰن سلمی کے پاس ان کی عیادت کرنے کے لیے گئے تو ان کے غلام نے انہیں دوائی دینے کا ارادہ کیا میں نے اسے منع کر دیا تو وہ بولے تم اسے کرنے دو کیونکہ میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمان بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ ''اللہ تعالیٰ نے جو بھی بیماری نازل کی ہے اس کی دوا بھی نازل کی ہے۔'' کبھی سفیان یہ الفاظ بیان

96- السنن الصغرى للبيهقي، باب فرض الزكاة، جلد 1، صفحه 361، رقم: 1188
سنن النسائي، باب مانع زكاة ماله، جلد 5، صفحه 39، رقم: 2482
مسند ابن ابي شيبة، من اسمه حجر بن بيان، جلد 1، صفحه 413، رقم: 593
معرفة الصحابة لابي نعيم، باب من اسمه حصين، جلد 3، صفحه 411، رقم: 2098
المطالب العاليه للعسقلاني، باب سورة آل عمران، جلد 10، صفحه 239، رقم: 3652

کرتے کہ اس کی شفاء بھی نازل کی ہے۔ تو جس شخص کو اس کا علم ہوتا ہے وہ اسے جان لیتا ہے اور جس کو اس کا علم نہیں ہوتا وہ اس سے ناواقف رہتا ہے۔

97- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ الَّذِي حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ تَعَاهَدُوا هٰذَا الْقُرْاٰنَ، فَلَهُوَ أَشَدُّ تَفَصِّيًا مِنْ صُدُورِ الرِّجَالِ مِنَ النَّعَمِ مِنْ عُقُلِهِ. قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بِئْسَمَا لِأَحَدِهِمْ أَنْ يَقُولَ نَسِيتُ آيَةَ كَيْتَ وَكَيْتَ، بَلْ هُوَ نُسِّيَ.

حضرت ابووائل کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ تم اس قرآن کو باقاعدگی سے پڑھتے رہو کیونکہ یہ انسان کے سینے سے اس سے زیادہ تیزی سے نکلتا ہے جتنی تیزی سے چرنے والا جانور اپنی رسی سے نکلتا ہے' انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہے کہ ''کسی شخص کا یہ کہنا انتہائی غلط ہے کہ میں فلاں اور فلاں آیت بھول گیا' بلکہ وہ اسے بھلا دی گئی۔''

98- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ حَدَّثَنَا ذَرٌّ الْهَمْدَانِيُّ عَنْ وَائِلِ بْنِ مُهَانَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَصَدَّقْنَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ وَلَوْ مِنْ حُلِيِّكُنَّ، فَإِنَّكُنَّ أَكْثَرُ أَهْلِ النَّارِ. فَقَامَتِ امْرَأَةٌ - لَيْسَتْ مِنْ عِلْيَةِ النِّسَاءِ - فَقَالَتْ: لِمَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: لِأَنَّكُنَّ تُكْثِرْنَ اللَّعْنَ وَتَكْفُرْنَ الْعَشِيرَ.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے خواتین کی جماعت! تم صدقہ کیا کرو چاہے تم اپنے زیور ہی صدقہ کرو کیونکہ تمہاری اکثریت جہنم میں ہے تو ایک عورت کھڑی ہوئی جو کسی بڑے خاندان کی نہیں تھی اس نے عرض کی یا رسول اللہ! اس کی وجہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: اس کی وجہ یہ ہے کہ تم لعنت بہت زیادہ کرتی ہو اور شوہر کی ناشکری کرتی ہو۔

ثُمَّ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: مَا وُجِدَ مِنْ نَاقِصِ الْعَقْلِ وَالدِّيْنِ أَغْلَبَ لِلرِّجَالِ ذَوِي الرَّأْيِ عَلَى أُمُورِهِمْ مِنَ

پھر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ایسی کوئی مخلوق نہیں پائی گئی جو عقل اور دین کے اعتبار سے ناقص

97- صحيح بخاري، باب ما ينهى عن الكلام في الصلاة، جلد 1، صفحه 411، رقم: 1199
صحيح مسلم، باب تحريم في الصلاة ونسخ ما كان من اباحته، جلد 1، صفحه 189، رقم: 538
98- الاحاد والمثاني لاحمد الشيباني، من اسمه ابو رهم السماعي، جلد 5، صفحه 95، رقم: 2638
اتحاف الخيره المهرة، باب ما جاء في اليمين الغموس، جلد 5، صفحه 131، رقم: 4831
السنن الكبرى للبيهقي، باب التشديد في اليمين الفاجرة، جلد 10، صفحه 178، رقم: 21223
المستدرك للحاكم، كتاب الايمان والنذور، جلد 4، صفحه 327، رقم: 7800

النِّسَاءِ . قَالَ فَقِيلَ: يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَمَا نُقْصَانُ عَقْلِهَا وَدِيْنِهَا؟ قَالَ: اَمَّا نُقْصَانُ عَقْلِهَا فَجَعَلَ اللّٰهُ شَهَادَةَ امْرَاَتَيْنِ بِشَهَادَةِ رَجُلٍ، وَاَمَّا نُقْصَانُ دِيْنِهَا فَاِنَّهَا تَمْكُثُ كَذَا يَوْمًا لَا تُصَلِّيْ لِلّٰهِ سَجْدَةً.

ہو لیکن سمجھدار مردوں کے معاملات میں ان پر غالب آنے پر عورتوں سے بڑھ کے ہو۔ (راوی کہتے ہیں:) کہا گیا کہ اے ابوعبدالرحمٰن ان کے عقل اور دین میں کیا کمی ہے؟ تو انہوں نے فرمایا جہاں تک ان کی عقل کی کمی کا تعلق ہے تو اللہ تعالیٰ نے دو عورتوں کی گواہی ایک مرد کی گواہی کے برابر قرار دی ہے۔ اور جہاں تک ان کے دین میں کمی کا تعلق ہے تو ایک عورت کئی دن تک اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سجدہ ریز ہوتے ہوئے نماز نہیں پڑھ سکتی۔

99- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا جَامِعُ بْنُ اَبِيْ رَاشِدٍ وَعَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ اَعْيَنَ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنْ اَحَدٍ لَّا يُؤَدِّيْ زَكَاةَ مَالِهٖ اِلَّا مُثِّلَ لَهٗ شُجَاعًا اَقْرَعَ يُطَوَّقُهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ . ثُمَّ قَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِصْدَاقَهٗ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ (وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَا اٰتَ الْاٰيَةَ.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو بھی شخص اپنے مال کی زکوٰۃ ادا نہیں کرے گا تو قیامت کے دن اس کے مال کو اس کے لیے گنجے سانپ کی صورت میں تبدیل کر کے اسے طوق بنا کر پہنایا جائے گا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے اس کے مصداق کے طور پر اللہ تعالیٰ کی کتاب کی یہ آیت تلاوت کی: ''اور وہ لوگ جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل کے ذریعے عطا کیا ہے اور وہ اس میں بخل سے کام لیتے ہیں ان کے بارے میں تم ہرگز یہ گمان نہ کرو کہ یہ ان کے لیے بہتر ہے بلکہ یہ ان کے لیے برا ہے۔ جس چیز کے بارے میں وہ بخل سے کام لیتے ہیں عنقریب قیامت کے دن وہ طوق بنا کر انہیں پہنایا جائے گا۔''

99- سنن ابن ماجه' باب ما جاء فيمن سجدها بعد السلام' جلد 1' صفحه 385' رقم:1218
السنن الكبرىٰ للبيهقي' باب غروب النية بعد الاحرام' جلد 2' صفحه 15' رقم:2349
المستدرك للحاكم' كتاب السهو' جلد 1' صفحه 434' رقم:1208
المعجم الكبير للطبراني' من اسمه عبد الله مسعود الهذلي' جلد 10' صفحه 31' رقم:9868
المنتقى لابن الجارود' باب السهو' جلد 1' صفحه 70' رقم:241

100- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ اَبِي النَّجُوْدِ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: كُنَّا نُسَلِّمُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلَاةِ قَبْلَ اَنْ نَاْتِيَ اَرْضَ الْحَبَشَةِ فَيَرُدُّ عَلَيْنَا، فَلَمَّا رَجَعْنَا سَلَّمْتُ عَلَيْهِ وَهُوَ يُصَلِّيْ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ، فَاَخَذَنِيْ مَا قَرُبَ وَمَا بَعُدَ، فَجَلَسْتُ حَتّٰى قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةَ، فَقُلْتُ لَهٗ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ سَلَّمْتُ عَلَيْكَ وَاَنْتَ تُصَلِّيْ فَلَمْ تَرُدَّ عَلَيَّ السَّلَامَ . فَقَالَ: اِنَّ اللّٰهَ قَدْ يُحْدِثُ مِنْ اَمْرِهٖ مَا يَشَاءُ، وَاِنَّهٗ مِمَّا اَحْدَثَ اَنْ لَّا تَكَلَّمُوْا فِي الصَّلَاةِ . قَالَ سُفْيَانُ: هٰذَا مِنْ اَجْوَدِ مَا وَجَدْنَا عِنْدَ عَاصِمٍ فِيْ هٰذَا الْوَجْهِ .

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حبشہ سے آنے سے پہلے ہم نماز کے دوران رسول اللہ ﷺ کو سلام کرتے تھے تو آپ ﷺ ہمیں جواب دے دیا کرتے تھے؛ پس جب ہم واپس آئے تو میں نے آپ کو سلام کیا آپ ﷺ اس وقت نماز ادا کر رہے تھے آپ ﷺ نے میرے سلام کا جواب نہیں دیا تو مجھے دور دراز کے خیال آنے لگے میں وہاں بیٹھ گیا حتیٰ کہ جب رسول اللہ ﷺ نے نماز مکمل کی تو میں نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ میں نے آپ ﷺ کو سلام کیا تھا جب آپ ﷺ نماز پڑھ رہے تھے تو آپ ﷺ نے میرے سلام کا جواب نہیں دیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کسی بھی معاملے میں جو چاہے نیا حکم دے سکتا ہے اور اس بارے میں نیا حکم یہ ہے کہ تم لوگ نماز کے دوران کلام نہ کرو۔ سفیان کہتے ہیں: عاصم سے ہمیں جو روایات ملی ہیں یہ ان میں سب سے بہتر روایت ہے۔

101- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت بیان

100- الآداب للبيهقي' باب ما لا يجوز للمراة ان تنزين به' جلد 1' صفحه 334' رقم:556
صحيح ابن حبان' كتاب الزينة والتطيب' جلد 12' صفحه 313' رقم:5504
مسند امام احمد بن حنبل' مسند عبد الله بن مسعود' جلد 1' صفحه 409' رقم:3881
مسند البزار' مسند عبد الله بن مسعود' جلد 1' صفحه 323' رقم:2045
مصنف ابن ابي شيبة' باب في واصلة الشعر بالشعر' جلد 8' صفحه 299' رقم:25730
101- المعجم الكبير للطبراني' من اسمه معاذ بن جبل' جلد 20' صفحه 172' رقم:17124
المستدرك للحاكم' كتاب البيوع' جلد 2' صفحه 281' رقم:2221
اتحاف الخيره المهرة' باب بقا الايمان اذا اكره صاحبه على الكفر' جلد 1' صفحه 27' رقم:142
مجمع الزوائد للهيثمي' باب في الوسوسة' جلد 1' صفحه 186' رقم:91
المطالب العاليه للعسقلاني' باب الوسوسة' جلد 8' صفحه 464' رقم:3075

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ اَعْيَنَ وَجَامِعُ بْنُ اَبِي رَاشِدٍ عَنْ اَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنِ اقْتَطَعَ مَالَ امْرِءٍ مُسْلِمٍ بِيَمِيْنٍ كَاذِبَةٍ لَقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ . قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: ثُمَّ قَرَاَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِصْدَاقَهُ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى (اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ) اَلْاٰيَةَ.

کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص جھوٹی قسم کے ذریعے کسی مسلمان کا مال ہتھیا لے گا جب وہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس [پر] غضبناک ہوگا۔ حضرت عبداللہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے اس کے مصداق کے طور پر اللہ تعالیٰ کی کتاب [سے] یہ آیت ہمارے سامنے تلاوت کی: ''بے شک وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کے نام کے عہد اور اس کے نام کی قسم کے عوض میں خریدتے ہیں۔''

102- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا مَنْصُوْرٌ غَيْرَ مَرَّةٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ: اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ بَعْدَ السَّلَامِ، وَحَدَّثَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَهَا بَعْدَ السَّلَامِ. قَالَ سُفْيَانُ: وَكَانَ طَوِيلًا فَهٰذَا الَّذِي حَفِظْتُ مِنْهُ .

حضرت علقمہ روایت بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے سلام پھیرنے کے بعد دو مرتبہ سجدہ سہو کیا اور یہ بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے سلام کے بعد یہ سجدے کیے تھے۔ سفیان کہتے ہیں: یہ روایت طویل ہے پس مجھے اس کا صرف یہ حصہ یاد ہے۔

103- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ: اَنَّ امْرَاَةً مِّنْ بَنِي اَسَدٍ اَتَتِ ابْنَ مَسْعُوْدٍ فَقَالَتْ لَهُ: بَلَغَنِي اَنَّكَ لَعَنْتَ ذَيْتَ وَذَيْتَ، وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ، وَاِنِّي قَدْ قَرَاْتُ مَا بَيْنَ اللَّوْحَيْنِ فَلَمْ اَجِدِ الَّذِي تَقُوْلُ، وَاِنِّي

حضرت علقمہ روایت بیان کرتے ہیں کہ قبیلہ بنو اسد کی ایک عورت حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آئی اس نے ان سے کہا: مجھے پتہ چلا ہے کہ آپ فلاں فلاں پر اور جسم گودنے والی اور گودوانے والی پر لعنت کرتے ہیں حالانکہ میں نے پورا قرآن پڑھ لیا

102- السنن الكبرى للبيهقي، باب فضل من ابتلى بشى من الاعمال، جلد 10، صفحه 88، رقم: 20659
سنن ابن ماجه، باب الحسد، جلد 2، صفحه 140، رقم: 4208
سنن الكبرىٰ للنسائي، باب الاغتباط فى العلم، جلد 3، صفحه 426، رقم: 5840
صحيح ابن حبان، باب الزجر عن كتبة المرء السنن، جلد 1، صفحه 78، رقم: 90
مسند ابى يعلىٰ، من مسند ابى سعيد الخدرى، جلد 2، صفحه 340، رقم: 1085
103- السنن الكبرىٰ للبيهقي، باب نكاح المتعة، جلد 7، صفحه 201، رقم: 14522
مسند الشافعي، الباب الثالث فى الترغيب فى التزويج، جلد 1، صفحه 162، رقم: 803
سنن الدارمي، باب النهى عن التبتل، جلد 2، صفحه 179، رقم: 2169

لَاظُنُّ عَلٰى اَهْلِكَ مِنْهَا . فَقَالَ لَهَا عَبْدُ اللّٰهِ: فَادْخُلِي فَانْظُرِي . فَدَخَلَتْ فَنَظَرَتْ فَلَمْ تَرَ شَيْئًا . قَالَ فَقَالَ لَهَا عَبْدُ اللّٰهِ: اَمَا قَرَاْتِ (مَا اٰتَاكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ) قَالَتْ: بَلٰى. قَالَ: فَهُوَ ذٰلِكَ.

ہے مجھے اس میں یہ حکم نہیں ملا جو آپ کہتے ہیں اور میرا خیال ہے آپ کی اہلیہ بھی ایسا کرتی ہے' تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اس عورت سے کہا: تم جاؤ اور جا کر دیکھ لو۔ وہ عورت حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے گھر گئی اس نے وہاں دیکھا تو اسے وہاں ایسی کوئی چیز نظر نہیں آئی۔ (راوی کہتے ہیں کہ) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس عورت سے کہا کیا تم نے یہ آیت پڑھی ہے۔ ''رسول تمہیں جو کچھ دیں اسے لے لو اور جس سے تمہیں منع کر دیں اس سے رُک جاؤ'' اس عورت نے جواب دیا: ہاں! تو (حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے) فرمایا کہ یہ وہی ہے۔

104- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ الْهَجَرِيُّ اَبُوْ اِسْحَاقَ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا الْاَحْوَصِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ اَيِسَ اَنْ تُعْبَدَ الْاَصْنَامُ بِاَرْضِكُمْ هٰذِهِ اَوْ بِبَلَدِكُمْ هٰذَا وَلٰكِنَّهُ رَضِيَ مِنْكُمْ بِالْمُحَقَّرَاتِ مِنْ اَعْمَالِكُمْ، فَاتَّقُوا الْمُحَقَّرَاتِ فَاِنَّهُنَّ مِنَ الْمُوْبِقَاتِ، اَوَلَا اُخْبِرُكُمْ بِمَثَلِ ذٰلِكَ؟ مَثَلُ رَكْبٍ نَزَلُوا فَلَاةً مِّنَ الْاَرْضِ لَيْسَ بِهَا حَطَبٌ فَتَفَرَّقُوا، فَجَاءَ ذَا بِعُوْدٍ وَجَاءَ ذَا بِعَظْمٍ وَجَاءَ ذَا بِرَوْثَةٍ حَتّٰى اَنْضَجُوا الَّذِي اَرَادُوْا، فَكَذٰلِكَ الذُّنُوْبُ .

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک شیطان اس بات سے مایوس ہو گیا ہے کہ تمہاری اس سرزمین پر یا تمہارے اس شہر میں بتوں کی عبادت کی جائے' البتہ وہ تم سے تمہارے معمولی اعمال سے راضی ہو جائے گا تو تم معمولی گناہوں سے بچنے کی کوشش کرنا کیونکہ یہ برباد کر دیتے ہیں۔ کیا میں تمہیں اس کی مثال دوں' وہ اس طرح ہے جیسے کچھ سوار کسی بے آب و گیاہ زمین پر پڑاؤ کرتے ہیں وہاں کوئی لکڑی نہیں ہے' پس وہ لوگ بکھر جاتے ہیں تو ایک شخص عود لے کر آتا ہے ایک ہڈی لے کر آتا ہے ایک مینگنی لے کر آتا ہے حتیٰ کہ وہ لوگ جو چاہتے ہیں

104- السنن الكبرىٰ للبيهقي، باب البكاء عند قراة القرآن، جلد 10، صفحه 231، رقم: 21588
المستدرك للحاكم، ذكر مناقب عبد الله بن مسعود، جلد 3، صفحه 360، رقم: 5394
المعجم الصغير للطبراني، باب الالف من اسمه احمد، جلد 1، صفحه 136، رقم: 204
سنن ابو داؤد، باب فى القصص، جلد 3، صفحه 363، رقم: 3670
صحيح ابن حبان، باب قراة القرآن، جلد 3، صفحه 9، رقم: 735

105- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثنا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اَبِیْ خَالِدٍ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ عَلٰى غَيْرِ مَا حَدَّثَنَا بِهِ الزُّهْرِیُّ قَالَ سَمِعْتُ قَيْسَ بْنَ اَبِیْ حَازِمٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَا حَسَدَ اِلَّا فِیْ اثْنَتَيْنِ: رَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ مَالاً فَسَلَّطَهُ عَلٰى هَلَكَتِهٖ فِی الْحَقِّ، وَرَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ حِكْمَةً فَهُوَ يَقْضِیْ بِهَا اَوْ يُعَلِّمُهَا .

اسے جمع کر لیتے ہیں تو گناہ بھی اسی طرح ہو جاتے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: حسد دو چیزوں کے سوا نہیں، ایک وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے مال عطا کیا ہو اور پھر اس شخص کو وہ مال حق کی راہ میں خرچ کرنے کی توفیق دی ہو اور ایک وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے حکمت عطا کی ہو اور وہ اس کے مطابق فیصلہ دیتا ہو یا وہ اس کی تعلیم دیتا ہو۔

106- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثنا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ خَالِدٍ اَنَّهٗ سَمِعَ قَيْسَ بْنَ اَبِیْ حَازِمٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ: كُنَّا نَغْزُو مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ مَعَنَا نِسَاءٌ، فَاَرَدْنَا اَنْ نَخْتَصِیَ فَنَهَانَا عَنْ ذٰلِكَ.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جنگ میں شریک ہوا کرتے تھے ہمارے ساتھ عورتیں نہیں ہوتی تھیں ہم نے خصی ہونے کا ارادہ کیا تو رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اس سے منع کر دیا۔

107- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثنا سُفْيَانُ

حضرت قاسم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

105- صحیح بخاری، تفسیر سورة المائدة، جلد 4، صفحه 169، رقم:4349
صحیح مسلم، باب فناء الدنيا وبيان الحشر يوم القيامة، جلد 8، صفحه 157، رقم:7380
المستدرك للحاكم، تفسير سورة الزخرف، جلد 2، صفحه 486، رقم:3673
المعجم الكبير للطبرانی، احاديث عبد الله بن العباس، جلد 12، صفحه 9، رقم:12341
مسند امام احمد بن حنبل، مسند عبد الله بن العباس، جلد 1، صفحه 253، رقم:2281
106- صحیح بخاری، باب قوله تعالى فلا تجعلوا لله اَندادًا وانتم تعلمون، جلد 4، صفحه 311، رقم:4488
صحیح مسلم، باب كون الشرك اقبح الذنوب، جلد 1، صفحه 57، رقم:86
مصنف ابن ابی شیبة، باب من قال افضل الصلاة لميقاتها، جلد 1، صفحه 316، رقم:3229
سنن الدارقطنی، باب النهی عن الصلاة بعد صلاة، جلد 1، صفحه 334، رقم:991
107- سنن النسائی، باب قتال المسلم، جلد 7، صفحه 121، رقم:4105
سنن ترمذی، باب ما جاء سباب المؤمن فسوق، جلد 5، صفحه 21، رقم:2635
المعجم الاوسط للطبرانی، باب من اسمه خير، جلد 4، صفحه 44، رقم:3567
سنن ابن ماجه، باب المسلم فسوق وقتاه كفر، جلد 2، صفحه 129، رقم:3939

حَدَّثَنَا الْمَسْعُوْدِیُّ عَنِ الْقَاسِمِ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ: اقْرَاْ . فَقَالَ: اَقْرَاُ وَعَلَيْكَ اُنْزِلَ ؟ قَالَ: اِنِّیْ اُحِبُّ اَنْ اَسْمَعَهٗ مِنْ غَيْرِی.

رسول اللہ ﷺ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تلاوت کرو، تو انہوں نے عرض کی: کیا میں تلاوت کروں جبکہ یہ آپ ﷺ پر نازل ہوا ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: میں یہ چاہتا ہوں اسے اپنے علاوہ کسی دوسرے سے سنوں۔

قَالَ: فَقَرَاْتُ سُوْرَةَ النِّسَاءِ حَتّٰى اِذَا بَلَغَ (فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلٰى اسْتَعْبَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَفَّ عَبْدُ اللّٰهِ.

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے سورہ نساء پڑھنی شروع کی حتیٰ کہ جب یہ آیت تلاوت کی۔ ''تو اس وقت کیا عالم ہو گا کہ جب ہم ہر امت میں سے ایک گواہ کو لے کر آئیں گے اور آپ کو ان سب پر گواہ بنا کر لائیں گے۔'' تو رسول اللہ ﷺ کے آنسو بہنے لگے تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ خاموش ہو گئے۔

108- قَالَ سُفْيَانُ قَالَ الْمَسْعُوْدِیُّ وَحَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : شَهِيْدًا عَلَيْهِمْ (مَا دُمْتُ فِيْهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِیْ كُنْتَ اَنْتَ .

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب تک میں ان کے درمیان تھا میں ان پر گواہ رہا جب تو نے مجھے موت دے دی تو اے اللہ! تو ان کا نگہبان اور تو ہر چیز پر گواہ ہے۔

109- اَخْبَرَنَا اَبُو الطَّاهِرِ عَبْدُ الْغَفَّارِ بْنُ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

108- مسند امام احمد، مسند عبد الله بن مسعود، جلد 1، صفحه 376، رقم:3568
صحیح ابن حبان، باب التوبة، جلد 2، صفحه 377، رقم:612
السنن الكبرىٰ للبيهقی، باب شهادة القاذف، جلد 10، صفحه 154، رقم:21067
المستدرك للحاكم، كتاب التوبة والانابة، جلد 6، صفحه 247، رقم:7612
مسند أبی يعلىٰ، مسند عبد الله بن مسعود، جلد 9، صفحه 171، رقم:5261
109- صحیح ابن حبان، باب الفقر والزهد والقناعة، جلد 2، صفحه 483، رقم:707
سنن ابوداؤد، باب مقدار الركوع والسجود، جلد 1، صفحه 331، رقم:887
السنن الصغرىٰ، باب ما يقال فی الركوع والسجود، جلد 1، صفحه 141، رقم:411
مسند أبی يعلىٰ، مسند عبد الله بن مسعود، جلد 8، صفحه 383، رقم:4970

مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ زَيْدِ الْمُؤَدِّبُ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ فِيْ سَنَةِ سَبْعٍ وَعِشْرِيْنَ وَاَرْبَعِمِائَةٍ فَاَقَرَّ بِهِ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَلِيٍّ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ ابْنِ الصَّوَّافِ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ فَاَقَرَّ بِهِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَلِيٍّ بِشْرُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ شَيْخًا مِنَ النَّخَعِ يُسَمّٰى عَمْرًا وَيُكْنٰى بِاَبِيْ مُعَاوِيَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا عَمْرٍو الشَّيْبَانِيَّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ: سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الْعَمَلِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: الْاِيْمَانُ بِاللّٰهِ وَجِهَادٌ فِيْ سَبِيْلِهِ ۔ قُلْتُ: ثُمَّ اَيٌّ؟ قَالَ: ثُمَّ الصَّلَاةُ لِوَقْتِهَا ۔ قُلْتُ: ثُمَّ اَيٌّ؟ قَالَ: ثُمَّ بِرُّ الْوَالِدَيْنِ ۔ قُلْتُ: فَاَيُّ الْكَبَائِرِ اَكْبَرُ؟ قَالَ: اَنْ تَجْعَلَ لِلّٰهِ نِدًّا وَهُوَ خَلَقَكَ ۔ قَالَ قُلْتُ: ثُمَّ اَيٌّ؟ قَالَ: اَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ مِنْ اَجْلِ اَنْ يَاْكُلَ مَعَكَ ۔ قُلْتُ: ثُمَّ اَيٌّ؟ قَالَ: ثُمَّ اَنْ تُزَانِيَ بِحَلِيْلَةِ جَارِكَ ۔ ثُمَّ تَلَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ الْاٰيَةَ.

کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: کون سا عمل زیادہ فضیلت والا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھنا اور اس کی راہ میں جہاد کرنا۔ میں نے عرض کیا: پھر کون سا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر نماز کو وقت پر ادا کرنا۔ میں نے عرض کی: پھر کون سا عمل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرنا۔ میں نے عرض کیا: کون سا گناہ بڑا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ کہ تم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہراؤ حالانکہ اس نے تمہیں پیدا کیا ہے۔ (حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ) کہتے ہیں میں نے عرض کی پھر کون سا؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم اپنی اولاد کو اس خوف سے قتل کر دو کہ وہ تمہارے ساتھ کھانے میں شریک ہو گی۔ میں نے عرض کی پھر کون سا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر یہ کہ تم اپنے پڑوسی کی بیوی کے ساتھ زنا کرو۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی ''اور وہ لوگ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کی عبادت نہیں کرتے ہیں اور وہ ایسی جانوں کو قتل نہیں کرتے ہیں جسے اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے البتہ حق کا معاملہ مختلف ہے اور وہ لوگ زنا کا ارتکاب نہیں کرتے ہیں جو شخص ایسا کرے گا وہ گناہ تک پہنچ جائے گا۔''

110- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سِبَابُ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسلمان کو گالی دینا فسق ہے اور اس کو قتل کرنا کفر ہے۔

مسند امام احمد بن حنبل' مسند عبد اللہ بن مسعود' جلد 1' صفحہ 377' رقم:3574

110- صحیح بخاری' باب ما کان النبی یتخولنا بالموعظۃ واطرافہ' جلد 1' صفحہ 57' رقم:62

صحیح مسلم' باب الاقتصاد بالموعظۃ' جلد 4' صفحہ 181' رقم:2821

الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ، وَقِتَالُهُ كُفْرٌ ۔

111- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْكَرِيْمِ الْجَزَرِيُّ عَنْ زِيَادِ بْنِ اَبِيْ مَرْيَمَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْقِلٍ قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ اَبِيْ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ فَقَالَ لَهُ اَبِيْ: اَاَنْتَ سَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: النَّدَمُ تَوْبَةٌ ۔ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: نَعَمْ، اَنَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: النَّدَمُ تَوْبَةٌ ۔

حضرت عبداللہ بن معقل روایت کرتے ہیں کہ میں اپنے والد کے ساتھ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو میرے والد نے ان سے کہا کہ کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ گناہ پر نادم ہونا توبہ ہے تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں! میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ نادم ہونا توبہ ہے۔

112- قَالَ سُفْيَانُ وَحَدَّثَنَا اَبُوْ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْقِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ ۔ وَالَّذِيْ حَدَّثَنَا بِهِ عَبْدُ الْكَرِيْمِ اَحَبُّ اِلَيَّ لِاَنَّهُ اَحْفَظُ مِنْ اَبِيْ سَعْدٍ ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ اور عبدالکریم نے جو روایت ہمیں سنائی ہے وہ ہمارے نزدیک زیادہ محبوب ہے کیونکہ ابوسعد کے مقابلے میں وہ زیادہ بڑے حافظ ہیں۔

113- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ بَهْدَلَةَ عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَارٍ فَنَزَلَتْ عَلَيْهِ (وَالْمُرْسَلَاتِ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک غار میں موجود تھا پس آپ ﷺ پر یہ سورت نازل ہوئی۔ وَالْمُرْسَلٰتِ عُرْفًا تو میں نے رسول اللہ ﷺ کی

111- صحیح بخاری' باب اثم من اشرک باللہ' جلد 5' صفحہ 481' رقم:6921

صحیح مسلم' باب ھل یواخذ باعمال الجاھلیۃ' جلد 1' صفحہ 77' رقم:120

112- الادب المفرد للبخاری' باب لا یتناجی اثنان دون الثالث' جلد 1' صفحہ 400' رقم:1171

المعجم الصغیر للطبرانی' باب المیم من اسمہ محمد' جلد 2' صفحہ 62' رقم:785

سنن ابن ماجہ' باب لا یتناجی اثنان دون الثالث' جلد 2' صفحہ 124' رقم:3775

سنن الدارمی' باب لا یتناجی اثنان دون صاحبھما' جلد 2' صفحہ 367' رقم:2657

صحیح ابن حبان' باب الصحبۃ والمجالسۃ' جلد 2' صفحہ 345' رقم:584

113- صحیح بخاری' باب رمی الجمار من بطن الوادی واطرافہ' جلد 2' صفحہ 191' رقم:1747

صحیح مسلم' باب رمی جمرۃ العقبۃ من بطن الوادی' جلد 2' صفحہ 77' رقم:1296

المسند المستخرج علی صحیح الامام مسلم للاصبھانی' کتاب الحج' جلد 3' صفحہ 377' رقم:2992

عُرُفًا) فَأَخَذْتُهَا مِنْ فِيهِ، وَإِنَّ فَاهُ لَرَطْبٌ بِهَا، فَمَا أَدْرِي بِأَيَّتِهِمَا خَتَمَ (فَبِأَيِّ حَدِيثٍ بَعْدَهُ يُؤْمِنُونَ) أَوْ (وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ ارْكَعُوا لَا يَرْكَعُونَ) قَالَ: وَخَرَجَتْ عَلَيْنَا حَيَّةٌ مِنْ جُحْرٍ فَأَفْلَتَتْنَا وَدَخَلَتْ جُحْرًا آخَرَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَقَدْ وُقِيتُمْ شَرَّهَا وَوُقِيَتْ شَرَّكُمْ۔

زبانی اسے سیکھا حالانکہ آپ ﷺ کو اس کی تلاوت کیے ہوئے زیادہ دیر نہیں گزری تھی تو مجھے یہ نہیں پتہ چلا کہ آپ ﷺ نے ان دونوں میں سے کون سی آیت پر اس سورت کو ختم کیا تھا۔ ''فَبِأَيِّ حَدِيثٍ بَعْدَهُ يُؤْمِنُونَ'''' تو اس کے بعد وہ کون سی بات پر ایمان رکھیں گے۔'' یا پھر اس آیت پر ختم ہوئی تھی: ''وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ ارْكَعُوا لَا يَرْكَعُونَ'''' جب ان سے یہ کہا جاتا ہے تم لوگ رکوع کرو تو وہ رکوع نہیں کرتے ہیں۔'' فرماتے ہیں کہ اسی دوران ایک بل میں سے ایک سانپ نکل کر ہمارے سامنے آیا ہم اسے مارنے کے لیے اٹھے تو وہ دوسرے بل میں داخل ہوگیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تمہیں اس کے شر سے بچا لیا گیا ہے اور اسے تمہارے شر سے بچا لیا گیا ہے۔

114- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ: شَقِيقَ بْنَ سَلَمَةَ يَقُولُ: كُنَّا جُلُوسًا نَنْتَظِرُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ فَأَتَانَا يَزِيدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ النَّخَعِيُّ فَقَالَ: مَا لَكُمْ؟ قُلْنَا: نَنْتَظِرُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ۔ فَقَالَ: أَيْنَ تَرَوْنَهُ؟ قُلْنَا: فِي الدَّارِ۔ قَالَ: أَفَلَا أَذْهَبُ فَأُخْرِجَهُ إِلَيْكُمْ؟ قَالَ فَذَهَبَ فَلَمْ يَلْبَثْ أَنْ خَرَجَ عَبْدُ اللَّهِ حَتَّى قَامَ عَلَيْنَا وَمَعَهُ يَزِيدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ: إِنِّي لَأُخْبَرُ بِمَجْلِسِكُمْ، فَمَا يَمْنَعُنِي أَنْ أَخْرُجَ إِلَيْكُمْ إِلَّا كَرَاهِيَةُ أَنْ أُمِلَّكُمْ، وَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

حضرت شقیق بن سلمہ بیان کرتے ہیں کہ ہم لوگ بیٹھے ہوئے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا انتظار کر رہے تھے یزید بن معاویہ نخعی ہمارے پاس آئے انہوں نے فرمایا: تمہیں کیا ہوا ہے؟ ہم نے کہا: ہم حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا انتظار کر رہے ہیں تو انہوں نے کہا: تمہارے خیال میں وہ کہاں ہوں گے؟ ہم نے کہا: گھر میں ہوں گے۔ انہوں نے کہا: کیا میں جا کر تمہارے ساتھ انہیں بلا نہ لاؤں۔ (راوی کہتے ہیں:) پس وہ گئے تھوڑی ہی دیر کے بعد حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ باہر تشریف لائے حتیٰ کہ ہمارے پاس آ

114- صحیح بخاری، باب القراء من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم، جلد 7، صفحہ 309، رقم: 5001

صحیح مسلم، باب فضل استماع القرآن، جلد 1، صفحہ 261، رقم: 801

کنز العمال للهندی، حرف الحاء، جلد 17، صفحہ 282، رقم: 13713

وَسَلَّمَ كَانَ يَتَخَوَّلُنَا بِالْمَوْعِظَةِ فِي الْأَيَّامِ كَرَاهِيَةَ السَّآمَةِ عَلَيْنَا۔

کھڑے ہوئے اور ان کے ساتھ یزید بن معاویہ بھی تھے۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے تمہارے یہاں بیٹھنے کے بارے میں بتایا گیا لیکن میں نکل کر تمہارے پاس اس لیے نہیں آیا کیونکہ مجھے یہ خوف تھا کہ میری وجہ سے تم اُکتا جاؤ گے۔ اور بے شک رسول اللہ ﷺ ہمیں دنوں کے وقفے کے ساتھ وعظ و نصیحت فرمایا کرتے تھے کیونکہ آپ ﷺ ہماری اکتاہٹ کو پسند نہیں کرتے تھے۔

115- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنُؤَاخَذُ بِمَا كَانَ مِنَّا فِي الْجَاهِلِيَّةِ؟ فَقَالَ: مَنْ أَحْسَنَ مِنْكُمْ لَمْ يُؤَاخَذْ بِمَا عَمِلَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، وَمَنْ أَسَاءَ أُخِذَ بِالْأَوَّلِ وَالْآخِرِ۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! زمانہ جاہلیت میں ہم سے جو کچھ سرزد ہوا تھا اس کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے جو شخص نیکی کرے گا تو زمانہ جاہلیت میں اس نے جو عمل کیا تھا اس پر مواخذہ نہیں ہوگا اور جو شخص برائی کرے گا تو اس کے پہلے اور بعد والے کے بارے میں پوچھا جائے گا۔

116- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں ان تک نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان پہنچا ہے

115- صحیح مسلم، باب فضائل ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ، جلد 3، صفحہ 91، رقم: 2383

سنن ترمذی، باب مناقب أبی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ، جلد 5، صفحہ 382، رقم: 3655

صحیح ابن حبان، کتاب اخبارہ صلی اللہ علیہ وسلم، جلد 5، صفحہ 270، رقم: 6855

مسند امام احمد بن حنبل، مسند عبد اللہ بن مسعود، جلد 1، صفحہ 408، رقم: 3880

مسند البزار، مسند عبد اللہ بن مسعود، جلد 1، صفحہ 324، رقم: 2053

116- صحیح مسلم، باب فضائل ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ، جلد 3، صفحہ 91، رقم: 2383

سنن ترمذی، باب مناقب أبی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ، جلد 5، صفحہ 382، رقم: 3655

صحیح ابن حبان، کتاب اخبارہ صلی اللہ علیہ وسلم، جلد 5، صفحہ 270، رقم: 6855

مسند امام احمد بن حنبل، مسند عبد اللہ بن مسعود، جلد 1، صفحہ 408، رقم: 3880

مسند البزار، مسند عبد اللہ بن مسعود، جلد 1، صفحہ 324، رقم: 2053

يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَتَنَاجَى اثْنَانِ دُونَ الثَّالِثِ، فَإِنَّ ذٰلِكَ يُحْزِنُهُ.

کہ ”دو آدمی تیسرے کو چھوڑ کر سرگوشی نہ کریں کیونکہ یہ چیز اسے پریشان کردے گی۔“

117- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَسَمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسْمًا فَقَالَ رَجُلٌ: إِنَّ هٰذِهِ لَقِسْمَةٌ مَا أُرِيدَ بِهَا وَجْهُ اللّٰهِ. قَالَ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُودٍ: فَمَا مَلَكْتُ نَفْسِي أَنْ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ، فَتَغَيَّرَ وَجْهُهُ - أَوْ قَالَ: لَوْنُهُ - قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: فَتَمَنَّيْتُ أَنِّي كُنْتُ أَسْلَمْتُ يَوْمَئِذٍ. قَالَ: ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَدْ أُوذِيَ مُوسَى بِأَشَدَّ مِنْ هٰذَا فَصَبَرَ.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کوئی چیز تقسیم کی تو ایک آدمی نے کہا: یہ ایسی تقسیم ہے جس میں اللہ کی رضا کا ارادہ نہیں کیا گیا۔ (راوی کہتے ہیں:) تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا کہ مجھے اپنے آپ پر قابو نہیں رہا۔ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ ﷺ کو اس بارے میں بتایا تو آپ ﷺ کے چہرہ مبارک کا رنگ تبدیل ہو گیا۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے اس وقت یہ تمنا کی کہ کاش! میں اسی دن مسلمان ہوا ہوتا۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں پھر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اس سے زیادہ اذیت پہنچائی گئی تھی لیکن انہوں نے صبر سے کام لیا۔“

118- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ الْأَعْمَشَ يَقُولُ سَمِعْتُ الْحَجَّاجَ بْنَ يُوسُفَ يَقُولُ: لَا تَقُولُوا سُورَةَ الْبَقَرَةِ وَلَا سُورَةَ

حضرت اعمش کہتے ہیں کہ میں نے حجاج بن یوسف کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ تم لوگ یہ نہ کہو سورہ بقرہ سورہ فلاں۔ پس میں نے اس بات کا تذکرہ حضرت ابراہیم

117- صحیح بخاری، باب فیمن اذن واقام لکل واحدة منهما، جلد 2، صفحه 37، رقم:1675

صحیح مسلم، باب استحباب زيادة التغليس بصلاة الصبح يوم النحر، جلد 1، صفحه 427، رقم:1289

معرفة السنن والآثار للبيهقي، باب الجمع بين الصلاتين في السفر، جلد 2، صفحه 27، رقم:1696

اخبار اصبهان لابی نعیم الاصبهانی، من اسمه النضر بن عبد الله الازدی، جلد 2، صفحه 8، رقم:1960

118- السنن الصغرىٰ للبيهقي، باب الترغيب في النكاح، جلد 2، صفحه 199، رقم:2448

المنتقى لابن الجارود، كتاب النكاح، جلد 1، صفحه 169، رقم:672

سنن ابوداؤد، باب التحريض على النكاح، جلد 2، صفحه 173، رقم:2048

سنن ابن ماجه، باب ما جاء في فضل النكاح، جلد 1، صفحه 592، رقم:1845

سنن النسائي، باب الحث على النكاح، جلد 3، صفحه 262، رقم:5318

كَذَا. فَذَكَرْتُهُ لِإِبْرَاهِيمَ بْنِ يَزِيدَ النَّخَعِيِّ فَقَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يَزِيدَ أَنَّهُ مَشَى مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ فِي بَطْنِ الْوَادِي، فَلَمَّا أَتَى الْجَمْرَةَ جَعَلَهَا عَنْ يَمِينِهِ، ثُمَّ اعْتَرَضَهَا فَرَمَاهَا، فَقُلْتُ لَهُ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ إِنَّ نَاسًا يَرْمُونَهَا مِنْ فَوْقِهَا. فَقَالَ: مِنْ هَا هُنَا، وَالَّذِي لَا إِلٰهَ غَيْرُهُ، رَأَيْتُ الَّذِي أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ رَمَاهَا.

بن یزید نخعی سے کیا تو انہوں نے بتایا کہ حضرت عبدالرحمٰن بن یزید نے مجھے یہ بات بتائی ہے ایک مرتبہ وہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ وادی کے نشیب میں چل رہے تھے پس جب وہ جمرہ کے پاس آئے تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے انہیں اپنے دائیں طرف رکھا اور پھر ان کے سامنے آ گئے پھر انہوں نے اسے کنکریاں ماریں۔ میں نے ان سے کہا: اے ابوعبدالرحمٰن! لوگ تو اوپر سے اس پر کنکریاں مارتے ہیں تو انہوں نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے وہ ہستی جن پر سورہ بقرہ نازل ہوئی ہے، میں نے انہیں یہیں سے کنکریاں مارتے ہوئے دیکھا ہے۔

119- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ: قَدِمَ عَبْدُ اللّٰهِ الشَّامَ، فَقَرَأَ سُورَةَ يُوسُفَ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: مَا هٰكَذَا أُنْزِلَتْ. قَالَ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: وَيْحَكَ أَوْ وَيْلَكَ قَرَأْتُهَا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَحْسَنْتَ. فَبَيْنَا هُوَ يُرَاجِعُهُ إِذْ وَجَدَ عَبْدُ اللّٰهِ مِنْهُ رِيحَ الْخَمْرِ، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: أَتَشْرَبُ الْخَمْرَ وَتُكَذِّبُ بِالْقُرْاٰنِ؟ لَا أَبْرَحُ حَتّٰى تُجْلَدَ فَجُلِدَ.

حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ملک شام میں تشریف لائے انہوں نے سورہ یوسف کی تلاوت کی تو ایک آدمی نے ان سے کہا یہ اس طرح نازل نہیں ہوئی۔ (راوی کہتے ہیں:) تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم پر افسوس ہے! یا تمہاری بربادی ہو! میں نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے اسے تلاوت کیا ہے، تو آپ ﷺ نے یہ فرمایا تھا: تم نے ٹھیک پڑھا ہے۔ اس دوران کہ جب ان دو حضرات کے درمیان بحث ہو رہی تھی، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کو اس سے شراب کی بو محسوس ہوئی۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا کیا تم شراب

119- السنن الكبرىٰ للبيهقي، باب الامام ليستقى فيسقيهم الله، جلد 3، صفحه 352، رقم:6658

صحيح مسلم، باب الدخان، جلد 4، صفحه 215، رقم:2798

صحیح بخاری، كتاب التفسير سورة يوسف، جلد 4، صفحه 173، رقم:4416

صحيح ابن حبان، باب كتب النبي صلى الله عليه وسلم، جلد 14، صفحه 548، رقم:6585

پیتے ہو اور قرآن کی تکذیب کرتے ہو میں تمہیں ضرور کوڑے لگواؤں گا تو پھر اس شخص کو کوڑے لگائے گئے۔

120- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ غَيْرَ مَرَّةٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَبْرَاُ اِلٰى كُلِّ خَلِيلٍ مِنْ خِلِّهِ، وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلاً لَاتَّخَذْتُ اَبَا بَكْرٍ خَلِيلاً، وَاِنَّ صَاحِبَكُمْ لَخَلِيلُ اللّٰهِ . يَعْنِى نَفْسَهُ.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ''میں ہر ساتھی کے ساتھ سے بری ہوں اگر میں نے کسی کو خلیل بنانا ہوتا تو میں ابوبکر کو خلیل بناتا لیکن تمہارے صاحب اللہ کے خلیل ہیں۔'' اس سے مراد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اپنی ذات تھی۔

121- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: مَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى صَلَاةً اِلَّا لِوَقْتِهَا اِلَّا بِالْمُزْدَلِفَةِ، فَاِنَّهُ جَمَعَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ، وَصَلَّى الصُّبْحَ يَوْمَئِذٍ فِيْ غَيْرِ وَقْتِهَا.

وَقَالَ سُفْيَانُ: يَعْنِى فِيْ غَيْرِ وَقْتِهَا الَّذِى كَانَ يُصَلِّيهَا فِيْهِ قَبْلَ ذٰلِكَ.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نماز ہمیشہ وقت پر ادا کرتے ہوئے پایا ہے سوائے مزدلفہ کے کیونکہ وہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دو نمازیں مغرب اور عشاء ایک ساتھ پڑھیں اور اس دن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صبح کی نماز اس کے وقت کے علاوہ پڑھی۔

سفیان کہتے ہیں: اس سے مراد یعنی اس وقت کے علاوہ پڑھی، جس میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہلے اسے پڑھا کرتے تھے۔

120- صحيح بخاری، باب عذاب المصورين يوم القيامة، جلد 5، صفحه 222، رقم:5606

صحيح مسلم، باب لا تدخل الملائكة بيتا فيه كلب ولا صورة، جلد 6، صفحه 161، رقم:5659

اطراف المسند المعتلی باطراف المسند الحنبلی، مسروق بن الاجدع عن عبد الله، جلد 4، صفحه 214 رقم:5731

السنن الكبرىٰ للبيهقی، باب التشديد فی المنع فی التصوير، جلد 7، صفحه 268، رقم:14961

مسند امام احمد بن حنبل، مسند عبد الله بن مسعود، جلد 1، صفحه 375، رقم:3558

121- صحيح ابن حبان، باب الجنايات، جلد 13، صفحه 321، رقم:5983

السنن الكبرىٰ للبيهقی، باب اصل تحريم القتل فی القرآن، جلد 8، صفحه 15، رقم:16242

سنن ترمذی، باب الدال على الخير كفاعله، جلد 5، صفحه 42، رقم:2673

مسند امام احمد بن حنبل، مسند عبد الله بن مسعود، جلد 1، صفحه 433، رقم:4123

مسند أبی يعلىٰ، مسند عبد الله بن مسعود، جلد 9، صفحه 110، رقم:5179

122- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَائَةَ فَلْيَنْكِحْ، فَاِنَّهُ اَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَاَحْصَنُ لِلْفَرْجِ، وَمَنْ لَّا فَلْيَصُمْ، فَاِنَّ الصَّوْمَ لَهُ وِجَاءٌ.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم سے یہ فرمایا: اے نوجوانوں کے گروہ! تم میں سے جو شخص نکاح کرنے کی طاقت رکھتا ہو وہ نکاح کر لے کیونکہ یہ چیز نگاہ کو جھکا کے رکھتی ہے اور شرمگاہ کی زیادہ حفاظت کرتی ہے اور جو شخص اس کی طاقت نہیں رکھتا وہ روزے رکھے کیونکہ روزے اس کی شہوت کو ختم کر دیتے ہیں۔

123- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ اَوْ اُخْبِرْتُ عَنْهُ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ صُبَيْحٍ يَعْنِى عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ قِيلَ لِعَبْدِ اللّٰهِ: اِنَّ فِى الْمَسْجِدِ رَجُلًا يَقُوْلُ: اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ اَصَابَ النَّاسَ دُخَانٌ يَاْخُذُ بِاَسْمَاعِ الْكُفَّارِ وَيَاْخُذُ الْمُؤْمِنِينَ كَالزُّكْمَةِ. قَالَ: فَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ مُتَّكِئًا فَجَلَسَ فَقَالَ: يَا اَيُّهَا النَّاسُ مَنْ عَلِمَ مِنكُمْ شَيْئًا فَلْيَقُلْ بِهِ، وَمَنْ لَمْ يَعْلَمْ فَلْيَقُلْ لِمَا لَا يَعْلَمُ اللّٰهُ اَعْلَمُ فَاِنَّ مِنْ عِلْمِ الْمَرْءِ اَنْ يَّقُوْلَ لِمَا لَا يَعْلَمُ: اللّٰهُ اَعْلَمُ فَقَدْ قَالَ اللّٰهُ لِنَبِيِّهِ

حضرت مسروق روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو بتایا گیا مسجد میں ایک آدمی یہ کہہ رہا ہے کہ جب قیامت کا دن آئے گا تو لوگوں تک دھواں پہنچ جائے گا جو کفار کی سماعت کو ختم کر دے، لیکن اہل ایمان کو اس سے زکام کی سی کیفیت محسوس ہو گی۔ (راوی کہتے ہیں:) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ ٹیک لگا کر بیٹھے ہوئے تھے وہ سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور کہنے لگے: اے لوگو! تم میں سے جو شخص کسی چیز کا علم رکھتا ہو وہ اس کے مطابق بیان کرے اور جو علم نہ رکھتا ہو وہ اپنی

122- المنتقى لابن الجارود، باب فی حد الشارب، جلد 1، صفحه 212، رقم:832

سنن ابو داؤد، باب الحكم فيمن ارتد، جلد 4، صفحه 222، رقم:4354

اتحاف الخيره المهرة، باب لا يحل قتل أمرى مسلم الا باحدى ثلاث، جلد 4، صفحه 210، رقم:3439

السنن الصغرىٰ للبيهقی، باب ايجاب القصاص فی العمد، جلد 2، صفحه 381، رقم:3116

المستدرك للحاكم، كتاب الحدود، جلد 4، صفحه 390، رقم:8028

123- المعجم الكبير للطبرانی، من اسمه عبد الله بن مسعود الهذلی، جلد 9، صفحه 183، رقم:8924

مسند امام احمد بن حنبل، مسند عبد الله بن العباس بن عبد المطلب، جلد 1، صفحه 265، رقم:2388

جامع الاحاديث للسيوطی، الهمزه مع الراء، جلد 4، صفحه 291، رقم:3204

مجمع الزوائد للهيثمی، باب فی ارواح الشهداء، جلد 5، صفحه 542، رقم:9542

(قُلْ مَا اَسْاَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ وَمَا اَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِينَ) اِنَّ قُرَيْشًا لَمَّا اَبْطَءُوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْاِسْلَامِ فَقَالَ: اللّٰهُمَّ اكْفِنِيهِمْ بِسَبْعٍ كَسَبْعِ يُوْسُفَ.

لاعلمی کے بارے میں یہ کہہ دے کہ اللہ بہتر جانتا ہے ا
کی وجہ یہ ہے کہ آدمی کے علم میں یہ بات بھی شامل
کہ جس چیز کے بارے میں وہ علم نہیں رکھتا وہ یہ کہہ د
کہ اللہ بہتر جانتا ہے جبکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ
سے یہ فرمایا ہے۔ ''تم یہ فرمادو کہ میں اس پر تم سے ا
طلب نہیں کر رہا اور نہ ہی میں تکلیف کرنے والوں م
سے ہوں۔'' جب قریش رسول اللہ ﷺ کے پیروکا
نہیں بنے تھے تو آپ نے دعا کی: ''اے اللہ تو ان
حضرت یوسف کے زمانے کے سے سات سال مسلط
دے''۔

فَاَصَابَتْهُمْ سَنَةٌ حَصَّتْ كُلَّ شَيْءٍ حَتّٰى اَكَلُوا الْعِظَامَ وَحَتّٰى جَعَلَ الرَّجُلُ يَنْظُرُ اِلَى السَّمَاءِ فَيَرٰى بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا مِثْلَ الدُّخَانِ، قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ (فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَاْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ يَغْشَى النَّاسَ هٰذَا عَذَابٌ اَلِيْمٌ) قَالَ اللّٰهُ (اِنَّا كَاشِفُو الْعَذَابِ قَلِيلًا اِنَّكُمْ عَائِدُونَ) كَانَ هٰذَا فِي الدُّنْيَا، اَفَيُكْشَفُ عَنْهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ ثُمَّ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: وَقَدْ مَضَى الدُّخَانُ، وَمَضَى اللِّزَامُ، وَمَضَى الْقَمَرُ، وَمَضَى الرُّومُ، وَمَضَتِ الْبَطْشَةُ.

تو ان لوگوں پر قحط آن پڑا جس نے ہر چیز کو تہ
نہس کر دیا حتیٰ کہ وہ لوگ ہڈیاں کھانے لگے اور یہ حال
ہو گیا کہ ان میں سے ایک شخص آسمان کی طرف دیکھتا
اسے اپنے اور آسمان کے دوران دھواں محسوس ہوتا تو اللہ
عزوجل نے ارشاد فرمایا: ''تم اس دن کا خیال کرو ک
جب آسمان واضح دھواں لے کر آیا جس نے لوگوں ک
ڈھانپ لیا تو یہ دردناک عذاب ہے۔'' اللہ تعالیٰ
ارشاد فرمایا: ''بے شک ہم عذاب کو تھوڑا سا کم کر دیں
تم لوگ دوبارہ واپس چلے جاؤ گے۔'' تو یہ معاملہ دنیا میں
پیش آیا کیا قیامت کے دن ان کفار سے عذاب کو ہٹا د
جائے گا؟ پھر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: دھوا
گزر چکا ہے لزام گزر چکا ہے۔ چاند کا واقعہ گزر چکا ہے
روم کا واقعہ گزر چکا ہے اور لطبشہ کا واقعہ بھی گزر چکا ہے۔

124- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ

حضرت مسلم بن صبیح بیان کرتے ہیں کہ ہم لوگ

الاسماء والصفات للبيهقى' باب ما جاء فى تفسير الروح' جلد 2' صفحه 315' رقم:749

124- المعجم الكبير للطبرانى' من اسمه عبد الله بن مسعود الهذلى' جلد 9' صفحه 210' رقم:9044

قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ صُبَيْحٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ مَسْرُوقٍ فِي دَارِ يَسَارِ بْنِ نُمَيْرٍ فَرَاَى مَسْرُوقٌ فِي صُفَّتِهِ تَمَاثِيلَ، فَقَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْمُصَوِّرُوْنَ.

یسار بن نمیر کے گھر میں مسروق کے ساتھ تھے۔ مسروق نے ان کے گھر میں تصویریں لگی ہوئی دیکھیں تو انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ''قیامت کے دن سب سے زیادہ عذاب مصوروں کو ہوگا''۔

125- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنْ نَفْسٍ تُقْتَلُ ظُلْمًا اِلَّا كَانَ عَلَى ابْنِ اٰدَمَ الْاَوَّلِ كِفْلٌ مِّنْهَا، لَاَنَّهُ سَنَّ الْقَتْلَ اَوَّلًا.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص کو بھی بطور ظلم قتل کیا جائے گا تو اس کا وبال آدم علیہ السلام کے اس پہلے بیٹے کے سر ہوگا وہ اس میں حصہ دار ہوگا کیونکہ اس نے قتل کا طریقہ سب سے پہلے شروع کیا۔

126- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے

سنن ترمذی' كتاب التفسير' سورة آل عمران' جلد 5' صفحه 231' رقم:3011

تفسير ابن ابى حاتم' قوله تعالىٰ ''امواتا بل احياء عند ربهم'' جلد 6' صفحه 80' رقم:4538

مصنف عبد الرزاق' باب أجر الشهادة' جلد 5' صفحه 263' رقم:9555

شرح اصول اعتقاد اهل السنة والجماعة للالكائى' من اسمه عبد الله بن مسعود' جلد 1' صفحه 393' رقم:1433

125- صحيح ابن حبان' باب الفقر والزهد والقناعة' جلد 2' صفحه 487' رقم:710

المستدرك للحاكم' كتاب الرقاق' جلد 6' صفحه 348' رقم:7910

اتحاف الخيره المهرة للبوصيرى' باب التفكر فى زوال الدنيا' جلد 7' صفحه 150' رقم:7254

مسند امام احمد بن حنبل' مسند عبد الله بن مسعود' جلد 1' صفحه 377' رقم:3579

مسند الحارث' باب فيما يرغب فى الدنيا' جلد 2' صفحه 980' رقم:1088

126- صحيح بخارى' باب ذكر الجن وقوله تعالىٰ ''قل اوحى الى انه استمع نفر من الجن'' جلد 4' صفحه 211' رقم:3859

صحيح مسلم' باب الجهر بالقرأة فى الصبح والقرأة على الجن' جلد 1' صفحه 150' رقم:450

اتحاف الخيره المهرة' باب فى معجزاته صلى الله عليه وسلم' جلد 7' صفحه 39' رقم:6464

المسند الشاشى' باب ما روى مسروق بن الاجدع' جلد 1' صفحه 457' رقم:384

معرفة السنن والآثار للبيهقى' باب المكاتب' جلد 6' صفحه 302' رقم:6387

قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِءٍ مُسْلِمٍ يَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَّا فِيْ اِحْدٰى ثَلَاثٍ: رَجُلٌ كَفَرَ بَعْدَ اِسْلَامِهٖ، اَوْ زَنٰى بَعْدَ اِحْصَانِهٖ، اَوْ نَفْسٌ بِنَفْسٍ۔

ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کسی بھی مسلمان جو اس بات کی گواہی دیتا ہو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی معبود نہیں ہے اور میں اللہ کا رسول ہوں، کا خون تین صورتوں میں سے ایک صورت میں جائز ہے۔ ایسا شخص جو اسلام قبول کرنے کے بعد کافر ہو جائے۔ ایسا شخص جو محصن ہونے کے باوجود زنا کرے یا پھر جان کے بدلے میں جان۔

127- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: اَمَا اِنَّا قَدْ سَاَلْنَا عَنْ ذٰلِكَ يَعْنِيْ اَرْوَاحَ الشُّهَدَاءِ فَقِيْلَ: جُعِلَتْ فِيْ اَجْوَافِ طَيْرٍ خُضْرٍ تَاْوِيْ اِلٰى قَنَادِيْلَ تَحْتَ الْعَرْشِ، تَسْرَحُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ شَاءَتْ، فَاطَّلَعَ اِلَيْهِمْ رَبُّكَ اِطِّلَاعَةً فَقَالَ: هَلْ تَسْتَزِيْدُوْنِيْ شَيْئًا فَاَزِيْدَكُمْ؟ فَقَالُوْا: وَمَا نَسْتَزِيْدُكَ وَنَحْنُ فِي الْجَنَّةِ نَسْرَحُ مِنْهَا حَيْثُ نَشَاءُ. ثُمَّ اطَّلَعَ اِلَيْهِمْ رَبُّكَ اِطِّلَاعَةً فَقَالَ: هَلْ تَسْتَزِيْدُوْنِيْ شَيْئًا فَاَزِيْدَكُمْ؟ فَلَمَّا رَاَوْا اَنَّهٗ لَا بُدَّ مِنْ اَنْ يَّسْاَلُوْهُ قَالُوْا: تَرُدُّ اَرْوَاحَنَا فِيْ اَجْسَادِنَا فَنُقْتَلَ فِيْ سَبِيْلِكَ مَرَّةً اُخْرٰى۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم نے اس بارے میں سوال کیا تھا یعنی شہداء کی ارواح کے بارے میں تو یہ بات بتائی گئی کہ یہ سبز پرندوں کے پیٹ میں رکھ دی جاتی ہیں جو عرش کے نیچے قندیلوں میں رہتی ہیں۔ یہ جنت میں جہاں چاہتی ہیں چلی جاتی ہیں ان کا رب ان کی طرف متوجہ ہو کر فرماتا ہے: کیا تم مجھ سے اور کسی چیز کے طلبگار ہو تا کہ میں تمہیں اور زیادہ عطا کروں تو انہوں نے عرض کی: ہم اور کس چیز کے طلبگار ہوں گے جب کہ ہم جنت میں ہیں اور ہم وہاں جہاں چاہیں جا سکتے ہیں۔ پھر ان کا رب ان کی طرف متوجہ ہو کر فرمائے گا: کیا تم اور بھی کسی چیز کے طلبگار ہو تا کہ میں تمہیں وہ چیز بھی عطا کروں۔ جب ان لوگوں نے یہ بات دیکھی کہ انہیں ضرور کوئی نہ کوئی سوال کرنا ہی ہو گا تو انہوں نے عرض کی: تو ہماری روحوں کو ہمارے جسموں میں واپس کر دے تا کہ ہم ایک دفعہ پھر

127- مسند امام احمد بن حنبل، مسند عبد الله بن مسعود، جلد 1، صفحه 445، رقم: 4253
مسند ابی یعلی، مسند عبد الله بن مسعود، جلد 9، صفحه 345، رقم: 5456
اتحاف الخيره المهرة، باب ما جاء في علم الله وعظمته وصفاته، جلد 1، صفحه 185، رقم: 230
اطراف المسند المعتلى، محمد بن زيد بن عبد الله بن عمر عن جده، جلد 3، صفحه 472، رقم: 4496
سنن ابن ماجه، باب اشراط الساعة، جلد 2، صفحه 134، رقم: 4044

تیری راہ میں قتل کیے جائیں۔

128- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ مِثْلَهٗ.

حضرت ابوعبیدہ، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔

وَزَادَ: وَتُقْرِءُ نَبِيَّنَا مِنَّا السَّلَامَ، وَتُخْبِرُ قَوْمَنَا اَنْ قَدْ رَضِيْنَا وَرُضِيَ عَنَّا ۔

البتہ اس میں یہ الفاظ زائد ہیں: "تو ہماری طرف سے ہمارے نبی تک سلام پہنچا دے اور ہماری قوم کو یہ بتا دے کہ ہم اس سے راضی ہیں اور وہ ہم سے راضی ہے۔"

129- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ شِمْرِ بْنِ عَطِيَّةَ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ سَعْدِ بْنِ الْاَخْرَمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَتَّخِذُوا الضَّيْعَةَ فَتَرْغَبُوْا فِي الدُّنْيَا ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم سے فرمایا: تم لوگ عمارتیں نہ بناؤ ورنہ تم دنیا میں رغبت کرنے لگ جاؤ گے۔

ثُمَّ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: وَبِرَاذَانَ مَا بِرَاذَانَ، وَبِالْمَدِيْنَةِ مَا بِالْمَدِيْنَةِ.

پھر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اور اذان میں جو کچھ ہے وہ اذان میں ہے اور مدینہ میں جو کچھ ہے وہ مدینہ میں ہے۔

130- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ قَالَ قَالَ لِيْ مَسْرُوْقٌ: اَخْبَرَنِيْ اَبُوْكَ اَنَّ شَجَرَةً اَنْذَرَتِ النَّبِيَّ

حضرت ابوعبیدہ کہتے ہیں کہ مسروق نے مجھ سے کہا: مجھے تمہارے والد نے یہ بتایا ہے کہ جنات سے ملاقات کی رات ایک درخت نے نبی اکرم ﷺ کو ڈرانے کی

129- صحيح مسلم، باب بيان ان الاجال والارزاق وغيرها لا تزيد ولا تنقص، جلد 8، صفحه 55، رقم: 6941
اطراف المسند المعتلى، احاديث المعرور بن سويد رضى الله عنه، جلد 4، صفحه 216، رقم: 5738
سنن النسائى الكبرى، باب ما يقول اذا افاد امراة، جلد 6، صفحه 74، رقم: 10094
مسند امام احمد بن حنبل، مسند عبد الله بن مسعود، جلد 1، صفحه 390، رقم: 3700
المسند الشاشى، باب ما روى المعروف بن سويد، جلد 2، صفحه 264، رقم: 679
130- سنن ترمذى، باب ما جاء ان الاعمال بالخواتيم، جلد 4، صفحه 446، رقم: 2137
السنن الكبرى للبيهقى، باب المراة تضع سقطا، جلد 7، صفحه 421، رقم: 15819
صحيح مسلم، باب كيفية الخلق الآدمى فى بطن امه، جلد 8، صفحه 44، رقم: 6893
مسند امام احمد بن حنبل، مسند عبد الله بن مسعود، جلد 1، صفحه 430، رقم: 4091

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجِنِّ.

کوشش کی تھی۔

131 – حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ أَنَّهُ قَالَ: مِنْ كُلِّ شَيْءٍ قَدْ أُوْتِيَ نَبِيُّكُمْ عِلْمَهُ إِلَّا مِنْ خَمْسٍ (إِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ) إِلَى اٰخِرِ السُّوْرَةِ.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہر چیز کا علم عطا کیا گیا ہے سوائے پانچ چیزوں کے ”بے شک قیامت کا علم اللہ تعالیٰ کے ہی پاس ہے۔“ سورت کے آخر تک ہے۔

132 – حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ مُرَّةَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنِ الْمُغِيْرَةِ الْيَشْكُرِيِّ عَنِ الْمَعْرُوْرِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَتْ أُمُّ حَبِيْبَةَ: اَللّٰهُمَّ أَمْتِعْنِي بِزَوْجِي رَسُوْلِ اللّٰهِ وَبِأَبِي أَبِي سُفْيَانَ وَبِأَخِي مُعَاوِيَةَ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دَعَوْتِ اللّٰهَ لِآجَالٍ مَضْرُوْبَةٍ وَلِآثَارٍ مَبْلُوْغَةٍ وَلِأَرْزَاقٍ مَقْسُوْمَةٍ، لَا يَتَقَدَّمُ مِنْهَا شَيْءٌ قَبْلَ أَجَلِهِ، وَلَا يَتَأَخَّرُ مِنْهَا شَيْءٌ بَعْدَ حِلِّهِ، وَلَوْ كُنْتِ سَأَلْتِ اللّٰهَ أَنْ يُنْجِيَكِ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ أَوْ عَذَابٍ فِي الْقَبْرِ كَانَ خَيْرًا أَوْ أَفْضَلَ.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہ نے دعا کی: ”اے اللہ تو میرے شوہر رسول اللہ، میرے والد ابوسفیان اور میرے بھائی معاویہ کو لمبی زندگی دینا۔“ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم نے اللہ تعالیٰ سے ایسی دعا کی ہے جس کا وقت متعین ہے جس کی حد مقرر ہے اور جس کا رزق مقرر ہے۔ مقرر وقت سے پہلے کوئی چیز نہیں آ سکتی اور کوئی چیز تاخیر نہیں کر سکتی، جبکہ اس کا وقت ختم ہو جائے۔ اگر تو اللہ تعالیٰ سے یہ دعا مانگتی کہ اللہ تعالیٰ تجھے جہنم کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے نجات دے تو یہ زیادہ بہتر یا افضل ہے۔

131- صحیح ابن خزیمه' باب تخییر الامام فی الانصراف' جلد 3' صفحه 106' رقم:1714

السنن الصغریٰ للبیهقی' باب انصراف المصلی' جلد 1' صفحه 219' رقم:662

سنن ابن ماجه' باب الانصراف من الصلاة' جلد 1' صفحه 300' رقم:930

صحیح مسلم' باب جواز الانصراف من الصلاة عن الیمین والشمال' جلد 2' صفحه 153' رقم:1672

مسند أبی یعلیٰ' مسند عبد الله بن مسعود' جلد 9' صفحه 105' رقم:5174

132- سنن الدارمی' باب النهی عن مسح الحصا' جلد 1' صفحه 374' رقم:1388

السنن الکبریٰ للبیهقی' باب کراهیة مسح الحصی وتسویته فی الصلاة' جلد 2' صفحه 284' رقم:3688

المنتقی لإبن الجارود' باب الافعال الجنائزة فی الصلاة' جلد 1' صفحه 65' رقم:219

سنن ابوداؤد' باب فی مسح الحصی فی الصلاة' جلد 1' صفحه 356' رقم:946

مصنف عبد الرزاق' باب مسح الحصا' جلد 2' صفحه 38' رقم:2399

133 – قَالَ: وَسُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْقِرَدَةِ وَالْخَنَازِيْرِ أَهُمْ مِنْ نَسْلِ الَّذِيْنَ كَانُوْا مُسِخُوْا أَوْ مِنْ شَيْءٍ كَانَ قَبْلَ ذٰلِكَ؟ فَقَالَ: لَا، بَلْ مِنْ شَيْءٍ كَانَ قَبْلَ ذٰلِكَ، إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَمْ يُهْلِكْ قَوْمًا قَطُّ فَيَجْعَلَ لَهُمْ نَسْلًا وَلَا عَاقِبَةً، وَلٰكِنَّهُمْ مِنْ شَيْءٍ كَانَ قَبْلَ ذٰلِكَ.

راوی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بندروں اور خنزیروں کے بارے میں پوچھا گیا کہ کیا یہ ان لوگوں کی نسل سے تعلق رکھتے ہیں جنہیں مسخ کر دیا گیا تھا یا یہ اس سے پہلے کی کوئی چیز ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: نہیں! یہ اس سے پہلے کی کوئی چیز نہیں ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ جب بھی کسی قوم کو ہلاک کرتا ہے تو ان کی نسل اور ان لوگوں کا انجام ان لوگوں کی طرح ہوتا ہے جو ان سے پہلے بھی موجود ہوں۔

134 – حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الطَّنَافِسِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوْقُ: إِنَّ أَحَدَكُمْ يُجْمَعُ خَلْقُهُ فِيْ بَطْنِ أُمِّهِ أَرْبَعِيْنَ يَوْمًا، فَيَكُوْنُ عَلَقَةً مِثْلَ ذٰلِكَ، ثُمَّ يَكُوْنُ مُضْغَةً مِثْلَ ذٰلِكَ، ثُمَّ يُرْسِلُ اللّٰهُ إِلَيْهِ الْمَلَكَ بِأَرْبَعِ كَلِمَاتٍ فَيَقُوْلُ: اُكْتُبْ عَمَلَهُ وَأَجَلَهُ وَشَقِيًّا أَمْ سَعِيْدًا. ثُمَّ يُنْفَخُ فِيْهِ الرُّوْحُ – ثُمَّ قَالَ – وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ إِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ حَتّٰى مَا يَكُوْنُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا إِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں یہ حدیث بیان کی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سچے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تصدیق کی گئی۔ ”تم میں سے ہر شخص کے نطفہ کو اس کی ماں کے پیٹ میں چالیس دن تک رکھا جاتا ہے پھر وہ اتنے ہی عرصے تک جمے ہوئے خون کی صورت میں رہتا ہے پھر وہ اتنے ہی عرصے تک گوشت کے لوتھڑے کی صورت میں رہتا ہے پھر اللہ تعالیٰ چار چیزوں کے ساتھ فرشتے کو اس کی طرف بھیجتا ہے اور فرماتا ہے: اس کا عمل اس کی زندگی کی آخری میعاد اس کا بد بخت یا نیک بخت ہونا لکھ دو۔ پھر وہ فرشتہ اس میں روح پھونک دیتا ہے۔“ پھر

133- التاریخ الکبیر للبخاری' من اسمه عبد الرحمٰن بن محمد المحاربی' جلد 3' صفحه 159' رقم:1102

جامع الاحادیث للسیوطی' ان المشددة مع الهمزه' جلد 8' صفحه 44' رقم:6834

المطالب العالیه للعسقلانی' باب بدء الخلق' جلد 10' صفحه 71' رقم:3523

134- المستدرك للحاکم' کتاب الدعاء والتکبیر والذکر' جلد 2' صفحه 175' رقم:1901

الاحاد والمثانی لاحمد الشیبانی' ذکر حازم بن حرملة الغفاری' جلد 2' صفحه 246' رقم:1000

المعجم الصغیر للطبرانی' من اسمه یحیی' جلد 2' صفحه 287' رقم:1177

سنن ابو داؤد' باب فی الاستغفار' جلد 1' صفحه 561' رقم:1528

صحیح مسلم' باب استحباب خفض الصوت' جلد 8' صفحه 73' رقم:7037

فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَدْخُلُهَا، وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ حَتّٰى مَا يَكُوْنُ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهَا اِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ فَيَدْخُلُهَا ۔

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے! آدمی دوزخیوں جیسے عمل کرتا رہتا ہے حتیٰ کہ اس کے اور دوزخ کے درمیان ایک بالشت کا فاصلہ رہ جاتا ہے تو تقدیر کا لکھا اس پر غالب آجاتا ہے اور وہ اہل جنت کا سا عمل کرتا ہے اور وہ جنت میں داخل ہو جاتا ہے۔ اور ایک شخص زندگی بھر جنتیوں جیسے عمل کرتا رہتا ہے حتیٰ کہ اس کے اور جنتیوں کے درمیان ایک بالشت کا فاصلہ رہ جاتا ہے تو تقدیر کا لکھا ہوا اس پر غالب آجاتا ہے اور وہ جہنمیوں جیسا عمل کرتا ہے اور اس میں داخل ہو جاتا ہے۔

135- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهٗ قَالَ: لَا يَجْعَلَنَّ اَحَدُكُمْ لِلشَّيْطَانِ مِنْ صَلَاتِهٖ جُزْءًا يَرٰى اَنَّ حَتْمًا عَلَيْهِ اَنْ لَّا يَنْصَرِفَ - يَعْنِيْ: اِلَّا عَنْ يَمِيْنِهٖ - وَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْثَرَ مَا يَنْصَرِفُ عَنْ شِمَالِهٖ.

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کوئی بھی شخص نماز میں سے شیطان کے لیے کوئی حصہ ہرگز مقرر نہ کرے اور وہ یہ نہ سمجھے کہ اس پر یہ لازم ہے کہ وہ دائیں طرف سے ہی اٹھ سکتا ہے کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کئی مرتبہ بائیں طرف سے اٹھتے ہوئے بھی دیکھا ہے۔

11 - مُسْنَدُ اَبِیْ ذَرٍّ الْغِفَارِیِّ

مسند حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ

136- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

135- صحیح بخاری' باب ای الرقاب افضل' جلد 7' صفحہ 37' رقم: 2518
صحیح مسلم' باب کون الایمان باللہ تعالیٰ افضل الاعمال' جلد 1' صفحہ 41' رقم: 89
السنن الصغریٰ للبیہقی' باب العتق' جلد 3' صفحہ 325' رقم: 4759
المنتقی لابن الجارود' باب ما جاء فی العتاقۃ' جلد 1' صفحہ 244' رقم: 969
صحیح ابن حبان' باب فضل الجہاد' جلد 10' صفحہ 456' رقم: 4596
136- سنن ابن ماجہ' باب من قال کان فسخ الحج لھم خاصۃ' جلد 2' صفحہ 994' رقم: 2984

بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الْاَحْوَصِ يُحَدِّثُ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا ذَرٍّ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا قَامَ اَحَدُكُمْ اِلَى الصَّلَاةِ فَاِنَّ الرَّحْمَةَ تُوَاجِهُهٗ فَلَا يَمْسَحِ الْحَصٰى.

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص نماز کے لیے کھڑا ہو تو رحمت اس کی طرف متوجہ ہوتی ہے تو وہ کنکریوں پر ہاتھ نہ پھیرے۔

قَالَ سُفْيَانُ فَقَالَ لَهٗ سَعْدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ: مَنْ اَبُو الْاَحْوَصِ؟ كَالْمُغْضَبِ عَلَيْهِ حِيْنَ حَدَّثَ عَنْ رَجُلٍ مَجْهُوْلٍ لَّا يَعْرِفُهٗ فَقَالَ لَهُ الزُّهْرِيُّ: اَمَا تَعْرِفُ الشَّيْخَ مَوْلٰى بَنِيْ غِفَارٍ، الَّذِيْ كَانَ يُصَلِّيْ فِي الرَّوْضَةِ، الَّذِيْ الَّذِيْ وَجَعَلَ يَصِفُهٗ وَسَعْدٌ لَا يَعْرِفُهٗ.

سفیان کہتے ہیں کہ سعد بن ابراہیم نے ان سے کہا: ابوالاحوص کون ہیں؟ گویا سعد نے زہری پر ناراضگی ظاہر کی کہ انہوں نے ایک مجہول شخص کے حوالے سے حدیث بیان کی ہے جس سے وہ واقف نہیں ہیں تو زہری نے ان سے کہا کیا آپ بنوغفار کے اس بوڑھے غلام سے واقف نہیں ہیں وہ جو باغ میں نماز پڑھا کرتا تھا وہ شخص، وہ شخص۔ تو زہری اس کا تعارف کراتے رہے حتیٰ کہ سعد بن ابراہیم اس کو نہیں پہچان سکے۔

137- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يَزِيْدُ بْنُ جُعْدُبَةَ اللَّيْثِيُّ اَنَّهٗ سَمِعَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ مِخْرَاقٍ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَ فِي الْجَنَّةِ رِيْحًا بَعْدَ الرِّيْحِ بِسَبْعِ سِنِيْنَ، وَاِنَّ مِنْ دُوْنِهَا بَابًا مُغْلَقًا، وَاِنَّمَا يَاْتِيْكُمُ الرِّيْحُ مِنْ خَلَلِ ذٰلِكَ الْبَابِ، وَلَوْ فُتِحَ لَاَذْرَتْ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ مِنْ شَيْءٍ، وَهِيَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاَزْيَبُ وَهِيَ فِيْكُمُ الْجَنُوْبُ.

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ عزوجل نے جنت میں ہوا کو پیدا کرنے کے سات سال بعد جنت میں ایک بو پیدا کی' اس کے آگے ایک بند دروازہ ہے یہ ہوا تمہارے پاس اس دروازے میں موجود کھلی جگہ سے آتی ہے۔ اگر اس دروازے کو کھول دیا جائے تو یہ ہوا آسمان اور زمین میں ہر چیز تک پہنچ جائے۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں یہ ازیب ہے اور تمہارے درمیان جنوب ہے۔

138- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ

حضرت عمرو بن میمون اودی روایت کرتے ہیں کہ

137- صحیح مسلم' باب استحباب الذکر بعد الصلاۃ وبیان صفتہ' جلد 1' صفحہ 219' رقم: 595
سنن الدارمی' باب التسبیح فی دبر الصلاۃ' جلد 1' صفحہ 360' رقم: 1353
الاوسط لابن المنذر' باب جماع ابواب التشہد' جلد 2' صفحہ 59' رقم: 1511
138- اخبار مکۃ للازرقی' ذکر حد المسجد الحرام وفضلہ وفضل الصلاۃ فیہ' جلد 2' صفحہ 216' رقم: 1511

قَالَ قُلْتُ لِمُحَمَّدِ بْنِ السَّائِبِ بْنِ بَرَكَةَ: هَلْ رَاَيْتَ عَمْرَو بْنَ مَيْمُونٍ الْاَوْدِيَّ؟ فَقَالَ: نَعَمْ، كَانَ يَنْزِلُ عَلَيْنَا. فَقُلْتُ: هَلْ سَمِعْتَ مِنْهُ شَيْئًا؟ قَالَ: نَعَمْ، سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ مَيْمُونٍ يَقُولُ سَمِعْتُ اَبَا ذَرٍّ يَقُولُ: كُنْتُ اَمْشِي خَلْفَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي: يَا اَبَا ذَرٍّ اَلَا اَدُلُّكَ عَلٰى كَنْزٍ مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ؟ فَقُلْتُ: بَلٰى يَا رَسُولَ اللّٰهِ. قَالَ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ.

میں نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پیچھے چلتا جا رہا تھا' آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اے ابوذر! کیا میں تمہاری رہنمائی جنت کے خزانے کی طرف نہ کروں؟ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہاں! آپ نے فرمایا: وہ یہ ہے: ''اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر کوئی نیکی کی طرف نہیں آ سکتا اور نہ کوئی برائی سے بچنے کی قوت رکھتا ہے۔''

139- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ قَالَ اَخْبَرَنِي اَبِي عَنْ اَبِي مُرَاوِحٍ الْغِفَارِيِّ عَنْ اَبِي ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَيُّ الْعَمَلِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: اِيمَانٌ بِاللّٰهِ، وَجِهَادٌ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ. قَالَ قُلْتُ: فَاَيُّ الرِّقَابِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: اَغْلَاهَا اَثْمَانًا وَاَنْفَسُهَا عِنْدَ اَهْلِهَا. قُلْتُ: فَاِنْ لَمْ اَقْدِرْ عَلٰى ذٰلِكَ؟ قَالَ: فَتُعِينُ صَانِعًا اَوْ تَصْنَعُ لِاَخْرَقَ. قُلْتُ: فَاِنْ لَمْ اَسْتَطِعْ ذٰلِكَ. قَالَ: فَتَكُفُّ اَذَاكَ عَنِ النَّاسِ، فَاِنَّهَا صَدَقَةٌ تَصَدَّقُ بِهَا عَلٰى نَفْسِكَ.

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! کون سا عمل زیادہ فضیلت والا ہے؟ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھنا اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔ میں نے عرض کی: کون سا غلام زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جس کی قیمت زیادہ ہو اور جو اپنے مالک کے نزدیک اعلیٰ ہو۔ میں نے عرض کی اگر میں اس کی قدرت نہ رکھوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر تم کسی کام کرنے والے کی مدد کر دو یا کسی جاہل کا کوئی کام کر دو۔ میں نے عرض کی: اگر میں اس کی بھی استطاعت نہ رکھوں تو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر تم لوگوں کو تکلیف پہنچانے سے بچو کیونکہ یہ وہ صدقہ ہے جو تم اپنی ذات پر کرو گے۔

140- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے

السنن الکبریٰ للبیهقی' باب اینما ادرکتك الصلاة ' جلد 2' صفحه 433' رقم: 4436

المسند المستخرج علی صحیح الامام مسلم' باب ای مسجد بنی فی الارض' جلد 2' صفحه 124' رقم: 1149

صحیح ابن حبان' باب المساجد' جلد 4' صفحه 475' رقم: 1598

صحیح مسلم' کتاب المساجد ومواضع الصلاة ' جلد 1' صفحه 370' رقم: 520

139- سنن ابن ماجه ' باب من قال کان فسخ الحج لهم خاصة ' جلد 2' صفحه 994' رقم: 2984

140- سنن النسائی الکبریٰ' باب الارنب' جلد 3' صفحه 155' رقم: 4823

عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنِ الْمُرَقِّعِ عَنْ اَبِي ذَرٍّ قَالَ: اِنَّمَا كَانَ فَسْخُ الْحَجِّ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنَا خَاصَّةً.

ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی طرف سے حج کو فسخ کرنے کا حکم ہمارے لیے خاص تھا۔

141- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ عَاصِمِ بْنِ سُفْيَانَ الثَّقَفِيُّ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ سَبَقَ اَهْلُ الْاَمْوَالِ الدُّثُرِ بِالْاَجْرِ، يَقُولُونَ كَمَا نَقُولُ وَيُنْفِقُونَ وَلَا نُنْفِقُ. فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَوَلَا اَدُلُّكَ عَلٰى عَمَلٍ اِذَا اَنْتَ قُلْتَهُ اَدْرَكْتَ مَنْ قَبْلَكَ، وَفُتَّ مَنْ بَعْدَكَ اِلَّا مَنْ قَالَ مِثْلَ قَوْلِكَ؟ تُسَبِّحُ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، وَتَحْمَدُ اللّٰهَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، وَتُكَبِّرُ اَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ.

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! مالدار لوگ ثواب حاصل کرنے میں سبقت لے گئے ہیں وہ اسی طرح پڑھتے ہیں اور جس طرح ہم پڑھتے ہیں وہ خرچ کرتے ہیں اور ہم خرچ نہیں کرتے ہیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں ایسا عمل نہ بتا دوں کہ جب تم اسے پڑھو گے تو تم اپنے سے سبقت لے جانے والے تک پہنچ جاؤ گے اور اپنے سے پیچھے والے سے آگے نکل جاؤ گے سوائے اس شخص کے جو تمہارے اس پڑھنے کی طرح ہی پڑھتا ہو۔ تم ہر نماز کے بعد تینتیس مرتبہ سبحان اللہ، تینتیس مرتبہ الحمد للہ، اور چونتیس مرتبہ اللہ اکبر پڑھا کرو۔

قَالَ الْحُمَيْدِيُّ ثُمَّ قَالَ سُفْيَانُ: اِحْدَاهُنَّ اَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ: وَعِنْدَ مَنَامِكَ مِثْلَ ذٰلِكَ.

امام حمیدی کہتے ہیں: پھر سفیان نے یہ بیان کیا کہ ان میں سے ایک کلمہ چونتیس مرتبہ ہے۔ اور تم نے سوتے وقت بھی اسی طرح کرنا ہے (یعنی یہ تسبیحات پڑھنی ہیں)۔

142- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ قَالَ: كُنْتُ

حضرت ابراہیم تیمی روایت کرتے ہیں کہ میں اپنے والد کے ساتھ جا رہا تھا انہوں نے سجدے والی آیت

مسند امام احمد بن حنبل' حدیث المشایخ عن ابی بن کعب' جلد 5' صفحه 150' رقم: 21372

141- سنن النسائی الکبریٰ' باب الارنب' جلد 3' صفحه 155' رقم: 4823

مسند امام احمد بن حنبل' حدیث المشایخ عن ابی بن کعب' جلد 5' صفحه 150' رقم: 21372

142- صحیح ابن خزیمه ' باب فضیلة الادهان یوم الجمعة والتجمیع بین الادهان' جلد 3' صفحه 131' رقم: 1263

مسند امام احمد بن حنبل' حدیث المشایخ عن ابی بن کعب' جلد 5' صفحه 180' رقم: 21609

اَمْشِی مَعَ اَبِیْ فَقَرَاَ السَّجْدَةَ فَسَجَدَ ثُمَّ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا ذَرٍّ يَقُوْلُ قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَیُّ مَسْجِدٍ وُضِعَ عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ اَوَّلُ؟ قَالَ: الْمَسْجِدُ الْحَرَامُ ۔ قُلْتُ: ثُمَّ اَیُّ؟ قَالَ: الْمَسْجِدُ الْاَقْصَى ۔ قُلْتُ: كَمْ بَيْنَهُمَا؟ قَالَ: اَرْبَعُوْنَ سَنَةً ۔ قُلْتُ: ثُمَّ اَیُّ؟ قَالَ: ثُمَّ حَيْثُ اَدْرَكَتْكَ الصَّلَاةُ فَصَلِّ، فَاِنَّ الْاَرْضَ كُلَّهَا مَسْجِدٌ ۔

تلاوت کی اور سجدہ کیا پھر کہا: میں نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! روئے زمین پر کون سی مسجد سب سے پہلے بنائی گئی تھی؟ آپ نے فرمایا: مسجد حرام۔ میں نے عرض کی: پھر کون سی؟ فرمایا: مسجد اقصیٰ۔ میں نے عرض کیا: ان دونوں کے درمیان کتنا فرق ہے؟ فرمایا: چالیس سال کا۔ میں نے عرض کی: پھر کون سی؟ فرمایا: پھر تمہیں جہاں نماز کا وقت آ جائے تم نماز ادا کر لو کیونکہ تمام زمین مسجد ہے۔

143- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَّحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنِ الْمُرَقِّعِ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ اَنَّهُ قَالَ: اِنَّمَا كَانَ فَسْخُ الْحَجِّ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنَا خَاصَّةً ۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے حج کے فاسد ہونے کا حکم صرف ہمارے لیے خاص تھا۔

144- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَوْلٰى اٰلِ طَلْحَةَ وَحَكِيمُ بْنُ جُبَيْرٍ سَمِعَاهُ مِنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ اَنَّهُ سَمِعَ رَجُلًا مِّنْ اَخْوَالِهِ مِنْ بَنِیْ تَمِيمٍ يُّقَالُ لَهُ ابْنُ الْحَوْتَكِيَّةِ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: مَنْ حَاضِرُنَا يَوْمَ الْقَاحَةِ اِذْ اُتِیَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابن حوتکیہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا "فاقہ" کے دن ہمارے ساتھ کون موجود تھا۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں خرگوش پیش کیا گیا تو حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں۔ ایک اعرابی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس خرگوش لے کر آیا اس نے عرض کی: یارسول اللہ! میں نے

143- اطراف المسند المعتلی' احادیث عبد اللّٰه بن الصامت' جلد 6' صفحہ 174' رقم: 8042

مسند امام احمد بن حنبل' حديث المشايخ عن ابی بن كعب' جلد 5' صفحہ 149' رقم: 21364

144- الآداب للبيهقی' باب فضل الرضاء بقضاء اللّٰه عزوجل والتسليم لامره والقناعة' جلد 1' صفحہ 474' رقم: 773

المسند المستخرج على صحيح الامام مسلم' كتاب الزكاة' جلد 3' صفحہ 73' رقم: 2231

سنن النسائی' باب التغليظ فی حبس الزكاة' جلد 5' صفحہ 10' رقم: 2440

صحيح بخاری' باب من اجاب بلبيك وسعديك' جلد 5' صفحہ 231' رقم: 5913

مسند امام احمد بن حنبل' حديث المشايخ عن ابی بن كعب' جلد 5' صفحہ 152' رقم: 21389

بِاَرْنَبٍ؟ فَقَالَ اَبُوْ ذَرٍّ: اَنَا، اَتٰى اَعْرَابِیٌّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَرْنَبٍ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّی رَاَيْتُهَا تُدْمٰى۔ قَالَ: فَكَفَّ عَنْهُ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَاْكُلْ وَاَمَرَ اَصْحَابَهٗ اَنْ يَّاْكُلُوا، وَاعْتَزَلَ الْاَعْرَابِیُّ فَلَمْ يَطْعَمْ فَقَالَ: اِنِّی صَائِمٌ ۔ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : وَمَا صَوْمُكَ؟ ۔ قَالَ: ثَلَاثٌ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ۔

قَالَ: فَاَيْنَ اَنْتَ عَنِ الْبِيضِ الْغُرِّ: ثَلَاثَ عَشْرَةَ وَاَرْبَعَ عَشْرَةَ وَخَمْسَ عَشْرَةَ ۔

اسے دیکھا ہے کہ اس کا خون نکلتا ہے۔ (راوی کہتے ہیں:) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے ہاتھ روک لیا' آپ نے اسے نہیں کھایا اور اپنے اصحاب کو یہ ہدایت کی کہ وہ اسے کھا لیں وہ اعرابی بھی پیچھے ہٹ گیا اور اس نے بھی نہیں کھایا۔ اس نے عرض کی: میں نے روزہ رکھا ہوا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا: تم کس طریقے سے روزہ رکھتے ہو؟ اس نے عرض کی: ہر مہینے میں تین دن۔

فرمایا: تم ایامِ بیض میں روزہ کیوں نہیں رکھتے تیرہ، چودہ اور پندرہ تاریخ کو۔

145- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ، وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ ابْنَ الْحَوْتَكِيَّةِ۔

حضرت موسیٰ بن طلحہ از حضرت ابوذر از نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسی کی مثل روایت بیان کرتے ہیں' البتہ اس میں ابن حوتکیہ کا ذکر نہیں کیا۔

146- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِیْ سَعِيدِ الْمَقْبُرِیِّ اُرَاهُ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ وَدِيعَةَ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنِ اغْتَسَلَ فَاَحْسَنَ الْغُسْلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، اَوْ تَطَهَّرَ فَاَحْسَنَ الطُّهُوْرَ، ثُمَّ لَبِسَ مِنْ صَالِحِ ثِيَابِهِ، وَمَسَّ مَا

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص جمعہ کے دن غسل کرتے ہوئے اچھی طرح غسل کرے یا پاکی حاصل کرتے ہوئے اچھی طرح پاکی حاصل کرے پھر بہترین کپڑے پہنے اور جو اللہ تعالیٰ نے اس کے نصیب میں لکھا ہو وہ اپنے گھر میں موجود عمدہ خوشبو

145- صحيح ابن خزيمه ' باب الرخصة فی السوك الصائم' جلد 3' صفحہ 247' رقم: 2007

مسند البزار' مسند عامر بن ربيعة' جلد 2' صفحہ 65' رقم: 3813

146- الاحاد والمثانی لاحمد الشيبانی' ومن ذكر عامر بن ربيعة بن مالك' جلد 1' صفحہ 251' رقم: 324

المنتقى لابن الجارود' كتاب الجنائز' جلد 1' صفحہ 139' رقم: 528

السنن الصغرىٰ للبيهقی' باب حمل الجنازة ' جلد 1' صفحہ 388' رقم: 1078

المستدرك للحاكم' ذكر مناقب عامر بن ربيعه رضی اللّٰه عنه' جلد 3' صفحہ 404' رقم: 5537

المسند المستخرج على صحيح الامام مسلم' كتاب الصلاة' جلد 3' صفحہ 40' رقم: 2145

كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ مِنْ طِيْبِ اَهْلِهِ، ثُمَّ رَاحَ اِلَى الْجُمُعَةِ وَلَمْ يُفَرِّقْ بَيْنَ اثْنَيْنِ غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَ الْجُمُعَتَيْنِ وَزِيَادَةُ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ .

استعمال کر کے جمعہ کے لیے جائے اور دو آدمیوں کے درمیان جدائی نہ کرائے تو اس شخص کے لیے دو جمعوں کے درمیان اور مزید تین دن گناہوں کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔

147- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ الْعَمِّيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يَا اَبَا ذَرٍّ اِذَا طَبَخْتَ فَاَكْثِرِ الْمَرَقَةَ وَتَعَاهَدْ جِيرَانَكَ، اَوِ اقْسِمْ فِيْ جِيرَانِكَ .

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اے ابوذر! جب تم ہنڈیا پکاؤ تو شوربہ زیادہ بنا لیا کرو اور اپنے پڑوسی کا خیال رکھا کرو۔ یا (فرمایا:) اپنے پڑوسی کو بھی کچھ دے دیا کرو۔

148- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنِ الْمَعْرُوْرِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ: اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: هُمُ الْاَسْفَلُوْنَ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ . قُلْتُ: مَنْ هُمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: اَلْاَكْثَرُوْنَ اِلَّا مَنْ قَالَ بِالْمَالِ هٰكَذَا وَهٰكَذَا، وَهٰكَذَا، وَقَلِيْلٌ مَا هُمْ .

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے آپ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: ”رب کعبہ کی قسم! وہ لوگ نچلے درجے کے ہیں۔“ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! وہ کون لوگ ہیں؟ فرمایا: جو یہ کہتے ہیں کہ میرے مال میں سے یہ یہ یہ اور ایسے لوگ بہت کم ہیں۔

147- السنن الكبرى للبيهقي‘ باب في مس الابط‘ جلد 1‘ صفحه 138‘ رقم:671
سنن ترمذی‘ باب ما جاء فی التیمم‘ جلد 1‘ صفحه 91‘ رقم:144
سنن الدارقطنی‘ باب التیمم‘ جلد 1‘ صفحه 181‘ رقم:702
صحیح ابن حبان‘ باب التیمم‘ جلد 4‘ صفحه 133‘ رقم:1310
148- السنن الكبرى للبيهقي‘ باب الجنب يكفيه التيمم اذا لم يجد الماء‘ جلد 1‘ صفحه 216‘ رقم:1076
مسند أبي يعلى‘ مسند عمار بن ياسر‘ جلد 3‘ صفحه 180‘ رقم:1605
مصنف ابن ابی شیبة‘ باب الرجل يجنب وليس بقدر على الماء‘ جلد 1‘ صفحه 156‘ رقم:1671
جامع الاحاديث للسيوطي‘ مسند عمار بن ياسر‘ جلد 17‘ صفحه 338‘ رقم:40673
فضل الصلاة لفضل بن دكين‘ باب التيمم بالصعيد‘ صفحه 14‘ رقم:120

12 - مُسْنَدُ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ

مسند حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ

149- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَا اُحْصِي يَسْتَاكُ وَهُوَ صَائِمٌ.

حضرت عبداللہ بن عامر بن ربیعہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: میں نے کئی مرتبہ رسول اللہ ﷺ کو روزے کے دوران مسواک کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

150- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اِذَا رَاَيْتُمُ الْجِنَازَةَ فَقُوْمُوْا لَهَا حَتّٰى تُخَلِّفَكُمْ اَوْ تُوضَعَ .

حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم جنازہ دیکھو تو اس کے لیے کھڑے ہو جاؤ حتیٰ کہ وہ آگے گزر جائے یا اسے رکھ دیا جائے۔

13 - مُسْنَدُ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ

مسند حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ

151- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ: تَيَمَّمْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْمَنَاكِبِ.

قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: حَضَرْتُ سُفْيَانَ وَسَاَلَهُ عَنْهُ

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں ہم نے کندھوں تک تیمّم کیا ہے۔

ابوبکر حمیدی کہتے ہیں: میں سفیان کے پاس موجود

149- السنن الكبرى للبيهقي‘ باب الخشوع في الصلاة‘ جلد 2‘ صفحه 281‘ رقم:3668
سنن ابو داؤد‘ باب ما جاء في نقصان الصلاة‘ جلد 1‘ صفحه 271‘ رقم:796
مسند امام احمد بن حنبل‘ مسند عمار بن ياسر‘ جلد 4‘ صفحه 321‘ رقم:18914
مسند البزار‘ مسند عمار بن ياسر‘ جلد 1‘ صفحه 244‘ رقم:1422
تعظيم قدر الصلاة للمروزي‘ باب ضرر السهو من الصلاة‘ جلد 1‘ صفحه 195‘ رقم:152
150- سنن ترمذی‘ باب ما جاء في تخليل اللحية‘ جلد 1‘ صفحه 15‘ رقم:29
151- سنن ترمذی‘ باب ما جاء في تخليل اللحية‘ جلد 1‘ صفحه 15‘ رقم:29

يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ فَحَدَّثَهُ وَقَالَ فِيهِ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، ثُمَّ قَالَ: حَضَرْتُ اِسْمَاعِيلَ بْنَ اُمَيَّةَ اَتَى الزُّهْرِيَّ فَقَالَ: يَا اَبَا بَكْرٍ اِنَّ النَّاسَ يُنْكِرُوْنَ عَلَيْكَ حَدِيْثَيْنِ تُحَدِّثُ بِهِمَا فَقَالَ: وَمَا هُمَا؟ قَالَ: تَيَمَّمْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْمَنَاكِبِ . فَقَالَ الزُّهْرِيُّ: اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَمَّارٍ. قَالَ: وَحَدِيْثُ عُمَرَ اَنَّهُ اَمَرَ بِالْوُضُوْءِ مِنْ مَسِّ الْاِبْطِ . فَرَاَيْتُ الزُّهْرِيَّ كَاَنَّهُ اَنْكَرَهُ، وَقَدْ كَانَ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ حَدَّثَنَاهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَبْلَ ذٰلِكَ، فَذَكَرْتُهُ لِعَمْرٍو فَقَالَ: بَلٰى قَدْ حَدَّثَنَا بِهِ.

تھا یحیٰ بن سعید القطان نے ان سے اس بارے میں سوال کیا تو انہوں نے یہ حدیث سنائی اور اس میں یہ بیان کیا کہ زہری نے یہ بیان کیا ہے۔ پھر انہوں نے یہ بیان کیا کہ میں اسماعیل بن امیہ کے پاس موجود تھا وہ زہری کے پاس آئے اور کہا: اے ابوبکر! لوگ آپ کی بیان کی ہوئی دو حدیثوں پر اعتراض کرتے ہیں' زہری نے کہا: وہ دو کون سی ہیں؟ تو انہوں نے بتایا: یہ روایت کہ ہم نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں کندھوں تک تیمّم کیا کرتے تھے' تو زہری نے کہا کہ مجھے عبداللہ بن عبداللہ نے اپنے والد کے حوالے سے حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے یہ روایت سنائی ہے۔ کہا: اور ایک روایت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ہے کہ انہوں نے اس شخص کو وضو کرنے کا حکم دیا جو اپنی بغل کو چھو لیتا ہے تو مجھے زہری کے چہرے پر یوں محسوس ہوا کہ گویا انہوں نے اس روایت کا انکار کیا ہے۔ حالانکہ عمرو بن دینار اس سے پہلے زہری سے یہ روایت ہمیں بیان کر چکے تھے۔ میں نے بعد میں عمرو سے اس روایت کا ذکر کیا تو وہ کہنے لگے: ہاں! انہوں نے یہ روایت ہم سے بیان کی ہے۔

152- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ عَنْ اَبِيْ خُفَافٍ: نَاجِيَةَ بْنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ عَمَّارٌ لِعُمَرَ: اَمَا تَذْكُرُ اِذْ كُنْتُ اَنَا وَاَنْتَ فِي الْاِبِلِ فَاَصَابَتْنِيْ جَنَابَةٌ، فَتَمَعَّكْتُ كَمَا

حضرت ناجیہ بن کعب بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا آپ کو یاد ہے جب میں اور آپ اونٹوں کی رکھوالی کر رہے تھے تو مجھے جنابت لاحق ہو گئی تو میں مٹی میں لت

152- السنن الکبری للبیہقی' باب الاشارة برد السلام' جلد 2' صفحہ 259' رقم:3535

اطراف المسند المعتلی' ومن مسند بلال بن رباح' جلد 1' صفحہ 641' رقم:1299

المنتقی لابن الجارود' باب الفعال الجائزة فی الصلاة' جلد 1' صفحہ 64' رقم:215

سنن ابوداؤد' باب ردّ السلام فی الصلاة' جلد 1' صفحہ 348' رقم:928

مسند امام احمد بن حنبل' حدیث بلال رضی اللہ عنہ' جلد 6' صفحہ 12' رقم:23932

تَمَعَّكُ الدَّابَّةُ ثُمَّ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْنَا ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ: اِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكَ مِنْ ذٰلِكَ التَّيَمُّمُ .

پت ہو گیا جس طرح کوئی جانور مٹی میں لت پت ہوتا ہے۔ پھر میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ہم نے آپ ﷺ کے سامنے اس بات کا ذکر کیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کے لیے تمہارا تیمّم کر لینا کافی تھا۔

153- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِيْ سُلَيْمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَنَمَةَ الْجُهَنِيِّ: اَنَّ رَجُلًا رَاَى عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ يُصَلِّيْ صَلَاةً اَخَفَّهَا، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ لَهُ: اَبَا الْيَقْظَانِ لَقَدْ صَلَّيْتَ صَلَاةً اَخْفَفْتَهَا . فَقَالَ: هَلْ رَاَيْتَنِيْ نَقَصْتُ مِنْ رُكُوعِهَا وَسُجُودِهَا شَيْئًا؟ قَالَ: لَا . (قَالَ): بَادَرْتُ السَّهْوَ، وَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِنَّ الرَّجُلَ لَيُصَلِّي الصَّلَاةَ فَيَنْصَرِفُ وَمَا كُتِبَ لَهُ مِنْهَا اِلَّا عُشْرُهَا تُسْعُهَا ثُمُنُهَا سُبُعُهَا سُدُسُهَا خُمُسُهَا رُبُعُهَا ثُلُثُهَا نِصْفُهَا .

حضرت عبداللہ بن عنمہ جہنی روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو مختصر نماز پڑھتے ہوئے دیکھا جب انہوں نے نماز پڑھ لی تو اس نے ان سے کہا اے ابوالیقظان آج آپ نے مختصر نماز پڑھی ہے۔ انہوں نے کہا: کیا تم نے مجھے دیکھا کہ میں نے رکوع یا سجدے میں کوئی کمی کی ہو؟ اس نے جواب دیا: نہیں! تو حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں سجدہ سہو جلدی کرنا چاہتا تھا کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: بعض اوقات جب آدمی نماز پڑھنے کے بعد فارغ ہوتا ہے تو اس کے نامہ اعمال میں اس نماز کا دسواں حصہ یا نواں حصہ یا آٹھواں حصہ یا ساتواں یا چھٹا حصہ یا پانچواں حصہ یا چوتھا حصہ یا ایک تہائی حصہ یا نصف حصہ لکھ دیا جاتا ہے۔

154- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ

حضرت حسان بن بلال مزنی بیان کرتے ہیں کہ

153- اخبار مکة للازرقی' باب الصلاة فی الکعبة واین صلی اللہ علیه وسلم منها' جلد 1' صفحہ 348' رقم:295

السنن الکبری للبیہقی' باب الصلاة فی الکعبة' جلد 2' صفحہ 327' رقم:3948

سنن ابوداؤد' باب فی دخول الکعبة' جلد 2' صفحہ 163' رقم:2027

صحیح ابن حبان' باب فرض متابعة الامام' جلد 5' صفحہ 598' رقم:2220

صحیح بخاری' باب الابواب والغلق للکعبة' جلد 1' صفحہ 101' رقم:468

صحیح مسلم' باب استحباب دخول الکعبة' جلد 4' صفحہ 95' رقم:3295

154- السنن الکبری للبیہقی' باب ایجاب المسح بالرأس وان کان متعمما' جلد 1' صفحہ 61' رقم:291

سنن ابن ماجہ' باب ما جاء فی المسح علی العمامة' جلد 1' صفحہ 86' رقم:561

عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ أَبِي أُمَيَّةَ عَنْ حَسَّانَ بْنِ بِلَالٍ الْمُزَنِيِّ قَالَ: رُئِيَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ يَتَوَضَّأُ يُخَلِّلُ لِحْيَتَهُ. فَقِيلَ لَهُ: أَتُخَلِّلُ لِحْيَتَكَ؟ فَقَالَ: وَمَا يَمْنَعُنِي وَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَلِّلُ لِحْيَتَهُ.

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو ایک شخص دکھایا گیا جو وضو کرتے ہوئے داڑھی کا خلال کر رہا تھا تو حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے کہا گیا: کیا آپ بھی اپنی داڑھی کا خلال کرتے ہیں انہوں نے فرمایا میں کیوں نہ کروں کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنی داڑھی مبارک کا خلال کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

155- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ حَسَّانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ عَمَّارٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ.

حضرت حسان بن بلال' حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے' وہ نبی اکرم ﷺ سے اسی کی مثل روایت بیان کرتے ہیں۔

14 - مُسْنَدُ صُهَيْبٍ

مسند حضرت صہیب رومی رضی اللہ عنہ

156- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ بِمِنًى قَالَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ: ذَهَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى مَسْجِدِ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ بِقُبَاءَ لِيُصَلِّيَ فِيهِ فَدَخَلَتْ عَلَيْهِ رِجَالُ الْأَنْصَارِ يُسَلِّمُونَ عَلَيْهِ، فَسَأَلْتُ صُهَيْبًا - وَكَانَ مَعَهُ -: كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرُدُّ عَلَيْهِمْ حِينَ كَانُوا يُسَلِّمُونَ عَلَيْهِ وَهُوَ يُصَلِّي؟ فَقَالَ صُهَيْبٌ: كَانَ يُشِيرُ إِلَيْهِمْ بِيَدِهِ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ قبا میں بنو عمرو بن عوف کی مسجد میں تشریف لے گئے تاکہ آپ ﷺ وہاں نماز ادا کریں انصار کے کچھ آدمی سلام کرنے کے لیے آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے میں نے حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کیونکہ وہ اس وقت آپ ﷺ کے ساتھ تھے رسول اللہ ﷺ نے انہیں کیسے جواب دیا جب ان لوگوں نے آپ ﷺ کو نماز کے دوران سلام

سنن ترمذی' باب المسح علی العمامة ' جلد 1' صفحہ 72' رقم:101

صحیح مسلم' باب المسح علی الناصیة والعمامة ' جلد 1' صفحہ 159' رقم:660

156- المستدرک للحاکم' کتاب الرقاق' جلد 4' صفحہ 353' رقم:7891

المعجم الاوسط للطبرانی' من اسمه محمد' جلد 5' صفحہ 217' رقم:5128

مسند ابن ابی شیبة ' حدیث خباب بن الارت عن رسول الله' صفحہ 675' رقم:475

اتحاف الخیره المهرة ' کتاب الورع' جلد 7' صفحہ 469' رقم:7359

جامع معمر بن راشد' باب زهد الصحابة ' جلد 2' صفحہ 463' رقم:1241

قَالَ سُفْيَانُ فَقُلْتُ لِرَجُلٍ: سَلْهُ: أَسَمِعْتَهُ الْمِنَ ابْنِ عُمَرَ؟ فَقَالَ: يَا أَبَا أُسَامَةَ أَسَمِعْتَهُ الْمِنَ ابْنِ عُمَرَ؟ فَقَالَ: أَمَّا أَنَا فَقَدْ كَلَّمْتُهُ وَكَلَّمَنِي. وَلَمْ يَقُلْ سَمِعْتُهُ مِنْهُ.

کیا تو حضرت صہیب رضی اللہ عنہ نے بتایا: آپ ﷺ نے انہیں ہاتھ کے ذریعے اشارہ کیا۔ سفیان کہتے ہیں: میں نے ایک آدمی سے سوال کیا: تم ان سے یہ پوچھو کہ کیا آپ نے خود حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے یہ بات سنی ہے؟ تو اس شخص نے سوال کیا: اے ابو اسامہ! کیا آپ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے خود یہ بات سنی ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: جہاں تک میرا تعلق ہے تو میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے میرے ساتھ کلام کیا ہے البتہ انہوں نے یہ وضاحت نہیں کی کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث سنی۔

15 - مُسْنَدُ بِلَالِ بْنِ رَبَاحٍ

مسند حضرت بلال بن رباح رضی اللہ عنہ

157- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ السَّخْتِيَانِيُّ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قُلْتُ لِبِلَالٍ: أَيْنَ صَلَّى فِي الْبَيْتِ؟ فَقَالَ: بَيْنَ الْعَمُودَيْنِ الْمُقَدَّمَيْنِ. وَنَسِيتُ أَنْ أَسْأَلَهُ: كَمْ صَلَّى؟

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے کہا: رسول اللہ ﷺ نے خانہ کعبہ کے اندر کس جگہ نماز ادا کی تھی؟ تو انہوں نے جواب دیا: سامنے والے دو ستونوں کے درمیان' میں یہ پوچھنا بھول گیا کہ آپ ﷺ نے کتنی رکعات پڑھی تھیں۔

158- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ

حضرت بلال رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں

157- السنن الکبریٰ للبیهقی' باب ما روی فی التعجیل بها فی شدة الحر' جلد 1' صفحہ 2138' رقم:2150

المسند المستخرج علی صحیح الامام مسلم' جلد 2' صفحہ 216' رقم:1384

سنن ابن ماجه ' باب وقت صلاة الظهر' جلد 1' صفحہ 222' رقم:675

صحیح ابن حبان' باب مواقیت الصلاة ' جلد 2' صفحہ 343' رقم:1480

صحیح مسلم' باب استحباب تقدیم الظهر' جلد 2' صفحہ 109' رقم:1436

158- السنن الکبریٰ للبیهقی' باب ما روی فی التعجیل بها فی شدة الحر' جلد 1' صفحہ 2138' رقم:2150

حَدَّثَنَا اَبَانُ بْنُ تَغْلِبَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِی لَیْلٰی عَنِ الْحَکَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِی لَیْلٰی عَنْ بِلَالٍ قَالَ: رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَمْسَحُ عَلَی الْخُفَّیْنِ وَالْخِمَارِ.

نے رسول اللہ ﷺ کو موزوں اور چادر پر مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

16 - مُسْنَدُ خَبَّابِ بْنِ الْاَرَتِّ

مسند حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ

159- حَدَّثَنَا الْحُمَیْدِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ یَحْیَی بْنِ جَعْدَۃَ قَالَ: دَخَلَ نَاسٌ عَلٰی خَبَّابٍ یَعُوْدُوْنَہٗ فَقَالُوْا: اَبْشِرْ اَبَا عَبْدِ اللّٰہِ تَرِدُ عَلٰی مُحَمَّدٍ الْحَوْضَ فَقَالَ: فَکَیْفَ بِھٰذَا وَھٰذَا؟ وَاَشَارَ اِلٰی بُنْیَانِہٖ وَاِلٰی سَقْفِ الْبَیْتِ وَجَانِبَیْہِ، وَقَالَ: وَکَیْفَ بِھٰذَا وَقَدْ قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: اِنَّمَا کَانَ یَکْفِیْ اَحَدَکُمْ مِنَ الدُّنْیَا مِثْلُ زَادِ الرَّاکِبِ.

حضرت یحییٰ بن جعد بیان کرتے ہیں کہ کچھ لوگ حضرت خباب رضی اللہ عنہ کے پاس عیادت کرنے کے لیے آئے' انہوں نے کہا: اے ابوعبداللہ! آپ کو مبارک ہو' حوض کوثر پر حضرت محمد ﷺ سے تمہاری ملاقات ہو گی' تو انہوں نے اپنے گھر کی چھت اور عمارت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا: ان دونوں کی موجودگی میں کیسے ہوسکتی ہے؟ جبکہ رسول اللہ ﷺ نے ہم سے یہ فرمایا ہے: ''تم میں سے کسی ایک شخص کے لیے دنیا میں سے اتنی ہی چیز کافی ہے جتنا کہ کسی مسافر کا زادِ سفر ہوتا ہے۔''

160- حَدَّثَنَا الْحُمَیْدِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا وَکِیْعٌ

حضرت سائب بن وہب' حضرت خباب رضی اللہ

المسند المستخرج علی صحیح الامام مسلم' جلد 2' صفحہ 216' رقم:1384
سنن ابن ماجہ' باب وقت صلاۃ الظہر' جلد 1' صفحہ 222' رقم:675
صحیح ابن حبان' باب مواقیت الصلاۃ' جلد 2' صفحہ 343' رقم:1480
صحیح مسلم' باب استحباب تقدیم الظہر' جلد 2' صفحہ 109' رقم:1436
159- الآداب للبیہقی' باب فی البناء' جلد 2' صفحہ 485' رقم:709
الادب المفرد للبخاری' باب من بنی' صفحہ183' رقم:468
الزہد لہناد الکوفی' باب من کرہ البناء' صفحہ373' رقم:720
المسند الشاشی' باب ما روی التابعون من اہل الکوفۃ عن خباب' جلد 2' صفحہ 110' رقم:928
160- الاوسط لابن المنذر' ذکر تکفین المیت فی ثوب واحد اذا ضاق غطی رأسہ' جلد 3' صفحہ 114' رقم:2906
الزہد لہناد الکوفی' باب معیشۃ اصحاب النبی' صفحہ 387' رقم:755

عَنْ سُفْیَانَ الثَّوْرِیِّ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ وَھْبٍ عَنْ خَبَّابٍ قَالَ: شَکَوْنَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَرَّ الرَّمْضَاءِ فَلَمْ یُشْکِنَا.

عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: ہم نے رسول اللہ ﷺ سے سخت گرمی کی شکایت کی تو آپ ﷺ نے ہمیں اس کا کوئی جواب نہیں دیا۔

161- حَدَّثَنَا الْحُمَیْدِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا وَکِیْعٌ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنْ حَارِثَۃَ بْنِ مُضَرِّبٍ عَنْ خَبَّابٍ قَالَ: شَکَوْنَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الرَّمْضَاءَ فَلَمْ یُشْکِنَا.

حضرت خباب رضی اللہ عنہ کی روایت سے ہے کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ سے سخت گرمی کے متعلق بات کی تو آپ ﷺ نے ہمیں اس کا کوئی جواب نہیں دیا۔

162- حَدَّثَنَا الْحُمَیْدِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِیْلُ بْنُ اَبِیْ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا قَیْسٌ قَالَ: عُدْنَا خَبَّابًا وَقَدِ اکْتَوٰی فِیْ بَطْنِہٖ سَبْعًا فَقَالَ: لَوْلَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھَانَا اَنْ نَدْعُوَ بِالْمَوْتِ لَدَعَوْتُ بِہٖ، ثُمَّ قَالَ: وَاِنَّہٗ قَدْ مَضٰی قَبْلَنَا اَقْوَامٌ لَمْ یَنَالُوْا مِنَ الدُّنْیَا شَیْئًا، وَاِنَّا بَقِیْنَا بَعْدَھُمْ حَتّٰی نِلْنَا مِنَ الدُّنْیَا مَا لَا یَدْرِیْ اَحَدُنَا فِیْ اَیِّ شَیْءٍ

حضرت قیس سے روایت ہے کہ ہم حضرت خباب رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لیے گئے تو انہوں نے اپنے پیٹ پر سات داغ لگوائے ہوئے تھے' انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں موت کی دعا کرنے سے منع نہ کیا ہوتا تو میں اس کی دعا کرتا پھر انہوں نے کہا: ہم سے پہلے ایسے لوگ بھی جا چکے ہیں جنہوں نے دنیا میں سے کچھ بھی حاصل نہیں کیا ان کے بعد ہم باقی رہ گئے

المنتقی لابن الجارود' کتاب الجنائز' جلد 2' صفحہ 76' رقم:507
الفوائد الشہری بالغیلانیات' مجلس من املاء الشافعی' جلد 2' صفحہ 381' رقم:839
التوحید لابن خزیمہ' باب ذکر البیان من اخبار النبی المصطفٰی فی اثبات الوجہ للہ جل ثناؤہ' صفحہ 27' رقم:22
161- صحیح بخاری' باب القرأۃ فی الظہر' جلد 1' صفحہ 152' رقم:766
سنن ابوداؤد' باب ما جاء فی القرأۃ فی الظہر' جلد 1' صفحہ 294' رقم:801
اتحاف الخیرہ المہرۃ' باب القرأۃ فی الظہر والعصر' جلد 2' صفحہ 173' رقم:1277
السنن الکبرٰی للبیہقی' باب فرض القرأۃ فی کل رکعۃ بعد التعوذ' جلد 2' صفحہ 37' رقم:2458
سنن ابن ماجہ' باب القرأۃ فی الظہر' جلد 1' صفحہ 270' رقم:826
162- صحیح البخاری' باب من اختار الضرب والقتل والہوان علی الکفر' جلد 6' صفحہ 254' رقم:6544
صحیح ابن حبان' باب ما جاء فی الصبر وثواب' جلد 7' صفحہ 156' رقم:2897
السنن الکبرٰی للبیہقی' باب مبتداء الخلق' جلد 9' صفحہ 5' رقم:18176
سنن ابوداؤد' باب فی الاسیر یکفرہ علی الکفر' جلد 3' صفحہ 1' رقم:2651
مسند امام احمد بن حنبل' حدیث خباب بن الأرت عن النبی' جلد 5' صفحہ 110' رقم:21106

يَضَعُهُ اِلَّا فِي التُّرَابِ، وَاِنَّ الْمُسْلِمَ يُؤْجَرُ فِي كُلِّ شَيْءٍ يُنْفِقُهُ اِلَّا فِيمَا اَنْفَقَ فِي التُّرَابِ۔

حتیٰ کہ ہمیں دنیا بھی ملی اور اتنی ملی کہ ہم میں سے کسی ایک کو یہ سمجھ نہیں آئی کہ وہ اس کو کیا کرے سوائے اس کے کہ اسے مٹی میں ڈال دے حالانکہ مسلمان جس بھی چیز کو خرچ کرتا ہے اسے ہر چیز کے عوض اجر ملتا ہے سوائے اس کے جسے وہ مٹی میں خرچ کرتا ہے۔

163- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا وَائِلٍ يَقُوْلُ اَتَيْنَا خَبَّابًا نَعُوْدُهُ فَقَالَ: اِنَّا هَاجَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُرِيْدُ وَجْهَ اللّٰهِ فَوَقَعَ اَجْرُنَا عَلَى اللّٰهِ، فَمِنَّا مَنْ مَضَى لَمْ يَاْكُلْ مِنْ اَجْرِهِ شَيْئًا، مِنْهُمْ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ، قُتِلَ يَوْمَ اُحُدٍ وَتَرَكَ نَمِرَةً، فَكُنَّا اِذَا غَطَّيْنَا رِجْلَيْهِ بَدَا رَاْسُهُ، وَاِذَا غَطَّيْنَا رَاْسَهُ بَدَتْ رِجْلَاهُ، فَاَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نُغَطِّيَ رَاْسَهُ وَاَنْ نَجْعَلَ عَلَى رِجْلَيْهِ شَيْئًا مِنْ اِذْخِرٍ، وَمِنَّا مَنْ اَيْنَعَتْ لَهُ ثَمَرَتُهُ فَهُوَ يَهْدِبُهَا۔

حضرت ابو وائل سے روایت ہے کہ ہم حضرت خباب رضی اللہ عنہ کی عیادت کرنے کے لیے ان کے پاس حاضر ہوئے تو انہوں نے فرمایا: بے شک ہم نے اللہ کے رسول ﷺ کے ساتھ ہجرت کی اور ہمارا مقصد اللہ کی رضا حاصل کرنا تھا تو ہمارا اجر اللہ تعالیٰ کے ذمے لازم ہو گیا پس ہم میں سے کچھ لوگ چلے گئے' انہوں نے اپنے اجر میں سے کچھ بھی نہیں لیا' ان میں سے ایک حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ ہیں جو غزوہ احد کے دن شہید ہوئے۔ انہوں نے ایک چادر چھوڑی جب ہم ان کے پاؤں ڈھانپتے تھے تو ان کا سر ننگا ہو جاتا تھا اور اگر ان کا سر ڈھانپتے تھے تو ان کے پاؤں ننگے ہو جاتے تو رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم فرمایا کہ ہم ان کے سر کو ڈھانپ دیں اور ان کے پاؤں پر تھوڑی سی اذخر (گھاس) رکھ دیں جبکہ ہم میں سے بعض لوگ وہ ہیں جن کا پھل تیار ہو چکا ہے اور وہ اسے چن رہے ہیں۔

163- المعجم الكبير للطبراني' من اسمه يحيى بن جعدة عن خباب' جلد 4' صفحه 77' رقم:3695
اتحاف الخيره المهرة ' كتاب الورع' جلد 7' صفحه 165' رقم:7359
مسند أبي يعلى' حديث خباب بن الأرت رضى الله عنه' جلد 6' صفحه 337' رقم:7214
معرفة الصحابة لأبي نعيم' من اسمه خباب بن الأرت' جلد 1' صفحه 315' رقم:2127
الكنى والأسماء للدولابي' من اسمه ابو عبد الله خباب' جلد 2' صفحه 221' رقم:1739

164- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ اَبِي مَعْمَرٍ قَالَ: سَاَلْنَا خَبَّابًا: هَلْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ؟ قَالَ: نَعَمْ۔ فَقُلْنَا: بِاَيِّ شَيْءٍ كُنْتُمْ تَعْرِفُوْنَ ذٰلِكَ؟ قَالَ: بِاضْطِرَابِ لِحْيَتِهِ۔

حضرت ابومعمر سے روایت ہے کہ ہم نے حضرت خباب رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ کیا رسول اللہ ﷺ ظہر اور عصر کی نماز میں تلاوت کرتے تھے؟ انہوں نے کہا: ہاں! ہم نے پوچھا: تمہیں اس کا کیسے پتہ چلتا تھا؟ تو انہوں نے کہا کہ آپ کی داڑھی کے ہلنے کی وجہ سے۔

165- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا بَيَانُ بْنُ بِشْرٍ وَاِسْمَاعِيْلُ بْنُ اَبِي خَالِدٍ قَالَا سَمِعْنَا قَيْسًا يَقُوْلُ سَمِعْتُ خَبَّابًا يَقُوْلُ: اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ بُرْدَةً فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ، وَقَدْ لَقِيْنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ شِدَّةً شَدِيْدَةً فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا تَدْعُو اللّٰهَ لَنَا؟ فَقَعَدَ وَهُوَ مُحْمَرٌّ وَجْهُهُ فَقَالَ: اِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ لَيُمْشَطُ اَحَدُهُمْ بِاَمْشَاطِ الْحَدِيْدِ مَا دُوْنَ عَظْمِهِ مِنْ لَحْمٍ اَوْ عَصَبٍ، مَا يَصْرِفُهُ ذٰلِكَ عَنْ دِيْنِهِ، وَيُوضَعُ

حضرت قیس سے روایت ہے کہ میں نے حضرت خباب رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس وقت آپ ﷺ اپنی چادر کے ساتھ خانہ کعبہ کے سائے میں ٹیک لگائے بیٹھے تھے اور مشرکین کی طرف سے ہمیں شدید تکالیف کا سامنا تھا' میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ سے ہمارے لیے دعا کیوں نہیں کرتے تو آپ (ﷺ) سیدھے ہو کر بیٹھ گئے آپ کا چہرہ مبارک سرخ ہو گیا۔ ارشاد فرمایا: تم میں سے پہلے ایسے لوگ بھی تھے کسی پر

164- صحيح مسلم' باب القدر المستحب من الماء فى غسل الجنابة وغسل الرجل والمرأة فى اناء واحد' جلد 1' صفحه 175' رقم:753
سنن النسائي' باب ذكر القدر الذى يكتفى به الرجل من الماء للغسل' جلد 1' صفحه 127' رقم:228
السنن الكبرى للبيهقي' باب لا وقت فيما يتطهر به المتوضىء والمغتسل' جلد 1' صفحه 193' رقم:960
مسند أبي يعلى' مسند عائشه رضى الله عنها' جلد 8' صفحه 37' رقم:4546
مسند أبي عوانة' باب الاوانى التى كان يغتسل عنها رسول الله من الجنابة غسل رأسه' جلد 1' صفحه 247' رقم:846

165- سنن الدارقطني' كتاب الحيض' جلد 1' صفحه 278' رقم:833
السنن الصغرى للبيهقي' باب حيض المرأة واستحاضتها' جلد 1' صفحه 55' رقم:141
المنتقى لابن الجارود' باب الحيض' جلد 1' صفحه 38' رقم:112
مؤطا امام مالك' باب المستحاضة' جلد 1' صفحه 61' رقم:135
سنن ابوداؤد' باب من روى ان الحيضة اذا ادبرت لا تدع الصلاة' جلد 1' صفحه 113' رقم: 282

الْـمِـنْشَارُ عَلٰى مَفْرِقِ رَاْسِهٖ فَيُشَقُّ بِاثْنَيْنِ، مَا يَصْرِفُهُ ذٰلِكَ عَـنْ دِيْـنِـهٖ، وَلَيُتِمَّنَّ اللّٰهُ هٰذَا الْاَمْرَ حَتّٰى يَسِيرَ الـرَّاكِـبُ مِـنْ صَـنْعَاءَ اِلٰى حَضْرَمَوْتَ لَا يَخَافُ اِلَّا اللّٰهَ۔

لوہے کی کنگھی پھیری گئی جو اس کے گوشت اور پٹھوں میں سے ہو کر اس کی ہڈی تک پہنچی لیکن اس چیز نے بھی اسے اس کے دین سے نہیں پھیرا اور کسی کے سر پر آری رکھ کر اسے دو ٹکڑوں میں کاٹ دیا گیا تو اس چیز نے بھی اسے اس کے دین سے نہیں پھیرا اللہ تعالیٰ اس معاملے کو ضرور پورا کرے گا حتیٰ کہ ایک سوار صفاء سے چل کر حضر موت تک جائے گا اور اسے صرف اللہ تعالیٰ کا خوف ہوگا۔

زَادَ بَيَانٌ: وَالذِّئْبَ عَلٰى غَنَمِهٖ۔

بیان راوی نے ان الفاظ کا اضافہ کیا ہے: ”اور اسے اپنی بکریوں کے حوالے سے بھیڑیوں کا خوف ہو گا۔“

166- حَدَّثَنَا الْـحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَـالَ: عَـادَتْ خَبَّابًا بَقَايَا مِنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى الـلّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا: اَبْشِرْ اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ تَرِدُ عَلٰى اِخْـوَانِكَ الْحَوْضَ ۔ فَـقَـالَ وَعَـلَيْهَـا رِجَـالٌ، اِنَّكُمْ ذَكَـرْتُمْ لِيْ اَقْوَامًا وَسَمَّيْتُمُوهُمْ لِيْ اِخْوَانًا مَضَوْا لَمْ يَـنَالُوا مِنْ اُجُورِهِمْ شَيْئًا، وَاِنَّا بَقِينَا بَعْدَهُمْ حَتّٰى نِلْنَا مِنَ الدُّنْيَا مَا نَخَافُ اَنْ يَّكُوْنَ ثَوَابَنَا لِتِلْكَ الْاَعْمَالِ۔

حضرت طارق بن شہاب سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے کچھ صحابہ حضرت خباب رضی اللہ عنہ کی عیادت کرنے کے لیے آئے انہوں نے کہا اے ابو عبداللہ آپ کو مبارک ہو کہ آپ حوض کوثر پر اپنے بھائیوں سے مل لیں گے تو انہوں نے کہا: اس پر کئی لوگ ہوں گے تم نے میرے سامنے بعض لوگوں کا ذکر کیا ہے تم نے انہیں میرا بھائی کہا ہے حالانکہ وہ لوگ مجھ سے پہلے چلے گئے اور انہوں نے اپنے اجر میں سے کوئی بھی چیز دنیا میں نہیں لی اور ان کے بعد ایک ہم باقی رہ گئے کہ ہم نے دنیا بھی حاصل کی جس کے نتیجے میں ہمیں یہ ڈر ہے کہ کہیں یہ ہمارے ان اعمال کا بدلہ نہ ہو۔

166- صحيح ابن حبان' باب فرض الوضوء' جلد 3' صفحه 335' رقم:1055

سنن الدارمی' باب ويل للأعقاب من النار' جلد 1' صفحه 192' رقم:706

سنن ترمذی' باب ما جاء ويل للأعقاب من النار' جلد 1' صفحه 19' رقم:41

السنن الصغرٰى للبيهقی' باب كيفية الوضو' جلد 1' صفحه 37' رقم:90

سنن ابوداؤد' باب فی اسباغ الوضوء' جلد 1' صفحه 36' رقم:97

17 – مُسْنَدُ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ

مسند اُم المؤمنین حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

167- حَدَّثَنَا الْـحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا تَقُوْلُ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْتَسِلُ فِي الْقَدَحِ وَهُوَ الْفَرَقُ، وَكُنْتُ اَغْتَسِلُ اَنَا وَهُوَ مِنْ اِنَاءٍ وَاحِدٍ۔

حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ قدح یعنی فرق سے غسل کر لیتے تھے اور میں اور رسول اللہ ﷺ ایک ہی برتن سے غسل کرتے تھے۔

168- حَدَّثَنَا الْـحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ: اَنَّ اُمَّ حَبِيبَةَ بِنْتَ جَحْشٍ اسْتُحِيضَتْ سَبْعَ سِنِينَ فَسَاَلَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اِنَّمَا ذٰلِكَ عِرْقٌ وَّلَيْسَ بِالْحَيْضَةِ ۔ وَاَمَرَهَا اَنْ تَغْتَسِلَ وَتُصَلِّيَ، فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ لِكُلِّ صَلَاةٍ، وَتَجْلِسُ فِي الْمِرْكَنِ فَيَعْلُو الدَّمُ۔

حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ام حبیبہ بن جحش کو سات سال تک استحاضہ کی شکایت رہی انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے (اس بارے) دریافت کیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ کسی دوسری رگ کا خون ہے یہ حیض نہیں ہے' اور آپ نے اسے فرمایا کہ وہ غسل کر کے نماز پڑھ لیا کرے تو وہ ہر نماز کے لیے غسل کیا کرتی تھی اور وہ ایک بڑے برتن میں بیٹھتی تو خون غالب آ جاتا تھا۔

169- حَدَّثَنَا الْـحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ

حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمان سے روایت ہے کہ

167- سنن الدارمی' باب السواك مطهرة للغم' جلد 1' صفحه 184' رقم:684

سنن ابن ماجه' باب السواك' جلد 1' صفحه 106' رقم:289

السنن الصغرٰى للبيهقی' باب السواك وما فی معناه مما يكون تطافة' جلد 1' صفحه 26' رقم:68

صحيح ابن حبان' باب فرض الوضوء' جلد 3' صفحه 348' رقم:1067

مسند امام احمد بن حنبل' حديث السيدة عائشه رضی الله عنها' جلد 6' صفحه 47' رقم:24249

168- سنن ابوداؤد' باب الغسل من الجنابة' جلد 1' صفحه 99' رقم:243

السنن الكبرٰى للبيهقی' باب سنة التكدر فی صب الماء علی الرأس' جلد 1' صفحه 176' رقم:863

سنن ترمذی' باب ما جاء فی الغسل من الجنابة' جلد 1' صفحه 174' رقم:104

مسند أبی يعلٰی' مسند عائشة رضی الله عنها' جلد 7' صفحه 405' رقم:4430

مسند امام احمد بن حنبل' حديث السيدة عائشه رضی الله عنها' جلد 6' صفحه 96' رقم:24692

169- الاحاد والمثانی لاحمد الشيبانی' حديث أم قيس بنت محصن' جلد 6' صفحه 51' رقم:3253

قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ: تَوَضَّأَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ عِنْدَ عَائِشَةَ فَقَالَتْ لَهُ: أَسْبِغِ الْوُضُوْءَ يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ.

حضرت عبدالرحمان بن ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی موجودگی میں وضو کیا تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اے عبدالرحمان! اچھی طرح وضو کرو کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ایڑیوں کے لیے جہنم کی بربادی ہے۔

170- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنِ ابْنِ أَبِي عَتِيقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: السِّوَاكُ مَطْهَرَةٌ لِلْفَمِ مَرْضَاةٌ لِلرَّبِّ.

حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: مسواک منہ کو صاف کرتی ہے اور رب تعالیٰ کی خوشنودی کا سبب ہے۔

171- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَغْتَسِلَ مِنَ الْجَنَابَةِ بَدَأَ فَغَسَلَ يَدَهُ قَبْلَ أَنْ يُدْخِلَهَا فِي الْإِنَاءِ، ثُمَّ يَغْسِلُ فَرْجَهُ، ثُمَّ يَتَوَضَّأُ

حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جب غسل جنابت کا ارادہ کیا ہوتا تو آپ ﷺ برتن میں ہاتھ ڈالنے سے پہلے اپنے ہاتھ دھوتے پھر آپ ﷺ اپنی شرمگاہ کو دھوتے پھر آپ نماز کی طرح وضو کرتے پھر آپ اپنے بالوں تک

السنن الكبرى للبيهقي' باب الرش على بول الصبى الذى لم ياكل الطعام' جلد 2' صفحه 414' رقم:4319
المنتقى لابن الجارود' باب التنزه فى الابدان والثياب' جلد 1' صفحه 44' رقم:139
سنن ابن ماجه' باب ما جاء فى بول الصبى' جلد 1' صفحه 174' رقم:524
سنن الدارمى' باب بول الغلام الذى لم يطعم' جلد 1' صفحه 206' رقم:741
170- سنن الدارمى' باب التيمم مرة' جلد 1' صفحه 208' رقم:746
السنن الكبرى للبيهقى' باب من لم يجد ماء ولا ترابا' جلد 1' صفحه 214' رقم:1068
سنن ابن ماجه' باب ما جاء فى السبب' جلد 1' صفحه 188' رقم:568
صحيح ابن حبان' باب شروط الصلاة' جلد 4' صفحه 608' رقم:1709
صحيح بخارى' باب فضل عائشه رضى الله عنها' جلد 3' صفحه 137' رقم:3562
171- سنن النسائى' باب مواكلة الحائض والشرب من سؤرها والانتفاع بفضلها' جلد 1' صفحه 125' رقم:274
مصنف عبد الرزاق' باب ترجيل الحائض' جلد 1' صفحه 326' رقم:1253
صحيح مسلم' باب غسل الحائض رأس زوجها' جلد 1' صفحه 187' رقم:300

وُضُوْءَهُ لِلصَّلَاةِ، ثُمَّ يُشْرِبُ شَعْرَهُ الْمَاءَ، ثُمَّ يَحْثِي عَلَى رَأْسِهِ ثَلَاثَ حَثَيَاتٍ.

پانی پہنچاتے پھر آپ اپنے سر پر تین مرتبہ پانی ڈالتے۔

172- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتَى بِالصِّبْيَانِ فَيَدْعُو لَهُمْ، فَأُتِيَ بِصَبِيٍّ فَبَالَ عَلَيْهِ، فَأَتْبَعَ بَوْلَهُ الْمَاءَ.

حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس چھوٹے بچے لائے جاتے' آپ ان کے لیے دعا کیا کرتے' ایک دفعہ ایک بچہ لایا گیا تو اس نے آپ ﷺ کی گود میں پیشاب کر دیا تو آپ نے اس کے پیشاب پر پانی ڈال دیا۔

173- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّهَا سَقَطَتْ قِلَادَتُهَا لَيْلَةَ الْأَبْوَاءِ، فَأَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ فِي طَلَبِهَا، فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ وَلَيْسَ مَعَهُمَا مَاءٌ فَلَمْ يَدْرِيَانِ كَيْفَ يَصْنَعَانِ، فَنَزَلَتْ آيَةُ التَّيَمُّمِ، فَقَالَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ: جَزَاكِ اللّٰهُ خَيْرًا، مَا نَزَلَ بِكِ أَمْرٌ قَطُّ تَكْرَهِينَهُ إِلَّا جَعَلَ اللّٰهُ لَكِ مَخْرَجًا، وَجَعَلَ لِلْمُسْلِمِيْنَ فِيْهِ خَيْرًا.

حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ابواء کی رات میرا ہار گر گیا' رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں میں سے دو آدمی اس کی تلاش میں بھیجے' پس اس دوران نماز کا وقت ہو گیا ان دونوں کے پاس پانی نہیں تھا انہیں پریشانی لاحق ہوئی کہ وہ اب کیا کریں تو فوراً تیمم کے متعلق آیت نازل ہو گئی' اس پر حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو جزائے خیر عطاء فرمائے! آپ ﷺ کے ساتھ جب بھی کوئی معاملہ پیش آیا جو آپ کو ناپسند ہو تو اللہ تعالیٰ نے آپ کے لیے اس سے نکلنے کا راستہ بنا دیا اور مسلمانوں

172- صحيح مسلم' باب دلك المرأة نفسها اذا تطهرت المحيض و كيف تغتسل' جلد 1' صفحه 180' رقم:777
سنن ابو داؤد' باب الاغتسال من الحيض' جلد 1' صفحه 124' رقم:316
السنن الصغرى للبيهقى' باب حيض المرأة واستحاضتها' جلد 1' صفحه 58' رقم:152
سنن ابن ماجه ' باب فى الحائض كيف تغتسل' جلد 1' صفحه 210' رقم:642
مسند امام احمد بن حنبل' حديث السيدة عائشه رضى الله عنها' جلد 6' صفحه 147' رقم: 25188
173- سنن الدارمى' باب الراجل والمرأة يغتسلان من اناء واحد' جلد 1' صفحه 209' رقم:750
سنن ابن ماجه ' باب الرجل والمرأة يغتسلان من اناء واحد' جلد 1' صفحه 133' رقم:376
السنن الكبرى للبيهقى' باب فى فضل الجنب' جلد 1' صفحه 187' رقم:924
سنن ابوداؤد' باب الوضوء بفضل وضوء المرأة' جلد 1' صفحه 29' رقم:77
المسند المستخرج على صحيح الامام مسلم' كتاب الطهارة' جلد 1' صفحه 371' رقم:725

کے لیے اس میں بھلائی رکھ دی۔

174- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مِسْعَرُ بْنُ كِدَامٍ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِينِي الْعَظْمَ وَأَنَا حَائِضٌ فَأَتَعَرَّقُهُ، ثُمَّ يَأْخُذُهُ فَيُدِيرُهُ حَتَّى يَضَعَ فَاهُ عَلَى مَوْضِعِ فَمِي۔

حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مجھے ہڈی دیتے حالانکہ میں اس وقت حائضہ ہوتی، میں اسے چوستی پھر آپ اسے لے کر اپنا منہ اسی جگہ رکھتے تھے جہاں میں نے اپنا منہ رکھا ہوتا تھا۔

175- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحَجَبِيُّ قَالَ أَخْبَرَتْنِي أُمِّي أَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ تَقُولُ: سَأَلَتِ امْرَأَةٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْغُسْلِ مِنَ الْحَيْضَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خُذِي فِرْصَةً مِنْ مِسْكٍ فَتَطَهَّرِي بِهَا . فَقَالَتْ: كَيْفَ أَتَطَهَّرُ بِهَا؟ قَالَ: تَطَهَّرِي بِهَا . قَالَتْ قُلْتُ: كَيْفَ أَتَطَهَّرُ بِهَا؟ فَقَالَ بِيَدِهِ هٰكَذَا: سُبْحَانَ اللَّهِ تَطَهَّرِي بِهَا؟ . وَاسْتَتَرَ بِثَوْبِهِ. قَالَتْ عَائِشَةُ: فَعَرَفْتُ الَّذِي أَرَادَ فَاجْتَذَبْتُهَا وَقُلْتُ لَهَا: تَتَبَّعِي بِهَا أَثَرَ الدَّمِ۔

حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک عورت نے رسول اللہ ﷺ سے حیض کے بعد غسل کرنے کے بارے میں سوال کیا تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم مشک لگی ہوئی روئی لو اور اس کے ساتھ پاکی حاصل کرو، وہ کہنے لگی: میں اس کے ساتھ کیسے پاکی حاصل کروں؟ تو آپ نے فرمایا: تم اس کے ساتھ طہارت حاصل کرو، وہ کہنے لگی: میں اس کے ساتھ کیسے حاصل کروں۔ تو آپ (ﷺ) نے اپنے دست مبارک کے ساتھ اس طرح اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: سبحان اللہ! تم اس کے ساتھ پاکی حاصل کرو۔

اور آپ نے اپنے کپڑے سے پردہ کرلیا۔ حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ مجھے آپ کے مطلب سمجھ آ گئی میں نے اس عورت کو اپنی طرف کھینچا

174- سنن النسائی، باب بسط الحائض الخمرة فی المسجد، جلد 1، صفحه 147، رقم: 273
صحیح ابن حبان، باب قراۃ القرآن، جلد 3، صفحه 78، رقم: 798
175- صحیح بخاری، باب وقت العصر، جلد 1، صفحه 114، رقم: 544
صحیح مسلم، باب اوقات الصلوات الخمس، جلد 2، صفحه 104، رقم: 1413
السنن الکبری للبیهقی، باب تعجیل صلاة العصر، جلد 1، صفحه 441، رقم: 2167
المسند المستخرج علی صحیح الامام مسلم، کتاب الصلاة، جلد 2، صفحه 207، رقم: 1361
مسند امام احمد بن حنبل، حدیث السیدة عائشه رضی الله عنها، جلد 6، صفحه 37، رقم: 24141

اور اس سے کہا تم اس کے ساتھ خون کے اثرات صاف کرو۔

176- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ عَنْ مُعَاذَةَ الْعَدَوِيَّةِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ وَرُبَّمَا قَالَ: أَبْقِ لِي، أَبْقِ لِي۔

حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں اور رسول اللہ ﷺ ایک ہی برتن سے غسل کر لیتے تھے بعض اوقات آپ ﷺ مجھ سے یہ فرمایا کرتے تھے: میرے لیے (پانی) بچانا، میرے لیے (پانی) بچانا۔

177- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي مَنْصُورُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ أَخْبَرَتْنِي أُمِّي صَفِيَّةُ بِنْتُ شَيْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: إِنْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَضَعُ رَأْسَهُ فِي حِجْرِ إِحْدَانَا، فَيَتْلُو الْقُرْآنَ وَهِيَ حَائِضٌ۔

حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنا سر مبارک ہم میں سے کسی ایک کی گود میں رکھ لیتے تھے اور قرآن پاک کی تلاوت کر لیتے تھے حالانکہ وہ اس وقت حائضہ ہوتی تھی۔

176- صحیح بخاری، باب السجود علی الثوب فی شدة الحر، جلد 1، صفحه 150، رقم: 376
صحیح مسلم، باب الاعتراض بین یدی المصلی، جلد 2، صفحه 60، رقم: 1168
السنن الصغری للبیهقی، باب دفع المار بین یدی المصلی، جلد 1، صفحه 291، رقم: 922
سنن ابن ماجه، باب من صلی وبینه وبین القبلة شیء، جلد 1، صفحه 307، رقم: 956
مسند امام احمد بن حنبل، حدیث السیدة عائشه رضی الله عنها، جلد 6، صفحه 37، رقم: 24134
177- مسند امام احمد بن حنبل، حدیث السیدة عائشه رضی الله عنها، جلد 6، صفحه 37، رقم: 24133
سنن ابو داؤد، باب النظر فی الصلاة، جلد 1، صفحه 373، رقم: 915
السنن الکبری للبیهقی، باب من نظر فی صلاته الی ما یلهیه لم یسجد سجدتی السهو، جلد 2، صفحه 349، رقم: 4037
سنن ابن ماجه، باب لباس رسول الله صلی الله علیه وسلم، جلد 2، صفحه 117، رقم: 3550
صحیح مسلم، باب کراهة الصلاة فی ثوب له اعلام، جلد 2، صفحه 77، رقم: 1266